

# مکتوبات احمد

حضرت مرزا غلام احمد دہلوی

سیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد سوم

## عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے احباب جماعت کی خدمت میں مکتوبات احمد کی جلد سوم پیش کی جا رہی ہے۔ یہ جلد حضرت مولانا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؒ کی مرتبہ مکتوبات احمد کی جلد پنجم نمبر پنجم اور بعض مزید خطوط پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت دین کے لئے مختلف ذرائع اختیار فرمائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب فتح اسلام میں اشاعت اسلام کی چوتھی شاخ ان مکتوبات کو قرار دیا جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ ان قیمتی مکتوبات کی تدوین و اشاعت کا اولین کام حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؒ نے سرانجام دیا۔ انہوں نے اولاً اپنے اخبار الحکم میں شائع کیا اور بعدہ مکتوبات احمد کی صورت میں یکجا کر دیا۔

مکتوبات احمد کا موجودہ ایڈیشن خلافت احمدیہ صد سالہ جو بلی منصوبہ کا حصہ تھا جس میں حضور علیہ السلام کے خطوط کو از سر نو مرتب کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ مکتوبات احمد جلد سوم میں مکتوبات احمد کی جلد پنجم نمبر پنجم مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؒ کے خطوط کے علاوہ مکتوبات احمد جلد اول اور دوم میں رہ جانے والے بعض خطوط کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس جلد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ کے نام لکھا گیا ایک خط بھی شامل ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؒ، حضرت سید فضل شاہ صاحبؒ اور حضرت پیر افتخار احمد صاحبؒ کے نام مکتوبات احمد کی جلد کی زینت بنائے گئے ہیں۔

مکتوبات احمد جلد اول میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام دو خطوط شامل ہونے سے رہ گئے۔ اسی طرح مکتوبات احمد جلد دوم میں حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؒ، حضرت نواب محمد علی خان صاحبؒ، حضرت حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمن مدراسی صاحبؒ اور حضرت منشی رستم علی صاحبؒ کے نام بعض خطوط

شامل ہونے سے رہ گئے تھے، وہ خطوط جلد ہذا میں شامل اشاعت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن خطوط کے عکس مہیا ہو سکے ہیں وہ تمام عکس اس کتاب کی زینت بنا دیئے گئے ہیں۔ جن خطوط کے عکس شامل ہیں ان مکتوبات پر ستارے کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

اس جلد کی تیاری میں خاکسار کے ساتھ جن احباب نے انتہائی محنت اور اخلاص کے ساتھ معاونت فرمائی ہے وہ شکر یہ کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو اور ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے کسی نہ کسی طور پر اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء  
اللہ تعالیٰ اس جلد کی اشاعت کے نیک اور بابرکت ثمرات ظاہر فرمائے اور اسے اشاعتِ دین کا مفید ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

کیم دسمبر ۲۰۱۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مکتوباتِ احمد جلد سوم

## تسویب

نمبر شمار	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۱	حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب	۱
۲	حضرت میر ناصر نواب صاحب <sup>ؒ</sup>	۷
۳	حضرت منشی احمد جان صاحب <sup>ؒ</sup>	۱۵
۴	حضرت نواب علی محمد خان صاحب <sup>ؒ</sup> آف جھجر	۳۱
۵	حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب <sup>ؒ</sup> رئیس حاجی پور	۴۷
۶	حضرت منشی ظفر احمد صاحب <sup>ؒ</sup>	۵۵
۷	حضرت منشی محمد خان صاحب <sup>ؒ</sup>	۶۵
۸	حضرت خان صاحب عبدالمجید خاں صاحب <sup>ؒ</sup>	۷۲
۹	حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی <sup>ؒ</sup>	۸۳
۱۰	حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب <sup>ؒ</sup>	۱۳۹
۱۱	حضرت سید محمد عسکری صاحب <sup>ؒ</sup>	۱۴۷

نمبر شمار	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۱۲	حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحبؒ	۱۵۷
۱۳	حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹیؒ	۱۶۳
۱۴	حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹیؒ	۱۷۱
۱۵	حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؒ	۱۸۵
۱۶	حضرت خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؒ	۲۴۹
۱۷	حضرت سیٹھا اسماعیل آدم صاحبؒ	۲۵۹
۱۸	حضرت شیخ فتح محمد صاحبؒ	۲۷۵
۱۹	حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودھانویؒ	۲۸۳
۲۰	حضرت سید امیر علی شاہ صاحبؒ	۲۸۹
۲۱	ایک مدرس کے نام خط	۲۹۶
۲۲	حضرت مولوی الہ دتا صاحب لودھی ننگلؒ	۲۹۹
۲۳	حضرت صوفی سید حافظ تصور حسین صاحبؒ	۳۱۳
۲۴	حضرت سید ناصر شاہ صاحبؒ	۳۲۳
۲۵	حضرت سید فضل شاہ صاحبؒ	۳۳۵
۲۶	حضرت چوہدری الہ داد خاں صاحبؒ	۳۴۹
۲۷	حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؒ	۳۶۵
۲۸	حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؒ	۳۷۵
۲۹	حضرت صدیقہ بیگم صاحبہؒ اہلیہ حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؒ	۳۸۱

صفحہ نمبر	خطوط بنام	صفحہ نمبر
۳۸۷	حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیرویؒ	۳۰
۳۹۳	حضرت خان صاحب نواب محمد علی خان صاحبؒ	۳۱
۳۹۷	حضرت حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمن صاحب مدراسیؒ	۳۲
۴۰۱	حضرت منشی رستم علی صاحبؒ	۳۳
۴۰۵	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی	۳۴

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب

کے نام مکتوب



## والد محترم حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے نام حضرت اقدس کا ایک عجیب مکتوب

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک گرامی قدر مکتوب درج کیا جاتا ہے اس مکتوب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح اول عمر ہی سے اس دنیا سے متنفر اور اللہ سے اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کی فکر میں رہتے تھے۔ یہ مکتوب آپ نے اپنے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم کی خدمت میں ایسے وقت میں لکھا تھا جب آپ بڈ و شباب میں تھے۔ یہ مکتوب ہی آپ کی پاکیزہ فطرتی اور مطہر سیرت کا ایک جزو ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت والد مخدوم من سلامت!

مراسم غلامانہ و قواعد و یا نہ بجا آوردہ معروض حضرتہ والا میکند چونکہ درین ایام برای العین می بینم و بچشم سر مشاہدہ میکنم کہ در ہمہ ممالک و بلاد ہر سال چنان و بائے مے افتد کہ دوستان را از دوستان و خویشان را از خویشان جدا مے کند و ہیج سالے نہ بینم کہ این نائرہ عظیم و چنین حادثہ الیم در آن سال شور قیامت نیفتند۔ نظر بر آن دل از دنیا سرد شدہ است و رُوا از خوف جان زرد و اکثر این دو مصرعہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی بیاد مے آسند و اشک حسرت ریختہ میشود۔

مکن تکیہ بر عمر نا پائیدار

مباش ایمن از بازی روزگار

و نیز این دو مصرعہ ثانی از دیوان فرخ قادیانی نمک پاش جراحت دل میشود۔

بدنیائے دوں دل مبد اے جوان

کہ وقت اجل میرسد ناگہان

لہذا مے خواہم کہ بقیہ عمر در گوشہ تنہائی نشینم و دامن از صحبت مردم بچنم و بیاد او سجانہ مشغول شوم مگر گوشہ را عذرے و مافات را تدار کے شود۔

عمر بگذشت و نماند است جز ایامے چند  
 بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند  
 کہ دنیا را اساسی محکم نیست و زندگی را اعتبارے نے۔  
 وَ اَيْسَ مَنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ اَفَةِ غَيْرِهِ۔

والسلام ☆

(نوٹ:- اس خط کو غور سے پڑھنے پر عجیب معرفت ہوتی ہے کہ آپ کو آخری الہام جو اپنی وفات کے متعلق ہوا وہ بھی یہی تھا۔

مکن تکیہ بر عمر نا پائیدار  
 مباش ایمن از بازی روزگار

اور آپ نے یاد الہی میں مصروف ہونے کے لئے جس طرح پر والد مکرم سے اجازت چاہی اس میں بھی اسی سے استدلال فرمایا۔  
 (ترجمہ از مرتب:-)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدوم من حضرت والد صاحب

سلامت

مراسم غلامانہ اور قواعد فدیانہ بجالاتے ہوئے حضور والا میں معروض ہوں کہ چونکہ ان ایام میں میں برائی العین دیکھتا ہوں اور پچشم سر مشاہدہ کر رہا ہوں کہ تمام ممالک اور بلاد میں ہر سال کوئی نہ کوئی وباء آ جاتی ہے جو دوستوں کو دوستوں سے اور عزیزوں کو عزیزوں سے جدا کر دیتی ہے اور کسی سال بھی میں یہ نہیں دیکھتا کہ یہ بھڑکتی آگ اور یہ دردناک حوادث اس سال شور قیامت برپا نہیں کرتے ان حالات کو دیکھتے ہوئے دل دنیا سے سرد ہو چکا ہے اور چہرہ اس کے خوف سے زرد۔ اور اکثر شیخ مصلح الدین

سعدی شیرازی کے یہ دو مصرعے یاد آتے ہیں اور حسرت کے آنسو بہتے چلے جاتے ہیں۔

مکن تکلیہ بر عمر نا پائیدار  
مباش ایمن از بازی روزگار

عمر نا پائیدار پر تکلیہ نہ کر اور روزگار کے اس کھیل سے کبھی اپنے آپ کو امن میں نہ سمجھ۔ اور  
دوسرے مصرعے فرخ<sup>۱</sup> قادیانی کے دیوان سے دل کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں۔

بدنیائے دوں دل مہند اے جوان  
کہ وقتِ اجل مے رسد ناگہاں

اے نوجوان اس گھٹیا دنیا سے دل نہ لگا۔ کہ اجل کا وقت اچانک آ جایا کرتا ہے۔

لہذا میں چاہتا ہوں کہ میں بقیہ عمر گوشہ تنہائی میں بیٹھوں اور لوگوں کی صحبت سے دامن بچاؤں  
اور اللہ سبحانہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤں تاگزشتہ پر عذرا اور مافات کا تدارک ہو سکے۔

عمر بگذشت و نماند است جز ایامے چند  
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

عمر گزر گئی ہے اور صرف چند قدم باقی رہ گئے ہیں بہتر ہے کسی کی یاد میں چند شاموں کو صبح

کردوں۔

دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں اور زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

وَ اَیْسَ مَنْ خَافَ عَلٰی نَفْسِهِ مِنْ اَفَّةٍ غَیْرِہِ .

وہ شخص مایوس ہو گیا جو دوسرے کی آفت دیکھ کر اپنے نفس کے بارہ میں خوف زدہ ہو جائے۔

والسلام



۱ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرخ تخلص فرماتے تھے۔ (ناشر)



حضرت

میرنا صرنو اب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام مکتوب



## مکتوب حضرت امام آخر الزمان

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
مکرمی اخویم میر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا انشاء اللہ تقدیر تمام مراتب دافع الوسوس کے حصہ دوم میں بتفصیل آجائیں گے۔ حصہ اول اب قریب الاختتام ہے صرف ایک خط چھینا باقی ہے جو پیرزادوں اور سجادہ نشینوں کی طرف لکھا گیا ہے اور بلحاظ مشائخ عرب کے وہ عربی میں خط ہے اور فارسی میں مولوی عبدالکریم صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لئے دریافت کیا ہے وہ یہی امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اتباع کی طرف رغبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے وہ دو ہیں ایک نماز اور ایک جہاد نماز کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوَةِ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمۃ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دُنیا میں پھیلاویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دُنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دُنیا میں ظاہر کرے۔

اور نماز اپنی اُسی پہلی حالت پر ہی چاہئے کہ نماز میں خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہیں اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کا تکرار کریں خواہ گنجائش وقت کے ساتھ وہ تکرار نوا مرتبہ تک پہنچ جائے سجدہ میں اکثر یَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْم ..... الخ بتا متر عجز کہا کریں مگر نماز کی قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں۔ قنوت اُن دعاؤں کو کہتے ہیں جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں۔ قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا التزام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بعض پانچ وقت کے قائل ہیں اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حوادث کے وقت ہوتا ہے چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثورہ بھی ہیں مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبارت میں استعمال کرنی پڑیں گی۔ غرض نماز کو مغزدار بنانا چاہئے جو دعا اور تسبیح تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔

اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہئے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہئے کہ بجز اس کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہستی سخت ناپائیدار اور بے بنیاد ہے غفلت اور غافلانہ آسائش کی جگہ نہیں۔ ہر یک سال اپنے اندر بڑے بڑے انقلاب پوشیدہ رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے اور ہر اسماں اور ترساں رہنا چاہئے کہ وہ ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے اگرچہ وہ گنہگار ہی ہوں اور چالاکوں اور خود پسندوں اور ناز کرنے والوں پر اُس کا قہر نازل ہوتا ہے اگرچہ وہ کیسے ہی اپنے تئیں نیک سمجھتے ہوں۔ والسلام

☆ خاکسار

۲۱ جنوری ۱۸۹۲ء

غلام احمد

از قادیان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

مکتوبات احمد یہ جلد پنجم۔ نمبر پنجم

## (مختلف احمدی احباب و خدام کے نام)

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کے چوتھے نمبر میں حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خاں مَدَدِ ظِلْمَتِ الْعَالَمِی کے نام کے مکتوبات میں نے شائع کئے تھے۔ اس پانچویں جلد میں حضرت کے وہ مکتوبات شریک ہیں جو آپ نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے۔ جن احباب کے نام خطوط کا ایک مخصوص ذخیرہ تھا وہ میں نے جداگانہ ہر ایک کے نام سے شائع کر دیا۔ اب اس جلد کے پانچویں نمبر میں مختلف احباب کے نام کے خطوط کو جمع کر رہا ہوں اور جتنی جلدیں شائع ہو چکی ہیں اگر اس سلسلہ کے بعض خطوط رہ گئے ہوں وہ بھی اس میں شائع ہو جائیں گے وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔ یہ سب تالیفات (جیسا کہ میں متعدد مرتبہ بیان کر چکا ہوں) حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات اور سیرت مطہرہ کی کڑیاں ہیں۔ اس لئے میں نے تالیف کی سہولتوں کو مد نظر رکھ کر مختلف حصص شائع کئے۔ مثلاً سوانح حیات میں حیات احمد کے نام سے متعدد حصص اور سیرت و شمائل کے کئی حصے اور مکتوبات کی کئی جلدیں۔

اللہ تعالیٰ جو عَالِمِ السِّرِّ وَالنَّیَّاتِ ہے جانتا ہے کہ میری غرض اس کی رضا ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے بلند کرنے کا آپ وعدہ دیا۔ میں نے چاہا کہ ان

اسباب و ذرائع میں میرا بھی حصہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس نابکار کو موقع دیا کہ الحکم کے ذریعہ آپ کی سیرت و سوانح اور آپ کے ملفوظات اور الہامات اور تاریخ سلسلہ کو محفوظ کرنے کی توفیق روزی ہوئی۔ وہ کام میری جوانی کے آغاز سے شروع ہوا اور اب جبکہ میں اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکا یعنی ستر سال کا ہو گیا۔ اسی کے فضل اور توفیق سے چاہتا ہوں کہ اسی خدمت میں آخری وقت تک مصروف رہوں تا میری نجات کا یہی ذریعہ ہو جاوے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی سے توفیق چاہتا ہوں۔

ہوں۔ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَ نِعْمَ النَّصِيرُ۔

۱۰/جون ۱۹۴۴ء

خاکسار

یعقوب علی (عرفانی کبیر)

سکندر آباد



## احباب لودہانہ کے نام

لودہانہ کو تاریخ سلسلہ میں بہت بڑی اہمیت ہے اور خدا تعالیٰ کی اس وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی، لودہانہ کا ذکر ہے چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جو اشتہار آپ نے مختلف اخبارات میں اور علیحدہ شائع کیا اور ریاض ہند پریس امرتسر میں طبع ہوا۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔

”میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو قبولیت کی جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودہانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔“

اور یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت اقدس نے باعلام الہی سلسلہ بیعت شروع کیا۔ چنانچہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو جو اعلان آپ نے بیعت کرنے والوں کے لئے شائع کیا، اس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ تاریخ ہذا سے ۲۴ مارچ ۱۸۸۹ء تک یہ عاجز لودہانہ محلہ جدید میں مقیم ہے۔ اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب آنا چاہیں تو لودہانہ میں ۲۰ تاریخ کے بعد آجائیں۔ یہ مکان جہاں بیعت ہوئی حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کے مکان کا ایک حصہ تھا اور اب وہاں دارالبیعت کے نام سے سلسلہ کی ملکیت میں ایک شاندار عمارت ہے اور ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت مصلح موعود اَیَّدَهُ اللّٰهُ الْوَدُوْدُ کے دعویٰ کے اعلان و اظہار میں جلسہ ہو چکا ہے۔

پھر لودہانہ کو یہ بھی فضیلت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ براہین احمدیہ کے آغاز میں اسی شہر کے ایک فرد میر عباس علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اشاعت براہین کے لئے کھڑا کر دیا۔ افسوس ہے کہ ان کا انجام کسی پنہانی معصیت کی وجہ سے ارتداد پر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان بھی پہلی مرتبہ لودہانہ ہی سے کیا اور لودہانہ ہی میں وہ عظیم الشان مباحثہ ہوا، جو مباحثہ لودہانہ کے نام سے اَلْحَقِّق میں شائع ہوا جس میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو خطرناک شکست ہوئی اور جس میں اس کی علمی اور اخلاقی پردہ دری ہوئی۔

لودہانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ سے پیشتر لودہانہ والوں کی متواتر درخواستوں اور التجاؤں پر ۱۸۸۳ء میں تشریف لائے اور محلہ صوفیاں میں ڈپٹی امیر علی صاحب کے

مکان میں حسب تجویز میر عباس علی صاحب قیام فرمایا تھا۔ لودہانہ کے متعلق آپ کے بعض رویا اور کشف بھی ہیں جو اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ ان کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں اپنے موقع پر ان کا مناسب ذکر آئے گا۔ سلسلہ مکتوبات میں جس کے شائع کرنے کی خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق ملی۔ پہلی جلد لودہانہ ہی کے میر عباس علی صاحب کے نام کے مکتوبات ہیں۔

میر صاحب کا معمول اور اعتقاد اس وقت اس حد تک تھا کہ وہ با وضو ہو کر ان مکتوبات کو پڑھتے اور ان کی نقل کرتے تھے۔ میر صاحب کا مختصر تذکرہ میں جلد اول میں کر چکا ہوں۔ یہ جلد اول نہایت بیش قیمت حقائق و معارف کی دنیا ہے۔

چونکہ وہ قریباً ختم ہو چکی ہے دوسرے ایڈیشن کو اس موجودہ قطع ہی پر نہایت احتیاط سے شائع کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) اور اس میں مندرجہ پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں ان کی تفصیل بھی دی جاوے گی۔ بہر حال لودہانہ سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت اور امتیاز رکھتا ہے۔ جیسے اولاً اسی شہر میں معاونین کی ابتدا ہوئی اسی شہر سے اول الکافرین کی ایک خطرناک جماعت بھی پیدا ہوئی اور انہوں نے اس سلسلہ کے مٹانے اور فنا کر دینے کے لئے اپنی تمام طاقتوں اور جیلوں کو استعمال کیا مگر وہ نامراد و ناکام رہے۔ پھر اس زمانے میں یعنی حضرت امیر المؤمنین مصلح موعود کے عہد خلافت میں ان کی ذریت نے بڑے فرعونی دعویٰ کے ساتھ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے اعلان کئے اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نے اعلان کیا کہ ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے دیکھتا ہوں اور آخر وہی ہوا جو اس نے باعلام الہی کہا تھا اور شیطان کو اس جنگ میں دوبارہ شکست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ اب میں بغیر کسی مزید تمہید و تصریح کے احباب لودہانہ کے نام متفرق خطوط کو جو اس وقت تک مجھے مل سکے ہیں، درج کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو دنیا کی ہدایت اور میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

(خاکسار عرفانی کبیر)

حضرت منشی

احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ لودہانہ محلہ جدید میں ایک صاحب ارشاد بزرگ تھے اور ان کے مریدوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ ان کا مفصل تذکرہ کتاب تعارف میں انشاء اللہ العزیز آئے گا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے متعلق حضرت حکیم الامتہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ایک مکتوب مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۸۸ء میں مختصر تذکرہ لکھا ہے اور اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شادی کی تجویز حضرت منشی صاحب کی صاحبزادی صفی بیگم صاحبہ مدظلہا سے ہو رہی تھی۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ:-

”اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سنا تا ہوں۔ منشی صاحب مرحوم اصل میں متوطن دہلی کے تھے۔ شاید ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء میں لودہانہ آکر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ نہایت بزرگوار، خوبصورت، خوب سیرت، صاف باطن، متقی، باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے۔ مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا اخیر تک نباہا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے خدمت کرتے رہے اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزقِ خداداد سے مجھے بھیجتے رہے۔ اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بہ دل و جان ساعی رہے۔ اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقدر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت بھی پچیس روپے بھیجے اور ایک بڑا المبا اور دردناک خط لکھا۔ جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا۔ اور حج سے آتے وقت

راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے اس لئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں پھر بھی یہ خیال انہیں محبت و اخلاص سے نہیں روکتا تھا۔

غرض کچھ مختصر حال منشی احمد جان صاحب مرحوم کا یہ ہے اور لڑکی کا بھائی صاحبزادہ افتخار احمد صاحب بھی نوجوان صالح ہے۔ جو اپنے والد مرحوم کے ساتھ حج بھی کرائے ہیں۔“  
حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کی فراست مومنانہ نے بہت پہلے دیکھ لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود بن کر مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جو اعلان براہین احمدیہ کی اعانت کے لئے شائع کیا اس میں لکھا۔

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اگرچہ وہ اعلان بیعت سے پہلے فوت ہو گئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو مباحثین میں شریک قرار دیا اور ان کے اخلاص و عقیدت کو انعام میں داخل فرمایا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد اور مریدوں کو قبول سلسلہ کی وصیت فرمائی اور خدا کے فضل و کرم سے آپ کا سارا خاندان سلسلہ احمدیہ میں شریک اور صدق و وفا کے اعلیٰ مقام پر ہے اور حضرت موصوف کی صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک سے اس جلیل القدر انسان کے نکاح میں آئیں جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ہے چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے

ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

اور جس کے اخلاص و ایثار اور قربانی کا یہ ثمرہ اس دنیا میں ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلیفہ اول منتخب ہوئے اور حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کی نواسی کو یہ شرف

حاصل ہوا کہ ایک وہ خلیفہ کی بیٹی اور دوسرے خلیفہ کی اہلیہ ہوں۔  
 میں سمجھتا ہوں اس قدر تعارفی نوٹ کافی ہے۔ تفصیل انشاء اللہ کتاب تعارف میں آئے گی جس  
 کی پہلی جلد اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس سال شائع ہوگی۔ اب میں ان کے نام کے مکتوبات درج  
 کرتا ہوں۔ وَاللّٰهُ التَّوَفِّیْقُ۔

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت منشی احمد جان صاحب<sup>رحمہ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۶/مارچ ۱۸۸۴ء	۲۱
۲	۱۵/مارچ ۱۸۸۴ء	۲۳
۳	۲۸/مارچ ۱۸۸۴ء	۲۵
۴	۱۳۰۳ھ	۲۷

## مکتوب نمبر ۱

### حضرت منشی احمد جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد لہذا آں مخدوم کے دونوں عنایت نامہ مع اشتہار پہنچ گئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ خداوند کریم آپ صاحبوں کی کوشش میں برکت ڈالے اور آپ کو وہ اجر بخشے جو آپ کے خیال سے باہر ہو۔ آں مخدوم نے جو کچھ اس عاجز کی اپنی نسبت لکھا ہے وہ عاجز کے دل میں ہے۔ مُشْتِ خَاکِ کی کیا حقیقت ہے کہ کچھ دعویٰ کرے یا زبان پر لاوے۔ لیکن اگر خداوند کریم نے چاہا اور توفیق بخشی تو حضرت احدیت میں عاجزانہ دعا کروں گا۔ آپ اپنے کام میں جہاں تک ممکن ہو، سرگرمی سے متوجہ ہوں۔ کیونکہ ایسی محبت مستحق ہوتی ہے اور حصہ چہارم کے صفحہ ۵۱۹ میں ایک الہام یہ ہے مَنْ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ وَاَحْسَنَ اِلٰی اَحْبَابِکُمْ<sup>۱</sup> یہ الہام اگرچہ بصورت ماضی ہے لیکن اس سے استقبال مراد ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ تم پر احسان کرے گا اور تمہارے دوستوں سے نیکی کرے گا اور پھر حصہ چہارم صفحہ ۲۴۲ میں الہام ہوا وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّہُمْ<sup>۲</sup> اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ جو لوگ ارادت سے رجوع کرتے ہیں ان کا عمل مقبول ہے اور ان کے لئے قدم صدق ہے۔ پھر صفحہ ۲۴۱ میں ایک الہام ہے۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیَ اِلَیْہِم مِّنَ السَّمٰوٰتِ<sup>۳</sup> یعنی تیری مدد وہ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے۔

سوان سب الہامات سے خوشنودی حضرت احدیت کی نسبت سمجھی جاتی ہے جن کو خدا نے اس طرف رجوع بخشا ہے۔ اس سے زیادہ ذریعہ حصول سعادت اور کوئی نہیں کہ جو مرضی مولا ہے اُس کے موافق کام کیا جائے اور مولا کریم کی ایک نظر عنایت انسان کے لئے کافی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ جو اخوان مومنین اس بات کی توفیق دیئے گئے ہیں جو انہوں نے صدق دل سے

اس احقر عباد کا انصار ہونا قبول کیا، ان کے لئے حضرت احدیت کے بڑے بڑے اجر ہیں اور میں اجمالی طور پر ان کو عجیب نور سے منور دیکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ نہایت سعید ہیں اور دنیا کی روشنی ہیں۔

ایک الہام حصہ چہارم کے صفحہ ۵۶ کی آخری سطر میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ<sup>۱</sup>

یہ الہام اس کثرت سے بار بار ہوا تھا جس کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔ اس میں انواع اقسام کا وعدہ ہے۔

غرض کریم میزبان تب کسی کو اپنی طرف بلا تا ہے کہ جب اس کے طعام کا بندوبست کر لیتا ہے اور وہی لوگ اس کے خوانِ نعمت پر بلائے جاتے ہیں جن کو اُس عالم الغیب نے اپنی نظرِ عنایت سے چن لیا ہے۔

سو جن کو اس نے پسند کر لیا ہے ان کو وہ رد نہیں کرے گا اور ان کی خطیبات کو معاف فرمائے گا اور ان پر راضی ہوگا کیونکہ وہ کریم و رحیم اور بڑا وفادار اور نہایت ہی محسن مولیٰ ہے۔ فَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

(۶/مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۷/جمادی الاول ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) اس مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مطہرہ اور تعلق باللہ کی ایک شان نمایاں ہے اور آپ کی جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات کے وعدے ہیں جن کو آج ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔



## مکتوب نمبر ۲

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا کارڈ آں مخدوم پہنچا۔ سوال آپ کی طرف سے یہ ہے کہ اس کارخیر میں کتنے لوگ بصدق دل ساعی ہیں۔ سو واضح ہو کہ آں مخدوم کے سوا چار آدمی ہیں کہ ارادت اور حسن ظن سے ساعی ہیں۔ پٹیالہ میں منشی عبدالحق صاحب اکونٹ دفتر نہر، سرہند۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی الہی بخش صاحب اکونٹ۔ پشاور میں مولوی غلام رسول صاحب صدر قانون گو۔ انبالہ میں منشی محمد بخش صاحب، ان چاروں صاحبوں نے سعی میں کچھ فرق نہیں کیا۔ منشی عبدالحق صاحب نے سب سے پہلے اس کارخیر کی طرف قدم رکھا اور جانفشانی سے کام کیا اور ان کی کوشش سے لاہور اور انبالہ اور کئی ایک شہروں میں خریداری کتاب کی ہوئی اور اب بھی وہ بدستور سرگرم ہیں۔ کچھ حاجت کہنے کہانے کی نہیں۔ منشی الہی بخش صاحب نے سعی اور کوشش میں کچھ دریغ نہیں کیا اور منشی محمد بخش صاحب بھی بدل و جان مصروف ہیں اور ان کی سعی سے بہت مدد پہنچی۔ یہ چاروں صاحب دلی مخلص ہیں اور حتیٰ الوسع اپنی خدمت ادا کر چکے ہیں۔ مگر پھر سے دوبارہ منشی عبدالحق صاحب و منشی الہی بخش صاحب کو لکھا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ سعی میں کچھ فرق نہ کریں گے اور نہ کیا ہے۔

اور ان کے سوا دو تین آدمی اور بھی ہیں کہ جنہوں نے حسب مقدار جوش اپنے کچھ خدمت کی ہے۔ مگر بہتر ہے کہ ان کی اسی قدر خدمت پر قناعت کی جائے تا موجب کسی ابتلا کا نہ ہو۔

(۱۵/مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) مندرجہ بالا مکتوب کے متعلق مجھے نہایت درد دل کے ساتھ ایک ضروری

امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور یہ مقام خوف ہے۔ جن بزرگوں کا اس مکتوب میں حضرت اقدس نے ذکر فرمایا ہے سوائے مولوی غلام رسول صاحب کے، میں تینوں بزرگوں سے ذاتی

واقفیت رکھتا ہوں۔ یہ لوگ مولوی عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والوں میں سے تھے۔ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے ان کی زندگیاں حتی الوسع شریعت کے مطابق تھیں۔ صوم و صلوة کے پابند تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں فدائیوں میں سے تھے اور ہر خدمت کو بجالانا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے۔ بعض حالتوں میں طبع کتب کے سلسلے میں یا اور ایسی ہی دینی ضرورتوں کے لئے حضرت اقدس، منشی الہی بخش یا عبدالحق سے قرض بھی لے لیا کرتے تھے۔ اس وقت یہ اپنے اخلاص میں بے نظیر تھے۔ لیکن حضرت کے دعوائے مسیحیت کی ابتداء تک ان کی یہی حالت چلی گئی۔ منشی الہی بخش صاحب کو الہام ہونے کا دعویٰ تھا لیکن ان کی طبیعت میں خشونت اور ضد بے حد تھی۔ رفتہ رفتہ ان میں تکبر اور رعوت پیدا ہونے لگی۔ میں اس وقت ساری داستان نہیں لکھ سکتا اگرچہ میں پورے طور سے شاہد عینی کے طور پر اس سے واقف ہوں۔ اس تکبر اور رعوت نے انہیں حق سے دُور ڈالنا شروع کر دیا۔ آخری مرتبہ وہ منشی عبدالحق کو ساتھ لے کر قادیان آئے اور حضرت اقدس سے ملاقات کی اور اپنے الہام وغیرہ سناتے رہے۔

شام کے وقت بغیر کسی ارادے اور تجویز کے حضرت مخدوم الملمۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ بلعم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں باوجود اپنی نیکی کے کیوں رد کر دیا گیا؟ اس پر حضرت اقدس نے ایک تقریر کی لیکن منشی الہی بخش نے یہ سمجھا کہ مجھ کو بلعم باعور بنایا گیا۔ اس غصے میں پیچ و تاب کھاتا ہوا آخر وہ یہاں سے چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی ایام میں ”ضرورۃ الامام“ شائع کی لیکن وہ بھی الہی بخش کے زلیغ کا علاج نہ کر سکی بلکہ یُضِلُّ بہ کَثِیْرًا کا باعث ہو گئی۔ آخر وہ اس سلسلے سے کٹ گیا اور اس نے مخالفت پر کمر باندھی۔ مگر اس کا جو درد ناک انجام ہوا وہ بہت عبرت انگیز ہے۔ اس کا کچھ ذکر میرے مکرّم و محترم مخلص بھائی بابو فضل دین صاحب اور سیر نے ایک عینی شاہد کی حیثیت سے لکھا ہے۔ میرا مقصد اس واقعہ کے بیان کرنے سے صرف اس قدر ہے کہ انسان اپنی خدمات پر نہ اترائے بلکہ مومن کا خاصہ ہے کہ جس قدر اسے نیکی کی توفیق ملتی ہے اسی قدر

وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ان لوگوں نے حضرت کے ابتدائی زمانے میں بڑی خدمات کیں مگر خدا جانے کہ ان کے ساتھ ان کے نفس کی کیسی بُری ملونی تھی کہ ان کا خاتمہ قابل افسوس ہوا۔ منشی عبدالحق کی طبیعت الہی بخش سے متغائر واقع ہوئی تھی مگر اسے اس کی دوستی نے تباہ کیا۔ بابو محمد صاحب اخیر وقت تک سلسلے میں رہے گو ان کو کچھ شکوک سلسلے کے بعض اخراجات کے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے کبھی تعلق کو نہ توڑا اور اخیر وقت تک اسے قائم رکھا۔ پس مقام خوف ہے۔ انسان اپنی نیکی اور خدمت پر اترائے نہیں اور ہمیشہ حسن خاتمہ کے لئے دعا کرتا رہے۔ اس مقصد سے میں نے اس عبرت انگیز واقعہ کو لکھا۔ (عرفانی)



## مکتوب نمبر ۳

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ وَجَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاۗءِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں مخدوم کا عنایت نامہ پہنچا۔ خداوند کریم کے احسانات کا شکر ادا نہیں ہو سکتا جس نے اس احقر العباد کے لئے ایسے دلی احباب میسر کیے جن کا وجود اس ناچیز کے لئے موجب عزت و فخر ہے۔ خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے اور آپ کو ان دلی توجہات کا اجر بخشے۔ یہ عاجز سخت ناکارہ اور حقیر ہے اور حضرت رحم الراحمین کا سراسر منت اور احسان ہے کہ اس نالائق پر بغیر ایک ذرہ استحقاق کے تفضلات کثیرہ کی بارش کر رہا ہے۔ قصور پر قصور پاتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے اور ظلم پر ظلم دیکھتا ہے اور انعام پر انعام کرتا ہے۔ فی الحقیقت وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ ایسی زباں کہاں سے لاؤں جو اس کا شکر ادا کر سکوں۔ یہ عاجز ہیچ اور ذلیل اور بے بضاعت اور سراسر مفلس ہے۔ اس نے خاک میں مجھے پایا اور اٹھالیا اور نالائق محض دیکھا اور میری پردہ پوشی کی۔ میرے ضعف پر نظر کر کے

مجھ کو آپ قوت دی اور میری نادانی کو دیکھ کر مجھ کو آپ علم بخشا۔ میرے حال پر وہ عنایتیں کیں جن کو میں گن نہیں سکتا اور اس کی عنایات کا ایک یہ ظہور ہے کہ آپ جیسے بزرگ بھائیوں کے دلوں میں اس احقر کی محبت ڈال دی۔ سو اس کے احسانات سے تعلق ہے کہ اس حُب کو ترقی دے گا اور وہ ان سب پر فضل کرے گا جن کو اس سلک میں منسلک کیا ہے۔

اس خط کی تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ کا الہام ہوا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق  
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما لے

(۲۸/مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۲۹/جمادی الاول ۱۳۰۱ھ)

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر محبت و عظمت الہی کا بے انتہا غلبہ ہے اور اپنی فروتنی، مسکینی اور خاکساری کا کمال بھی نمایاں ہے۔ انہی تفصیلات اور انعامات پر شکرگزاری کی روح آپ کے اندر بول رہی ہے اور جو عشق و محبت آپ کو حضرت باری عزّ اسمہ سے ہے اس کی صداقت اس الہام باری سے ہوتی ہے جو اس مکتوب کی تحریر کے بعد آپ کو ہوا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر فانی اور ابدی زندگی اور دنیا میں شہرت دوام اور اُمٹ ہونے کی عظیم الشان پیشگوئی کو لئے ہوئے ہے۔ آج ساٹھ برس بعد اس کی شہادت روئے زمین کے بسنے والے ہر ملک اور ہر قوم میں دے رہے ہیں اور دنیا کی ہر زبان میں یہ نام مبارک پہنچ چکا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔



## مکتوب نمبر ۴

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد، باخویم مخدوم و مکرمی منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ اس عاجز کی غرض پہلے خط سے حج بیت اللہ کے بارے میں صرف  
اسی قدر تھی کہ سامان سفر میسر ہونا چاہئے۔ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے زاد راہ میسر کر دیا اور عزم مصمم ہے  
اور ہر طرح سامان درست ہے۔ اس لئے اب یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ سے یہ عمل قبول  
فرمائے اور آپ کا یہ قصد موجب خوشنودی حضرت عزّ اسمہ ہو۔ اور آپ خیر و عافیت اور سلامتی سے  
جاویں اور خیر و عافیت اور سلامتی سے بہ تحصیل مرضات اللہ واپس آویں۔ آمین یا رب العالمین۔  
اور انشاء اللہ یہ عاجز آپ کے لئے بہت دعا کرے گا اور آپ کے پچیس روپے پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے  
اس ناکارہ کی بہت مدد کی ہے اور خالصاً اللہ اپنے قول اور فعل اور خدمت سے حمایت اور نصرت  
کام حق بجلائے۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَاَحْسَنَ الْيَكْمُ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ۔ یہ عاجز  
یقین رکھتا ہے کہ آپ کا یہ عمل بھی حج سے کم نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل تو آپ کی اس قدر جدائی  
سے محزون اور مغموم رہے گا لیکن آپ جس دولت اور سعادت کو حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں  
اس فوزِ عظیم پر نظر کرنے سے انشراح خاطر ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ اور حامی رہے اور یہ سفر  
مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ مبارک کرے۔ آمین

اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجز اندہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ  
میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت و غربت  
کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں کہ:-

”اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ، پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری  
زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تو مجھ سے راضی ہو اور  
میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت  
ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری

زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلِّ حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولیٰ ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمینَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“۔ ☆

یہ دعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں۔

والسلام

خاکسار

ھ ۱۳۰۳

غلام احمد

مکرر کہ خط ہذا بطور یادداشت اپنے پاس رکھیں۔ خط دیکھ کر ہما متر حضور و رقتِ دل دعا کریں۔

والسلام

(نوٹ) یہ خط آپ نے حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ کو جب کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے جارہے تھے اور آپ نے جیسا کہ مکتوب مبارک سے ظاہر ہے، بیت اللہ میں اس دعا کے لئے تاکید کی تھی۔ چنانچہ حضرت صوفی احمد جان رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کے ساتھ بیت اللہ اور عرفات میں دعا کی۔

اس سال حج اکبر ہوا یعنی جمعہ کے دن، حج سے فراغت پا کر بخیر و عافیت جیسا کہ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا تھا۔ واپس تشریف لائے اور گیارہ بارہ روز زندہ رہ کر

۱۳۰۳ھ میں لودھانہ میں وفات پائی۔ یہ اس دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے۔ حضرت اقدس نے منشی صاحب کی بیخبر و عافیت واپسی کے لئے دعا کی تھی۔ اس دعا کی قبولیت تو ان کی مع الخیر واپسی سے ظاہر ہے اور یہی ثبوت ہے کہ دعا جو اس خط میں درج ہے۔ وہ بھی قبول ہوئی اور بعد کے واقعات اور حالات نے اس کی قبولیت کا مشاہدہ کرادیا۔

### کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں ایک مبسوط باب کا متن ہے۔ میں قارئین کرام سے بار بار درخواست کروں گا کہ وہ اس کو پڑھیں کہ کیا یہ اس قلب کی تصویر ہو سکتی ہے جس کو کاذب اور مفتری کہا جاتا ہے؟ یا اس ضمیر پر تنویر کا مرتقع ہے جو غیر فانی جوش اپنے قلب میں رکھتا ہے اور وہ اس شعور سے بول رہا ہے کہ خدا نے اسے کھڑا کیا ہے اور اس کی زندگی کا مقصد صرف ایک ہے کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اگر یہ صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو اس کے بعد اس کی تکذیب سمجھ لو! کیا نتیجہ پیدا کرے گی؟ یہی وہ دعا ہے جن کے لئے خدا تعالیٰ نے اس پر شعر الہام کیا۔

دلم می بلرزد چو یاد آرم  
مناجات شوریدہ اندر حرم

(عرفانی کبیر)





حضرت نواب

علی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آف جھجر



## حضرت نواب علی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف جھجر

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر (جو فتنہ غدر کے بعد لودھانہ آ کر مقیم ہو چکے تھے) جھجر کے حکمران خاندان میں سے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جھجر کے خاندان پر بھی الزام آیا اور اس کا نتیجہ اس خاندان کا عزل تھا۔ نواب علی محمد خان صاحب لودھانہ آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے اپنی رہائش کیلئے ایک عالی شان کوٹھی معہ باغ تعمیر کی اور اس کے ساتھ ہی ایک مسجد عبادت کے لئے اور ایک سرانے تعمیر کی تاکہ وہ آمدنی کا ذریعہ ہو۔ راقم الحروف خاکسار عرفانی کو بفضلہ تعالیٰ نواب مرحوم سے سعادت ملاقات و ہم نشینی اس وقت سے حاصل ہوئی جب کہ وہ ۱۸۸۹ء میں لودھانہ کے بورڈ سکول کا ایک طالب علم تھا اور روزانہ ظہر کی نماز ان کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا اور نواب صاحب باقاعدہ شریک جماعت ہوتے تھے۔ سرانے میں ایک مدرسہ عربیہ بھی قائم تھا جس کی صدر مدرس حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ اسی عہد کے بعض یاران قدیم، الحمد للہ، سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شریک ہو گئے جیسے حضرت مولوی ابوالبقا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری اور ان کے برادر محترم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت نواب علی محمد خان صاحب ایک نہایت دیندار۔ خدا ترس۔ مخیر اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ غدر کے حوادث اور انقلابات نے ان کی طبیعت میں دنیا کی بے ثباتی اور دنیوی شان و شوکت اور مال و منال کی حقیقت کو نمایاں کر دیا تھا۔ غدر کے مصائب اور انقلابات نے انہیں یقین دلایا تھا کہ مسلمانوں کا بقا صرف مسلمان ہو کر رہنے میں ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ان کے واقف کاروں نے بتایا کہ وہ ہمیشہ سے ایک پرہیزگار اور متقی انسان تھے مگر اس انقلاب کے بعد ان کی زندگی میں بھی ایک غیر معمولی انقلاب پیدا ہوا اور ان کا

اکثر وقت عبادت، ذکر الہی اور مطالعہ کتب دینیہ میں گزارتا تھا اور حمایت اسلام کی اعانت میں اکثر جلسے ان کے ہی مکان پر ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک لمبے قد کے خوش رُو انسان تھے اور ان کے چہرہ کو دیکھ کر ہی ان کی متقیانہ زندگی کا اثر ہوتا تھا۔ داڑھی کو حنا کرتے تھے۔ لباس نہایت سادہ ہوتا تھا اور چلتے پھرتے ذکر الہی میں مصروف رہتے تھے۔ چونکہ پرانی طرز کے صوفی تھے اس لئے ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رہتی تھی۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، منکسر المزاج اور خندہ پیشانی رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی ارادت ۸۲-۱۸۸۳ء میں شروع ہوئی اور یہ براہین احمدیہ کا اثر تھا۔ نواب صاحب خود صاحب علم تھے اور علوم عربیہ دینیہ اور تصوف کے ماہر تھے۔ میرعباس علی صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرے) اس وقت بڑے سرگرم معاونین میں سے تھے اور ان معاونین کی جماعت میں نواب علی محمد خان بھی پیش پیش تھے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت تک اس پایہ کا کوئی آدمی بھی حضرت اقدس کے ارادت مندوں میں شریک نہ ہوا تھا۔

اس لئے کہ گو اس وقت ان کی وہ خاندانی حکومت کا جاہ و جلال باقی نہ تھا مگر ابھی اس دور حکومت کے اثرات باقی تھے اور وہ اپنی خاندانی عظمت کے علاوہ اپنی عملی زندگی اور ہمدردی اسلام کے سچے جوش کی وجہ سے مُشاوَرِالیہ تھے۔

چونکہ حضرت قاضی خواجہ علی صاحب کی شکر موموں کا اڈا پاس ہی تھا اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے بے ریا اور مخلص اور جان نثار اور دلیر انسان تھے۔ اکثر نواب صاحب کے ہاں ان کی نشست و برخاست رہتی اور حضرت اقدس کے حالات اور تازہ واقعات کا تذکرہ رہتا۔ نواب صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ غایت درجہ کا عشق اور محبت تھی۔ اس لئے کہ انہوں نے خود اپنی ذات میں ان نشانات و آیات کا مشاہدہ کیا تھا جو خدا کے مرسلوں کے سوا کسی اور کو نہیں دیئے جاتے۔ حضرت اقدس نے ان نشانات کا اپنی تصانیف میں بھی ذکر فرمایا ہے اور ان خطوط میں بھی جو میں ذیل میں درج کر رہا ہوں، بعض نشانات کا ثبوت ملے گا۔ نواب علی محمد خان صاحب بیعتِ اولیٰ میں شریک تھے اور سابقین الاولین

کی اس جماعت میں ممتاز تھے۔ چونکہ صوفی مشرب تھے اور حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کے خاندان سے بھی انہیں ارادت و عقیدت تھی اس لئے صاحبزادہ صاحب جب بھی لودہ ہانہ آتے ان کے ہاں ہی قیام فرماتے۔ ان کے خاندان کے بعض لوگ پیر صاحب کے سلسلے میں مرید بھی تھے۔ اگرچہ اس تعارفی نوٹ کا مقصد سوانح حیات کا بیان نہیں تاہم میں اس نوٹ کو بھی درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو صاحبزادہ مرحوم نے مغفور نواب صاحب کے متعلق اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے تاکہ احباب کو ایسے بزرگ کے لئے جو سلسلہ کی بنیادی اینٹوں میں سے ایک ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور حضرت اقدس جن سے محبت رکھتے تھے۔ دعا کی خاص تحریک ہو اور میں اذْکُرُوا مَوْتَنَاکُمْ بِالْخَیْرِ کے ارشاد کی تعمیل کا ثواب حاصل کر سکوں۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

نواب صاحب موصوف حکمت اور تصوف میں اور علوم شرعیہ میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے اور خصوصاً تصوف میں ایسی معرفت رکھتے تھے کہ میں نے سینکڑوں درویش صوفی دیکھے مگر یہ معلومات اور یہ دستگاہ نہیں دیکھی۔ نواب صاحب اہل اللہ کے بڑے معتقد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق جانناز تھے۔ ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے۔ باوجود اس قدر وسیع معلومات اور تصوف میں ماہر ہونے کے حضرت اقدس علیہ السلام سے اعلیٰ درجہ کا عشق تھا اور پورا اعتقاد رکھتے تھے۔ نواب صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ جو بات میں نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھی وہ کسی میں نہیں دیکھی۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کوئی شخص ہے تو یہی ہے۔ اس کی تحریر میں نور اور ہدایت، اس کے کلام میں، اس کے چہرہ میں نور ہے۔ ایک روز میں نے نواب صاحب سے اپنا کشف بیان کیا جو آگے آئے گا۔ تو اس کو سن کر نہایت خوش ہوئے اور وہ کشف لوگوں سے بیان کیا اور وہ کشف حضرت اقدس کی تصدیق میں تھا۔

حضرت اقدس علیہ السلام بھی کبھی کبھی نواب صاحب سے ملنے جایا کرتے تھے اور نواب صاحب بھی آپ سے ملنے کے لئے اکثر آیا کرتے تھے۔ نواب صاحب کے انتقال کے وقت حضرت اقدس علیہ السلام لودہ ہانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بوقت انتقال

نواب صاحب نے دعا و سلامتی ایمان اور نجاتِ آخرت کے لئے ایک آدمی حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا اور جوں جوں وقت آتا جاتا تھا۔ آدھ آدھ گھنٹہ اور دس دس منٹ کے بعد آدمی بھیجتے رہے اور کہتے رہے کہ میں بڑا خوش ہوں کہ آپ میرے اخیر وقت میں لودہ ہانہ تشریف رکھتے ہیں اور مجھے دعا کرانے کا موقع ملا۔ پھر بیہوشی طاری ہو گئی لیکن جب ذرا بھی ہوش آتا تو کہتے کہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں آدمی جائے اور عاقبت بخیر اور اچھے انجام کے لئے عرض کرے۔ اور جب حالت نزع طاری ہوئی تو یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز حضرت مرزا صاحب پڑھائیں تاکہ میری نجات ہو۔ ادھر حضرت اقدس بھی نواب صاحب کے لئے بہت دعائیں کرتے رہے اور ہر بار آدمی سے یہی فرماتے رہے کہ ہاں ہاں! تمہارے واسطے دعائیں کیں اور کر رہا ہوں اور یہ وصیت نماز جنازہ بھی حضرت اقدس تک پہنچادی اور نواب صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا۔ جب نواب صاحب کا انتقال ہوا تو نواب صاحب کے اقرباء ان کی اولاد اور بھائی مولویوں کے زیر اثر اور مرعوب تھے اور مولوی محمد اور مولوی عبداللہ اور مولوی عبدالعزیز یہ تینوں حضرت اقدس علیہ السلام کے ملکر اور ملکرین اولین میں سے تھے۔ تینوں یہود صفت بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے اور اُس وقت سے ملکر اور سخت مخالف تھے کہ جب سے براہین احمدیہ شائع ہوئی تھی۔ تمام مولوی خاموش یا موافق تھے۔ مگر یہ بد قسمت اور ایک بد بخت مولوی غلام دستگیر قصوری مخالف، تکفیر کے علاوہ سب و شتم کرنے والے تھے اور ان مولویوں کی یہ عادت تھی کہ جو مولوی درویش لودہ ہانہ میں آیا اور ان سے مل لیا تو خیر اور جو نہ ملا تو بس اُس کو کفر کا نشانہ بنایا۔ یہ تینوں مثلث مولوی اس آیت کے مصداق تھے کہ **إِنطَلَقُوا إِلَىٰ ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ**۔ چلو اُس تین رُنے سایہ کی طرف جس میں نہ سایہ ہے، نہ ٹھنڈک ہے اور نہ گرم لپٹ سے بچاؤ کی کوئی صورت ہے۔ انہوں نے اُس زمانہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کی مخالفت میں ایک قیامت برپا کر رکھی تھی۔ ان مولویوں کو بھی خبر نواب صاحب کی وصیت نماز جنازہ پہنچ چکی تھی۔ ان مولویوں

اور معتقدوں نے نواب صاحب کے اقرباء کو کہلا بھیجا کہ اگر مرزا (امام موعود علیہ السلام) جنازہ پر آیا تو ہم اور کوئی مسلمان جنازہ پر نہ آئیں گے اور تم پر کفر کا فتویٰ لگ جاوے گا اور آئندہ تم میں سے جو مرے گا تو نماز جنازہ کوئی نہ پڑھے گا۔ وہ بیچارے ڈر گئے اور یہ خیال نہ کیا کہ ان یہود و صفت مولویوں کی کیا مجال ہے کہ ایسا کر سکیں؟ کیا یہ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ اور کیا اور کوئی بندہ خدا کا نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ملے گا؟ اور حضرت اقدس علیہ السلام کے مرید و ہانہ میں نہیں ہیں؟ ان کی کمزوری اور ضعف ایمانی نے ان کو ڈبو دیا۔ وہ مرحوم بھی ان سے متنفر تھا اور جب ان مولویوں کا ذکر کبھی مرحوم کے روبرو کوئی کرتا تو مرحوم کی پیشانی پر بل پڑ جاتے تھے اور وہ ان کو بدتر سے بدتر خیال کرتا تھا۔ ان أَشْرُ النَّاسِ مولویوں کی نماز سے تو بے نماز ہی جنازہ رہتا تو بہتر تھا اس لئے کہ مسیح وقت علیہ السلام خود دعائیں کر چکا اور مرحوم دعائیں کر چکا اور نماز جنازہ بھی تو ایک دعا ہی ہے۔ ایمان ایک ایسی شے بے بہا ہے کہ کوئی شے اس کو دُور نہیں کر سکتی۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی ایمان پر اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کو بول و براز میں پھینک دے تو اس کا کچھ نہیں بگڑتا اور اگر کوئی بے ایمان مرے تو کیسے ہی اُس کو عطر و گلاب میں رکھے تو اس کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ پھر یہ حدیث شریف پڑھتے۔ الْقَبْرِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفْرِ النَّيِّرَانِ<sup>۱</sup>۔

الغرض حضرت اقدس نے نواب صاحب کے جنازہ کی نماز اپنے مکان پر پڑھی اور دعائے مغفرت و رحمت بہت کی۔ جنازہ کی نماز جو حضرت اقدس علیہ السلام پڑھاتے تھے۔ سبحان اللہ! کیسی عمدہ اور باقاعدہ موافق سنت پڑھاتے تھے۔ (عرفانی)

<sup>۱</sup> سنن الترمذی کتاب صفة القيامة والرفاق والورع باب ۲۶ حدیث ۲۴۶۰ صفحہ ۶۷۷۔ الطبعة الاولى۔ مطبع دارالاحیاء التراث العربی بیروت

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت نواب علی محمد خان صاحب<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
آ ف جہجر

صفحہ	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر
۳۹	۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء	۱
۴۱	بلا تاریخ	۲
۴۲	۱۱ مئی ۱۸۸۳ء	۳

## مکتوب نمبر ۱

مخدومی مکرمی عنایت فرمائے اس عاجز نواب صاحب علی محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد لہذا اس عاجز نے ماہ صفر ۱۳۰۰ھ میں آپ کے حق میں بہت سی دعائیں کیں اور میں امید نہیں رکھتا کہ کوئی گدا حضرت کریم میں اس قدر دعائیں کر کے بھی محروم رہے۔ سواگر چہ تعین نہیں ہو گی مگر امید واثق ہے کہ خداوند کریم آپ کے حال پر جس طرح چاہے گا کسی وقت رحم کرے گا۔  
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِمِينَ۔

میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر لکھا ہے کہ ”ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے“۔ پھر اس کے مکان کا مجھے پتہ بتایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوت ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔  
أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ ۱۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون شخص ہے مگر مجھے شک پڑتا ہے کہ شاید خداوند کریم آپ ہی میں وہ حالت پیدا کرے یا کسی اور میں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔  
اپنی خیر و عافیت سے اطلاع بخشیں۔

والسلام

الراقم عاجز

۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ: اس نوٹ میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لودھانہ کے ایک شخص کے اخلاص و ارادت کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا پتہ، نشان بتا دیا تھا مگر اپنی مشیت خاصہ کے تحت اسے بھلا دیا۔ ایک وقت میں آپ اس کا مصداق میر عباس علی صاحب کو بھی سمجھتے رہے۔ اس وجہ سے کہ وہ خدمت دین میں بظاہر کامل اخلاص و ارادت کا اظہار کر رہا تھا لیکن اس کے انجام نے ثابت کر دیا کہ وہ اس کا

مصدق نہ تھا اور حضرت اقدس کے اس مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے نواب علی محمد خان آف جھجر کو بھی اس کا مصداق سمجھا اور واقعات نے اس کی تصدیق کی کہ وہ آخر وقت تک اخلاص و ارادت کا ایک پیکر بنا رہا۔

حضرت اقدس نے جنوری ۱۸۸۲ء میں ہی ایک مکتوب میر عباس علی صاحب کے نام لکھا تھا جو مکتوبات احمدیہ کی جلد اول میں مکتوب نمبر ۳ کے عنوان سے طبع ہوا ہے اس میں فرمایا:

”خصوص ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ کو یک دفعہ ہوا۔ آپ کے شہر کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص نامعلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدانے میرے پر ظاہر کی جو باشندہ لودہ ہانہ ہے۔ اس عالم کشف میں اس کا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اب مجھ کو یاد نہیں رہا صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لودہ ہانہ اور اس کے بعد اس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا۔ سچا ارادت مند اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ لٰ یعنی اس کی ارادت اتنی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان۔ بعض لوگ میر عباس علی صاحب کے ارتداد پر اور اب بھی کبھی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس کے متعلق یہ الہام ہوا تھا، یہ غلط ہے۔ لودہ ہانہ کے کسی شخص کے متعلق ہوا تھا اور اس کا نام و پتہ اللہ تعالیٰ نے بتلا کر پھر آپ کے حافظہ سے اسے جو کر دیا اور ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو جو مکتوب آپ نے نواب علی محمد خان صاحب کے نام لکھا اس میں آپ نے اپنا خیال نواب صاحب میں ہی اس حالت کے پیدا ہو جانے کا ظاہر فرمایا اور واقعات نے بتایا کہ اس کے مصداق نواب علی محمد خان رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

اس مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب کے تعلقات حضرت اقدس سے ۱۸۸۲ء سے پہلے قائم ہو چکے تھے اور یہ زمانہ تالیف براہین احمدیہ ہے۔ (عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۲

یہ حصہ مکتوب دراصل میرعباس علی صاحب کے مکتوب کا ایک حصہ تھا مگر چونکہ نواب صاحب کے متعلق تھا اس لئے میں نے اسے علیحدہ نمبر دے کر یہاں درج کر دیا۔ (عرفانی کبیر)

نواب صاحب کے بارے میں جو آپ نے دریافت فرمایا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب کے لئے یہ عاجز ایک مدت تک بہت تضرع سے دعا کرتا رہا ہے۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نواب صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبدل ہو گئی ہے اور آسودہ حال اور شکر گزار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بطور کشف تھی۔ چنانچہ اسی صبح نواب صاحب کو اس خواب کی اطلاع دی گئی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک صاحب الہی بخش نام اکونٹ نے جو اس کتاب کے معاون ہیں کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپے بھیجے اور جس روز خواب آئی اس دن سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے الحاح ہو چکی تھی۔ دیگر یہ عاجز نواب صاحب کے لئے مشغول تھا۔ اس لئے ان کے لئے دعا کرنے کو کسی اور وقت پر موقوف رکھا۔ جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تو اس دن خیال آیا کہ آج منشی الہی بخش کے لئے بھی توجہ سے دعا کریں۔ سو بعد نماز عصر وقت صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دل نے یہی چاہا کہ اس دعا میں نواب صاحب کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ سو اس وقت نواب صاحب اور منشی الہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا اسی جگہ الہام ہوا کہ نُنَجِّهِمَا مِنَ الْغَمِّ! یعنی ہم ان دونوں کو غم سے نجات دیں گے۔ چونکہ یہ عاجز اسی دن صبح کے وقت نواب صاحب کی خدمت میں خط روانہ کر چکا تھا اور بذریعہ رویائے صادقہ نواب صاحب کو بہت تسلی دی گئی تھی۔ اسی لئے اسی خط پر کفایت کی گئی اور منشی الہی بخش کو اس الہام سے اطلاع دی گئی اور بروقت صدور اس الہام کے موجود تھے اور اتفاقاً دو ہندو ملاوئل اور شرمیت نامی بھی کہ جو اکثر آیا جایا کرتے ہیں۔ عین اس وقت پر موجود تھے۔ ان کو بھی اسی وقت اطلاع دی گئی اور کئی مہمان آئے ہوئے تھے ان کو بھی خبر دی گئی۔ پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آ گیا کہ سرائے

کا کام جاری ہو گیا ہے۔ سو چونکہ یہ دعا اسی کام کے لئے کی گئی تھی۔ پھر اطلاع دینا فضول سمجھا گیا۔ مگر خداوند کریم کا بڑا شکر ہے کہ مجمع کثیر میں یہ الہام ہوا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عین الہام کے صدور کے وقت دو ہند موجود تھے جن کو اسی وقت مفصل بتایا گیا اور دوسرے نمازیوں کو بھی خبر دی گئی اور نشی الہی بخش کو بھی لکھا گیا۔

نواب علی محمد خان صاحب کی ارادت اور محبت اور دلی توجہ اور اخلاص قابل تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو ہر غم سے خلاصی بخشے اور حسن عاقبت عطا فرمائے۔ آپ نواب صاحب کو بھی اطلاع دیں کہ مالیر کوٹلہ سے نواب ابراہیم علی خان صاحب والی مالیر کوٹلہ کے ایک سررشتہ دار کا خط آیا کہ وہ مبلغ پچاس روپے بطور امداد بھیجیں گے۔ ابھی نہیں آئے۔



## مکتوب نمبر ۳

مخدومی مکرمی حضرت والا شان نواب صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا والا نامہ آنحضرت عین انتظار میں اس احقر العباد کو پہنچا۔ خداوند کریم کے لطف و احسان کا شکر یہ ادا کیا جاوے جس نے اس ناچیز کی دعا کو قبول فرمایا **اللَّهُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ**۔ آں مخدوم کا منی آرڈر بھی پہنچ گیا۔ **جَزَاكُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَأَحْسَنَ إِلَيْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**۔ آں مخدوم نے اپنے دلی اعتقاد سے بہت کچھ مد فرمائی۔ خدا تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے اور آپ کی عمر و عزت اور عافیت میں برکت اور ترقی بخشے۔ حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی ترقیات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہتا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھایا گیا اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا جس میں بہ پیرایہ الہامی

عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف تھا۔ میرے خیال میں یہ آپ ہی کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مانی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا اور زان بعد آپ کا منی آرڈر اور خط بھی آ گیا۔ سو حضرت خداوند کریم کا پیش از وقوع آپ کے نام اور آپ کے منی آرڈر اور آپ کے خط اور آپ کے مضمون خط اور آپ کے مانی الضمیر سے مطلع فرمانا اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت ارحم الراحمین کی آپ کے حال پر رحمت شامل ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔ آں مخدوم کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا اور آپ کے دلی اعتقاد اور ربط بھی قائم مقام دعا کا ہی ہو رہا ہے اور دلی دعا اور ربط کو خاص مدعا میں بہت دخل ہے اور جس سے دلی ربط اور توجہ ہوا اگرچہ اس حق میں کسی وقت دعا نہ کرے تب بھی اثر ہو جاتا ہے۔ مجھ کو یاد ہے اور شاید عرصہ تین ماہ یا کچھ کم و بیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو میں نے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جائے اور بہت کچھ انکسار اور تذلل ظاہر کیا کہ ضرور ہی دعا کریں۔ مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے دعا کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دنیا کے بارے میں کس قدر ہم و غم ہے۔ چنانچہ اس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت اور کراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ دنیوی غرض اپنے مالک کے پیش کروں۔ اس خط کے چاک کرتے ہی الہام ہوا کہ ”پاس ہو جائے گا“ وہ عجب الہام بھی اکثر لوگوں کو بتایا گیا۔ چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ۔ سو خداوند کریم کی عالیشان درگاہ میں نازک آداب ہیں۔ جب کوئی عرض آداب کے مطابق صادر ہوتی ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور ربط محبت و اعتقاد کرنا ان معاملات میں بہت کچھ دخل ہے۔ صاحب محبت اور ارادت کے بہت سے ایسے آفات اور مکروہات باعث عین محبت دور کئے جاتے ہیں کہ اس کی اس کو خبر نہیں ہوتی۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کا اب تک کچھ روپیہ نہیں آیا۔ مناسب ہے کہ آں مخدوم تائیدی طور پر ان کو یاد دلائیں۔

☆ والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

۱۱/۴/۱۸۸۴ء

(نوٹ) اس مکتوب میں جس لڑکے کا ذکر آپ نے فرمایا ہے وہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان ایام میں وہ نائب تحصیلدار تھے۔ اس مکتوب میں آپ نے دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی ایک گرتایا ہے کہ تعلقات اور ربط ایک ایسی چیز ہے جس کا قبولیت دعا سے بہت بڑا تعلق ہے۔ نواب علی محمد خان مرحوم اس خط کو اپنی نوٹ بک میں رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے مقام قرب کے اظہار کے لئے ہر اس شخص کو دکھاتے تھے جن سے وہ حضرت اقدس کا ذکر کرتے تھے۔ وہ آپ کے دلائل صداقت میں اپنے اس ذاتی نشان کا ذکر فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نشان کا ذکر اپنی کتاب نزول المسیح کے نشان نمبر ۹۳ میں کیا ہے۔ اس کو میں یہاں اس لئے درج کر رہا ہوں تا پڑھنے والے کا ایمان بڑھے اور جس روک کے اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ مکتوب نمبر ۲ میں اس کے متعلق صاف ذکر موجود ہے۔

”علی محمد خان صاحب نواب جھجھ نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی۔ کسی شخص کی شرارت کے سبب ان کی منڈی بے رونق ہوگئی اور بہت نقصان ہونے لگا۔ تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارے میں آتا، میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب موصوف کی طرف سے آرہے گا۔ چنانچہ میں نے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعہ سے نواب محمد علی خان مرحوم کو قبل از وقت دے دی اور ایسا اتفاق ہوا کہ اس طرف سے تو میرا خط روانہ ہوا اور اسی دن ان کی طرف سے اسی مضمون کا خط میری طرف روانہ ہو گیا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا جس کی روانگی کی میں نے اسی وقت ان کو خبر دے دی تھی کہ گویا ایک ہاتھ سے انہوں نے ڈاک میں چٹھی ڈالی اور دوسرے ہاتھ سے وہی خط میرا ان کو مل گیا جس میں اس روانہ شدہ چٹھی کا مع مضمون اس کے ذکر تھا تب تو نواب محمد علی خان خط کو پڑھ کر ایک عالم سکتہ

میں آگے اور تعجب کیا کہ یہ راز کا خط جس کو میں نے ابھی ڈاک میں روانہ کیا کیونکر اس کا حال ظاہر کیا گیا۔ اس علمِ غیب نے ان کے ایمان کو بہت قوت دی۔ چنانچہ انہوں نے بارہا مجھے بتلایا کہ اس خط سے خدا پر میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اُس خط کو وہ ہمیشہ اپنی کتابِ جیبی میں بطور تبرک رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خلیفہ محمد حسین کو بھی جو وزیر اعظم پٹیل تھے بڑے تعجب سے وہ خط دکھایا اور موت سے ایک دن پہلے پھر اس خط کو مجھے دکھلایا کہ میں نے اپنی جیبی کتاب میں رکھ لیا تھا۔ اور اس نشان کے ساتھ دوسرا نشان یہ ہے کہ جب عالمِ کشف میں ان کا دوسرا خط مجھ کو ملا جس میں بہت بے قراری ظاہر کی گئی تھی تو میں نے اس جواب کے خط کو پڑھ کر ان کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ ”کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اٹھا دی جاوے گی اور ان کو اس غم سے نجات دی جائے گی۔“

یہ الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا۔ چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا اور تھوڑے دنوں کے بعد ان کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہو گئی اور روک اٹھ گئی۔ اس نشان میں دو نشان ظاہر ہوئے۔ اول قبل از وقت اطلاع دینا کہ ایسا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ دوم قبولیتِ دعا سے اطلاع ہونا کہ منڈی پھر بارونق ہو جائے گی۔☆



☆ نواب صاحب نے اس واقعہ کو اپنی نوٹ بک میں درج کیا تھا اور محمد حسین خان صاحب وزیر پٹیل کو بھی میرے سامنے اپنی کتاب دکھائی تھی۔ وزیر صاحب کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگ اور لدھیانہ کے کئی آدمی اس واقعہ کے گواہ ہیں۔

## احباب کپورتھلہ

### کے نام تعارفی نوٹ

جماعت کپورتھلہ کے وہ بزرگ (جو جماعت مذکور کے بانیوں میں سے تھے اور جنہوں نے اپنے عشق و وفا کا وہ عملی ثبوت دیا کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں جنت میں اپنے ساتھ ہونے کا وعدہ دیا۔ گویا یہ وہ لوگ تھے جو عشرہ مبشرہ کے نمونہ کے لوگ تھے) ان کا تذکرہ تو سیرۃ صحابہ میں انشاء اللہ ہوگا اور کسی قدر ہر ایک بزرگ کے متعلق الحکم میں مختلف اوقات میں لکھا بھی گیا ہے۔ یہاں صرف ان مکتوبات کا اندراج مقصود ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ان مخلصین و صادقیں کو لکھے۔ میری تحقیقات میں کپورتھلہ کی جماعت کے آدم حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے اخلاص اور عملی زندگی نے دوسروں کو شیدائے مسیح موعود کر دیا اور پھر یہ کہنا مشکل ہو گیا کہ کون پہلے ہے اور کون پیچھے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں بے نظیر اور واجب التقلید تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے رحم و کرم کے بادل برسائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات دے اور ہمیں ان کی عملی زندگی کی توفیق۔ جماعت کپورتھلہ کے مخلصین کے نام مکتوبات بہت کم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عشق و محبت کے یہ پروانے ذرا فرصت پاتے تو قادیان پہنچ جاتے اور خط و کتابت کی نوبت ہی نہ آتی۔ جہاں حضرت جاتے یہ ساتھ جاتے۔ تاہم جو تیرکات ان سے حاصل ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(عرفانی کبیر)

حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رئیس حاجی پور



## حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس حاجی پور

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب دو قالب و یک جان تھے حضرت منشی صاحب کے بزرگوار حاجی ولی اللہ صاحب براہین کے خریدار تھے اور ان ایام میں خوش عقیدت بھی تھے۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے حضرت ظفر المظفر (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ، منشی ظفر احمد صاحب کو اسی نام سے عام گفتگو میں پکارا کرتے تھے) کو کھینچا اور پھر یہ دونوں بزرگ حضرت اقدس میں ہو کر ایک ہی باپ کے توام بیٹے ہو گئے۔

حاجی پوران ہی حاجی صاحب کا آباد کیا ہوا گاؤں تھا۔ جہاں کے رئیس منشی صاحب مغفور تھے۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پور

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۴ جنوری ۱۸۹۲ء	۵۱
۲	۲۵ جنوری ۱۸۹۲ء	۵۱
۳	۲۷ مئی ۹۲ء	۵۲
۴	۱۳ اگست ۹۲ء	۵۲
۵	۱۹ دسمبر ۱۸۹۲ء	۵۳
۶	۱۹ اکتوبر ۱۸۹۳ء	۵۳

## مکتوب نمبر ۱

مشفق مجی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ پہنچ کر آپ کے ترددات کا حال دریافت کر کے بہت غم ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو تمام ترددات سے مخلصی عطا فرماوے۔ آپ نے بہت ثواب کا کام کیا کہ دس رسالے مفت تقسیم کئے۔ جَزَاکُمُ اللّٰهُ۔ اب عنقریب انشاء اللہ رسالہ دافع الوسوس بھی شائع ہو جائے گا۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ کی خواب نہایت عمدہ ہے۔ منشی ظفر احمد جو موجود تھے اس سے مراد انشاء اللہ ظفر ہے یعنی فتح آپ کو ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۲ جنوری ۱۸۹۲ء

## مکتوب نمبر ۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مجی مشفق اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت کے بعد آپ کا عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ ایک رسالہ آپ کے نام روانہ ہو گیا ہے۔ دافع الوسوس بعد اس کے شائع ہوگا۔ زیورات کی نسبت جو آپ نے دریافت کیا ہے یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ مگر اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو زیور مستعمل ہو اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر بہتر ہے کہ دوسرے کو عاریتاً کبھی دے دیا کریں مثلاً دو تین روز کے لئے کسی عورت کو اگر عاریتاً پہننے کے لئے دے دیا جائے تو پھر بالاتفاق (زکوٰۃ) ساقط ہو جاتی ہے۔ خواب آپ کی نہایت عمدہ ہے۔ والسلام

راقم خاکسار

غلام احمد

ازقادیان

۲۵ جنوری ۱۸۹۲ء

## مکتوب نمبر ۳

مشفق مجی اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر بدریافت واقعہ ہائلہ حادثہ وفات آپ کی ہمیشہ کے بہت غم و اندوہ ہوا۔  
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر بخشنے اور اس مرحومہ کو راضیات جنت میں داخل  
 فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام  
 خا کسار  
 ۲۷ مئی ۹۲ء

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 مجی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ڈیڑھ میل تک شہر میں اپنے گاؤں سے آنا بجز حرج کے متصور نہیں۔  
 چونکہ گاؤں میں مسجد ہے۔ اگر شہر کے نزدیک بھی ہے تب بھی ایک محلہ کا حکم رکھتا ہے۔ کسی حدیث صحیح  
 میں اس ممانعت کا نام و نشان نہیں۔ بلاشبہ جمعہ جائز ہے۔ خدا تعالیٰ کے دین میں حرج نہیں۔ کتاب  
 دافع الوسوس چھپ رہی ہے۔ والسلام

خا کسار

۱۳ اگست ۹۲ء

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
محیٰ اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ آپ کی علالت کی خبر سن کر تفکر ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ نہایت آرزو ہے کہ آپ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں تشریف لائیں۔ اگر آٹھ نوروز تک صحت کامل ہو جاوے تو آپ آسکتے ہیں۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ مرض کی حالت میں قصر نماز نہیں چاہئے۔ اگر طاقت کھڑا ہونے کی نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

والسلام ☆

۱۹ دسمبر ۱۸۹۲ء

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ  
محیٰ عزیز یٰ اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو تا جو آپ نے بھیجا نہایت عمدہ تھا۔ صرف اس قدر فرق تھا کہ وہ کچھ مردانہ قطع تھی۔ دوسرے جیسا کہ زنانہ جوتیاں ہو کر تھی ہیں نازک..... کا حصہ انجان کم ہے اور بقدر ایک جو اس پہلی جوتی کے چھوٹی ہے باقی..... تھا۔

والسلام

۱۹ اکتوبر ۱۸۹۴ء

خاکسار

غلام احمد از قادیان

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عموماً لودہا نہ کا بنا ہوا نرم نری کا سرخ رنگ کا جوتا پہنا کرتے تھے اور منشی حبیب الرحمن مرحوم کی یہ عادت تھی کہ وہ عموماً لودہا نہ سے جوتا بنا کر پیش کیا کرتے تھے۔ ان کے گاؤں میں دیمک کی کثرت تھی۔ اکثر کاغذات اور کتب ان کے تباہ ہو گئے۔ یہ خط بھی ایک دو جگہ سے صاف نہیں پڑھا جاتا۔ البتہ یہ سمجھ میں آتا تھا کہ اس مرتبہ جو جوتا آپ نے پیش کیا اس میں بعض نقائص رہ گئے۔ تاہم حضور نے اَوْلَا اس کی خوبی اور عمدگی کو بیان کیا تا کہ جس اخلاص اور محبت سے تیار کرا کر انہوں نے بھیجا تھا اس کو ٹھیس نہ لگے اور اس میں جو واقعی نقص رہ گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ اصل غرض پوری نہ ہو سکتی تھی اس کا بھی ذکر فرما دیا۔

(عرفانی کبیر)



# عكس مكتوب

بنام

حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## عکس مکتوب نمبر ۶

الحمد لله  
 عند ربيع  
 بحسب ما  
 بحسب ما  
 بحسب ما  
 بحسب ما

رسول علم درہم اللہ دگام جو تاجا ہے  
 بھارتا بہت علم تمام عرف القدر فرقی آتا  
 کردہ کچھ روانہ قطع ہی دوسرے جوتی بھا  
 کہ صاحب کربانہ جوتیاں ملا کر ہی ہوں ناوک  
 کاہے آجہاں کہ اور نقد ایک جو اس میں جوتی  
 چھوٹی پر ماتی سے اہم ہی نہ ہر عشا  
 والہم تاکہ تمام مدار ماہیان

حاجی پورہ کھید و تھانہ پلووارہ سیاہ کور تھم

مکرتت بحسب طرز احوام نہیے حبیب الرحمن صاحب

## حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ میری تحقیقات میں کپور تھلہ کی جماعت کے آدم ہیں۔ عین عنفوانِ شباب میں انہوں نے براہین احمدیہ کو پڑھا اور اس نور سے حصہ لیا۔ ان کا تاریخی نام انظار حسین تھا۔ وہ ضلع مظفرنگر (یو۔ پی) کے اصل باشندے تھے اور ایک شریف معزز اور عالم خاندان کے فرد تھے۔ خاندان میں شرافت کے علاوہ دینداری کا ہمیشہ چرچا رہا اس لئے کہ یہ خاندان عرصہ دراز سے خاندان مغلیہ کے عہد میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس عہد کی تاریخوں میں اس خاندان کے تذکرے آتے ہیں۔ یہ قانون گو کہلاتے تھے۔ قرآن کریم کے حفظ کرنے کا بھی شوق اس خاندان میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت منشی صاحب کے والد صاحب۔ دادا صاحب۔ پردادا صاحب سب حافظ قرآن تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت منشی صاحب کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کے ایک چشمہ جاریہ پر لا کر کھڑا کر دیا اور وہ سیراب ہو گئے اور دوسروں کو سیراب کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق میں سے تھے اور اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ان کے ایمان کا جزو اعظم تھا۔ اس جگہ مجھے ان کی زندگی کے واقعات کی تفصیل مطلوب نہیں سرسری تعارف زیر نظر ہے۔ بزرگانِ ملت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے اصحاب کبار آپ کے ساتھ محبت رکھتے تھے جو دراصل خود ان کی اس محبت کا عکس تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

”جی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا، دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور

رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مَرگب ہے۔ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جَزَاهُمْ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ“۔ ۱

۱۹۲۰ بکر می کے قریب قصبہ باغیت میں پیدا ہوئے اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو کپورتھلہ میں فوت ہوئے اور وہاں سے ان کا جنازہ قادیان لایا گیا اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے (رضی اللہ عنہ)۔

(خاکسار عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت منشی ظفر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۱ مئی ۱۸۸۹ء	۶۰
۲	بلا تاریخ	۶۲
۳	۱۴ نومبر ۱۸۹۶ء	۶۳
۴	۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء	۶۴
۵	بلا تاریخ	۶۵

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد باخویم مکرم نشی ظفر احمد صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آپ کا پہنچا حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی۔

قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہداتِ شاقہ بجالا کر اپنے مولا کو خوش کرنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں ارشاد و ترغیب ہے اور جو مورد کشود کار ہے۔ وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے۔

اور اگر کوئی عملی ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جائے اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور نعم اور تلذذ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص شربتِ شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری نہیں مانگ سکتا، سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادات، عبادات نہیں رہتیں بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ سو حالتِ قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔ ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمالِ صالحہ کا بجالانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے مگر ادنیٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور خوب جانتا ہے کہ اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہ کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گزارہ ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاحِ آخرت بجز اعمالِ صالحہ کے نہیں اور اعمالِ صالحہ وہ ہوں جو خلافِ نفس ہوں اور مشقت سے ادا کئے جاویں۔ اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ دل سے جس کام کے لئے مصمم عزم کیا جاوے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے۔ سو مصمم عزم اور عہد و اہل سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (الخ) بہت خشوع اور خضوع سے زور لگانا چاہئے اور بار بار پڑھنا چاہئے۔ انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شَرُّ الْبَرِيَّةِ ہے۔ وقت گزر جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے۔ دعا کرتے رہو اور تھکومت۔ لَا تَأْتِيَنَّ سَوَاسِنُ رُّوحِ اللَّهِ ۱۔

یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہے۔ صابر اور منتظر رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آ جاوے کہ استجعال سَم قاتل ہے۔ اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ غور سے ترجمہ قرآن شریف کا دیکھا کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے یہ بہتر ہے۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعت دین حاصل ہوتی ہے۔

میری دانست میں فقر کے یہ معنی ہیں کہ اعمال کی ضرورت ہے نہ نسب کی۔ بلکہ یہ پوچھا جائے گا کہ کیا کام کیا؟ یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کس کا بیٹا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرتِ درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد اور آسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔

والسلام ☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۱۱ مئی ۸۹ء

نوٹ:- اس مکتوب میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک روایا کا ذکر بھی حضرت نے فرمایا ہے جس میں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور حضرت نے اس کی تعبیر عام بھی فرمادی ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ حقیقی تعبیر ہے۔ لیکن میں اپنے ذوق پر اس کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں حضرت منشی صاحب کو قبل از وقت بشارت دی تھی کہ وہ اس عصر سعادت کے فاروق فضل عمر کو دیکھ لیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ایک یہ بھی ہے کہ:-

فِيكَ مَادَّةٌ فَارُوقِيَّةٌ ۱

اس میں کیا شبہ ہے کہ حضرت بجائے خود بھی فاروق ہی تھے لیکن اس وحی میں یہ ہے کہ تجھ میں فاروقی مادہ ہے اور اس کا ظہور آپ کی صلبی اولاد میں سے ایک اولوالعزم مولود کے ذریعہ ہونے والا تھا، جو زبان وحی میں فضلِ عمر کہلایا۔

بہر حال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ وہ اس عہد کے فاروق کو دیکھیں گے اور یہ خواب اسی سال کا ہے جب کہ وہ مولودِ مبشر، موعودِ عالم وجود میں آچکا تھا۔ یعنی ۱۸۸۹ء۔

پس میرے ذوق میں اس خواب کی تعبیر واقعات کے رنگ میں بھی نمایاں ہے اور میں حضرت ظفر کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس عہد مبارک کو پالیا اور حضرت فضلِ عمر کو دیکھ لیا۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مکرمی اخویم منشی ظفر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے۔ اسی طرح پر پڑھنے سے نماز میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان نماز میں تعدیل و اطمینان اور آہستگی سے

رعایت رکھی جاوے اگر نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کروا **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ**۔  
**إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ**۔ تو یہ طریق نہایت اقرب دل پر نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے  
 اور یہ عاجزان دنوں قادیان میں ہی ہے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام ☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

محیٰ انویم منشی ظفر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکا نوزاد مبارک ہو۔ اس کا نام محمد احمد رکھ دیں۔ خدا تعالیٰ با عمر کرے۔ آمین۔

والسلام ☆☆

۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء

خاکسار

غلام احمد عنہ

(پتہ) بمقام کپورتھلہ خاص دارالریاست۔ بخدمت محیٰ انویم منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس



## مکتوب نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحِبِّ!

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم

آپ کی روایا انشاء اللہ القدریر و یا صالحہ ہے اور جیسا کہ زمانہ کی موجودہ حالت کی حقیقت ہے گویا اس کو ظاہر کرائی ہے۔ اور نیز آپ کے خاتمہ بالخیر پر دلالت کرتی ہے۔ حافظ احمد اللہ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ استغفار میں مشغول رہیں اگر انہیں طاقت ہو اور ملاقات کریں تو انشاء اللہ القدریر ملاقات کی دعا زیادہ اثر رکھتی ہے۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ والسلام ☆

خاکسار

۳۰ جنوری ۱۹۰ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اخوی مکرمی معظمی ششی ظفر احمد صاحب سَلَمَةُ رَبُّهُ الْاَحَد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا جو خواب آپ نے تحریر کی ہے وہ بہت عمدہ اور مبارک ہے جس سے آپ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روحانی ترقی اور برکت کی طرف آپ قدم بڑھا رہے ہیں۔ خداوند کریم مبارک کرے۔ مجھ کو علالت طبع کے سبب خود خط تحریر کرنے سے معذوری ہے۔ والسلام ☆☆

خاکسار

غلام احمد از قادیان

حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

حضرت خان صاحب

عبدالمجید خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

حضرت خان صاحب عبدالمجید خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

خان صاحب عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر ہیں۔ حضرت منشی محمد خان صاحب کپورتھلہ کی جماعت کے ان عشاق میں سے تھے جو اپنی عقیدت و اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت و ایثار میں بہت بلند درجہ رکھتے ہیں۔ منشی محمد خان صاحب کا ذکر میں پہلے اس گشتی مکتوب میں کر آیا ہوں جو بشیر اول کی وفات پر حضرت نے لکھا تھا۔ اور تفصیلی تذکرہ کتاب تعارف میں انشاء اللہ مزید آئے گا۔ منشی محمد خان صاحب افسر بگھی خانہ کپورتھلہ تھے جب ان کی وفات ہوئی۔ اس جگہ کے لئے کپورتھلہ کے کئی شخص امیدوار تھے اور حالت یہ تھی کہ حضرت منشی محمد خان صاحب کی علالت کی طوالت کے باعث حساب کتاب بھی نامکمل تھا اور مختلف قسم کے خطرات درپیش تھے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا چنانچہ منشی عبدالمجید خان صاحب افسر بگھی خانہ مقرر ہوئے اور بالآخر ترقی کرتے کرتے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدہ سے پنشن پائی۔ خان صاحب عبدالمجید خان صاحب اپنے اخلاص و ارادت میں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر ہیں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی یقین کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدُ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط سے پہلے میں ایک مکتوب مکرّمی مفتی فضل الرحمن صاحب مرحوم کا درج کرتا ہوں اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان کا ایک شاہد ہے۔ (عرفانی کبیر)

# فہرست مکتوبات بنام حضرت منشی محمد خان صاحب <sup>رحمہ</sup>

و

## حضرت خان صاحب عبدالمجید خاں صاحب <sup>رحمہ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۴ / مئی ۹۱ء	۷۰
۲	۲۶ / اگست	۷۱
۳	۲۷ / جنوری ۱۸۹۴ء	۷۱
۴	۹ / جولائی ۱۹۰۶ء ❁	۷۲
۵	۱۰ / جولائی ۱۹۰۶ء ❁	۷۳
۶	۱۵ / اگست ۱۹۰۶ء ❁	۷۳
۷	۲۶ / اگست ۱۹۰۶ء ❁	۷۴
۸	۲ / جنوری ۱۹۰۷ء	۷۵
۹	بلا تاریخ	۷۶
۱۰	بلا تاریخ ❁	۷۷
۱۱	۴ / جون ۱۹۰۷ء	۷۸
۱۲	۱۲ / جون ۱۹۰۷ء	۷۸
۱۳	۱۰ / فروری ۱۹۰۸ء	۷۹
۱۴	بلا تاریخ ❁	۸۱
۱۵	بلا تاریخ ❁	۸۲

مفتی صاحب کا خط حضرت منشی اروڑے خاں صاحبؒ کے نام

مکرمی منشی صاحب

السلام علیکم

خاکسار کل ۲ بجے یہاں پہنچا۔ حضور علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ فرمایا مجھے ۲ جنوری کو ایسی حالت طاری ہوئی تھی جیسے کوئی نہایت عزیز مر جاتا ہے ساتھ ہی الہام ہوا۔  
”اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا“ ☆

اطلاعاً عرض ہے۔ دعا کے واسطے کہا گیا۔ حضور کو بہت سخت رنج ہوا ہے۔ میرے بعد میرے والد صاحب کی دوتاریں آئی تھیں۔ اس لئے آج بھی رہ جاتا ہوں۔ کل سے بارش شروع ہے۔  
۱۳ تاریخ انشاء اللہ گورداس پور پہنچ جاؤں گا اور خیریت ہے۔ عبدالمجید خاں وغیرہ سب کو السلام علیکم

خاکسار

فضل الرحمن

از قادیان

(نوٹ: اب اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات درج کئے

جاتے ہیں۔) عرفانی کبیر



## حضرت منشی محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### مکتوب نمبر ۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مشفقِ اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اگر مولوی حمید اللہ صاحب حسب شرائط ذیل بحث کرنا چاہیں تو قبول ہے۔  
(۱) مسیح ابن مریم کی حیات و وفات کی نسبت بحث ہو کہ قال اللہ وقال الرسول سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے یا فوت ہونا اور ہماری طرف سے یہ عہد ہے کہ اگر ان کا زندہ ہونا ثابت ہو تو مسیح موعود کا دعویٰ ہم چھوڑ دیں گے اور الہام کو ربانی الہام نہیں سمجھیں گے کیونکہ اگر وہ زندہ ہیں تو پھر مسیح موعود وہی ہیں نہ اور کوئی۔ سو اس بحث میں شرط ضروری یہی ہے کہ صرف مسیح کی وفات و حیات کی نسبت بحث ہو کیونکہ یہی بحث اصل ہے اور باقی سب فرع اور ہمیشہ فرع کا ثبوت یا عدم ثبوت اصل کے ثبوت یا عدم ثبوت کا تابع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ بحث تحریری ہو مجھے باعث کثرت کار فرصت نہیں۔ صرف دو پرچے کافی ہوں گے۔ پہلے مولوی حمید اللہ صاحب کو مسیح ابن مریم کی حیات کی نسبت لکھنا چاہیے جس قدر چاہیں لکھیں اور دوسرے پرچے میں میری طرف سے دلائل وفات ہوں گے اور اسی پر بحث ختم ہو جائے گی۔ ناحق کا طول اور تضييع اوقات نہیں ہوگا۔ سو اگر بلا کم و بیش منظور ہے تو بلا توقف تشریف لے آویں۔

والسلام

بخدمت جمیع احباب السلام علیکم۔ اس خط کی بحفاظت نقل رکھ کر تجسہ اس کو مولوی صاحب کی

خاکسار ☆

خدمت میں بھیج دیوں۔

غلام احمد

۱۴ مئی ۱۹۱۱ء

ازلودیانہ

## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

عزیزی مخلصی اخویم محمد خان صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ پہنچا۔ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جلّ شانہ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن کے لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ ملتا جو کچھ وہ پسند کرے وہی بہتر ہے۔ بانشریح دل صبر کرنا چاہیے۔ تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ہمیشہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے۔ مطمئن رہیں۔

والسلام ☆

۲۶ اگست



## مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

مجی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زبانی اخویم منشی محمد روڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محبت نے اخویم مولوی حکیم نور الدین کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر حاشا وکلا ایسا نہیں ہے۔ آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپ کو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے آپ سے اور

منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپور تھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ منہ سے نکلے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ ان دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں۔ آپ نے دلی محبت سے ساتھ کیا اور ہر ایک موقع پر صدق دکھلایا پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں۔ چاہئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم۔

☆ خاکسار

۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء

میرزا غلام احمد رضی اللہ عنہ



## حضرت خان عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محی اخویم عبدالمجید خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میں انشاء اللہ تقدیر دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح بار بار یاد دلاتے رہیں تا دعا کا سلسلہ جاری رہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

۹ جولائی ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد رضی اللہ عنہ



## مکتوب نمبر ۵

نَحْمَدُهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محی عزیز میاں اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مجھ کو ملا۔ باعثِ علاقتِ طبع میں جلد تر جواب نہیں لکھ سکا۔ آپ کے ..... سے بہت رنج اور افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور نعم البدل عطا فرماوے۔ دنیا کی بنا انہیں غموم پر ہے اور ہر ایک مصیبت کا ثواب ہے اور خدا تعالیٰ کریم و رحیم ہے۔ آپ کے بھائی خیریت و عافیت سے پہنچ گئے ہیں۔ بخذمت مولوی عبدالرحیم صاحب السلام علیکم۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد غفنی عنہ



## مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محی عزیز میاں عبدالحمید خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ میری طبیعت کئی دنوں سے بہت علیل ہو رہی ہے۔ اپنے ہاتھ سے خط لکھنے کی طاقت نہیں۔ لیکن بوجہ آپ کے تردد کے یہ خط میں نے آپ کہہ کر لکھوایا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ میری علاقت کی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔

مرزا غلام احمد غفنی عنہ

مرسلہ ۱۵ اگست ۱۹۰۶ء



## مکتوب نمبر ۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبی انخویم میاں عبدالجید خاں صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چاول اور آم مرسلہ آپ کے پہنچ گئے۔ جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا۔ ایک گھوڑی نہایت عمدہ نسل کی دہنی گھپ کے علاقے کی ہے۔ عمدہ قد کی ہے اور خوب چالاک اور ساری خوبیاں اس کے اندر ہیں اور عمر کی جوان پچھری یعنی نو جوان۔ صرف یہ بات ہے کہ ذرا ڈرتی ہے اور ہمارے بچے کمزور ہیں۔ میں خود اندیشہ کرتا ہوں کہ اس چالاک گھوڑی پر سواری ان کے مناسب نہیں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی پاس شدہ ہے اور اس پر ای۔ آئی کمپنی کا داغ دیا ہوا ہے۔ صرف بہ باعث خوف و ڈر اس کے میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کے عوض کوئی اور گھوڑی اصیل جو ڈرتی نہ ہو اور ناخن نہ لیتی ہو اور بد لگام نہ ہو اور چک گیر نہ ہو، چال بہت صاف بغیر ٹھوکر کے ہو، خرید لی جائے اور میرے خیال میں آپ اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں اور آپ کا اختیار ہے کہ اس جگہ اور گھوڑی بدلا کر بھیج دیں یا اس کو بیچ کر اور گھوڑی عمدہ خرید کر بھیج دیں اور ضرورت توجہ کر کے اس کام کو انجام دیں نہایت تاکید ہے۔ اور آپ ایک ہوشیار آدمی بھیج کر گھوڑی منگوالیں اور ہم اس جگہ سے اس کے ہمراہ اپنا ایک آدمی کر دیں گے۔

والسلام

مرزا غلام احمد از قادیان

۲۶ اگست ۱۹۰۶ء

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ درجے کے شاہ سوار تھے۔ جو ہدایات آپ نے گھوڑی کی خرید کے متعلق دی ہیں ان سے اس علم کا بھی پتہ لگتا ہے جو گھوڑوں کی خوبی کے متعلق آپ کو تھا۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے بچپن ہی سے صاحبزادوں کی تربیت ایک ایسے رنگ میں فرمائی جو ان کی آئندہ زندگی کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے، خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ بنصرہ کی تربیت میں آپ کو خاص شغف تھا۔ یہ گھوڑی حضرت امیر المومنین ہی کی سواری کے لئے لی گئی تھی اور حضرت امیر المومنین ایک عمدہ شاہ سوار ہیں۔

## مکتوب نمبر ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر ایک خط پہنچنے پر دعا کی گئی ہے۔ انشاء اللہ بعد میں کئی دن دعائیں کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مرزا غلام احمد

۲ جنوری ۱۹۰۷ء

(نوٹ) اس خط سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خاص عادت کا پتہ ملتا ہے اور میں اس کو ذاتی علم اور بصیرت سے بھی جانتا ہوں۔ حضرت اقدس کا معمول تھا کہ جب ڈاک آتی تو ایک اجمالی دعا سب کے لئے کرتے اور پھر ہر خط کو پڑھتے وقت اور کھولتے وقت صاحب خط کے مقاصد کے لئے دعا فرماتے اور اس کے بعد یہ بھی انتظام تھا کہ دعا کے لئے ایسے تمام ارباب کی ایک فہرست تیار ہو کر حضور کی خدمت میں بھیجی جاتی تھی۔ خاں صاحب عبدالجمید خان صاحب کے نام اس خط میں آپ نے ہر بلا سے محفوظ رکھے جانے کی دعا کی..... اور دوران ملازمت میں دشمنوں کی ہر مخالفت اور منصوبے سے جو ان کو نقصان پہنچانے کا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی مکرمی خان صاحب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج آپ کا خط مجھے ملا جس میں آپ تاکید فرماتے ہیں کہ حضرت کے نام جو آپ کا خط ہو اس کا جواب آپ سوائے حضرت کے اور کسی کے ہاتھ سے نہیں چاہتے۔ ساتھ حضرت نے آج مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ عبدالمجید صاحب کے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ حضرت کے نام آپ کے خطوط کا جواب فوراً دیا جاتا ہے اور عموماً میں خود لکھتا ہوں بلکہ حضرت کی تحریر بھی آپ کو روانہ کرتا ہوں۔ پھر بھی آپ نے حضور کو ایسے الفاظ لکھے ہیں جن سے حضور کو یہ خیال ہوا ہے کہ گویا آپ کو خطوط کا جواب ہی نہیں دیا جاتا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ بوضاحت لکھتے کہ میرے خطوط کا جواب حضور کی طرف سے بہ دستخط محمد صادق پہنچتا ہے مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اور اب بھی آپ حضرت کو اطلاع کر دیں اور کھول کر۔ اب رہی یہ بات کہ ہم آپ کے خطوط کا جواب لکھا کریں یا نہ لکھا کریں۔ سو اس کے متعلق یہ گزارش ہے کہ مجھے آپ کا حکم مانتے بھی کبھی تاثر نہ ہوتا مگر میں حضور علیہ السلام کے حکم سے مجبور ہوں۔ مجھے جب حکم ہوتا ہے کہ میں ایک خط کا جواب لکھوں تو وہ مجھے ضرور لکھنا پڑتا ہے، خواہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند۔ اس کا خیال نہیں۔ اطاعتِ حکم سے مطلب ہے۔ آج حضور نے مجھے حکم دیا کہ اس کا جواب لکھو۔ میرے عرض کرنے پر پھر فرمایا کہ اچھا میں بھی لکھوں گا مگر آپ بھی لکھو۔ فرمائیے اب میں کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال ہو۔

والسلام خادم

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

اس واقعہ سے محبت اور اطاعت کے گراں قدر جذبے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور! عاجز کئی ایک عریضہ جات خدمت بابرکت میں گزارش کر چکا ہے۔ مگر اس وقت تک کوئی جواب غلام کو نہیں ملا۔ اس صورت میں طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اس لئے بار بار تکلیف دی جاتی ہے۔ یہاں پلگ بڑی سخت ہے۔ حضور ہمارے لئے دعا فرماویں، بارگاہ الہی میں محض حضور کے تعلق کو جتا جتا کر دعا کی جاتی ہے ورنہ ہماری روحانی حالت بہت گندی ہے۔ حضور کے جواب کا منتظر۔

عبدالحمید خاں

از کپورتھلہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۷ء

حضور کا غلام



برادر ام السلام علیکم

بشارت نامہ ارسال خدمت ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

خادم محمد صادق

(نوٹ) اس کے بعد کے خطوط میں خاں صاحب کے اصل خط بھی درج کر دیئے

ہیں جن کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

## مکتوب نمبر ۱۰

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب لکھ دیں کہ خطوط آپ کے پہنچتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو مع تمام

والسلام

عزیزوں کے طاعون سے محفوظ رکھے۔



## مکتوب نمبر ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہر ایک خط کے پہنچنے پر دعا کی گئی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بعد میں کئی دعائیں کی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی اللہ

۳/جون ۱۹۰۷ء



## مکتوب نمبر ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ حساب سرکاری میں اللہ تعالیٰ سہولت عطا فرمائے۔ والسلام۔ انشاء اللہ تقدیر دعا کروں گا۔ آپ کا قریباً ہر روز خط پہنچتا ہے اور دعا بھی کی ہے۔

والسلام

۱۲/جون ۱۹۰۷ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

(نوٹ) خط نمبر ۱۲ کا ابتدائی حصہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ کا قلمی ہے جو ان ایام میں حضور کے کاتب خطوط تھے یا آجکل کی اصطلاح میں پرائیویٹ سیکرٹری۔ ان کی عادت میں تھا کہ جن خطوط کے جواب کے لئے حضرت کا ارشاد بھی ہوتا تھا۔ خط لکھنے کے بعد حضرت کے حضور اس نیت اور مقصد سے پیش کر دیتے کہ حضرت بھی خود کوئی جملہ یا کم از کم اپنا دستخط ہی کر دیں جس کے خدام طلب گار رہتے تھے۔ ان ایام میں حضرت نشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ

کے ایام علالت کا حساب ہو رہا تھا اور حضرت منشی اروڑے خاں صاحب اور حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہما یہ کام کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق حساب میں سہولت اور اولاد کے لئے نرم سلوک کے انوار ظاہر کر دیئے۔ مرحوم منشی صاحب ہی کا کچھ روپیہ ایصال طلب ثابت ہوا اور حکومت کپورتھلہ نے اسے ادا کر دیا۔ حضرت مرحوم اپنی دیانت، امانت اور تقویٰ و طہارتِ نفس میں ایک بے نظیر آدمی تھے۔ باوجود اتنے بڑے عہدہ پر مامور ہونے کے اپنی زندگی درویشانہ گزارتے تھے۔ جو ملتا تھا اس میں سے صرف قوتِ لایموت رکھ کر سلسلہ کی نذر کر دیتے تھے۔ اللہ! اللہ! کیا لوگ تھے۔ رضی اللہ عنہم ورضواعنہ۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۱۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میری یہ حالت ہے کہ میں قریباً بیس روز سے بیمار ہوں، کھانسی کی بہت شدت ہے، دوسرے عوارض بھی ہیں۔ اس وقت میں ایسا کمزور ہو گیا ہوں کہ دعا میں پورا مجاہدہ اور کوشش نہیں کر سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو شخص مذکور کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ میں اس قدر کمزور ہو گیا ہوں کہ اس قدر تحریر بھی مشکل سے کی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ اگر میری صحت میں خدا نخواستہ کچھ زیادہ خلل نہ ہو تو حتی المقدور دعا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرزا غلام احمد

۱۰ فروری ۱۹۰۸ء

(نوٹ) اس مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطوط کے جواب میں کس قدر محتاط اور مستعد تھے۔ اور آپ انسان کی فطرت کو سمجھتے تھے کہ خطوط

کے جواب کے لئے وہ کسی قدر مضطرب رہتا ہے۔ دوسرے آپ نے دعا کے متعلق بھی قبول ہونے والی دعا کا راز بتایا کہ وہ ایک خاص مجاہدہ اور کوشش کو چاہتی ہے۔ سوم۔ آپ کی طبیعت پر صداقت کس قدر غالب ہے۔ نمائش اور ریا سے آپ پاک ہیں۔ چونکہ بوجہ علالت شدید دعا کے لئے وہ حالات میسر نہیں، صاف اعتراف فرمایا کہ اس وقت دعا نہیں کر سکتا۔ اس مکتوب کے ہر لفظ سے آپ کا توکل علی اللہ نمایاں ہے۔ (عرفانی کبیر)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
جناب عالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کی علالت طبع کا سن کر دل کو صدمہ ہوا۔ خدا تعالیٰ جلد صحت کئی عطا فرماوے۔ حضور جان ہیں اور گل جہاں جسم ہے۔ حضور کی بیماری کی خبر سخت بے چینی کا موجب ہوتی ہے۔ حضور بواپسی ڈاک اپنی صحت سے اطلاع بخشیں۔ اس معاملہ میں جس کے لئے حضور نے توجہ فرمائی تھی۔ وہ اب درست ہوتا معلوم ہوتا ہے یعنی صاحب بہادر نے جو استعفیٰ دیا تھا وہ اب واپس لینے کے قریب ہیں۔ حضور کی خدمت میں بطور یاد دہانی بعد عجز التماس ہے کہ حضور دعا فرماویں کہ سری حضور اندر دام اقبالہ یعنی مہاراجہ صاحب بہادر کے دل میں نرمی پیدا ہو اور وہ صاحب بہادر کی دلجوئی کر دیں۔ اتنے میں صاحب خوش ہو جائیں گے اور کام بدستور بنارہے گا۔

صاحب بہادر کی میم، حضور کی خدمت میں بعد عجز دعا کے لئے التماس کرتی ہیں۔ خود حاضر ہونے کو تیار ہیں۔ مگر حالات موجودہ اجازت نہیں دیتے۔ بعد میں وہ اس معاملہ میں کوشش کریں گے۔

حضور کے جواب کا منتظر

۱۴ فروری ۱۹۰۸ء

عاجز غلام

بندہ عبدالمجید نائب مہتمم

از کپورتھلہ

## مکتوب نمبر ۱۴

جواب ضرور لکھ دیں۔ ہم دعائیں مشغول ہیں۔ تسلی رکھیں۔

والسلام

مرزا غلام احمد

برادر مکرّم خان صاحب

السلام علیکم

حضور جب آپ کے واسطے دعائیں مشغول ہیں تو تمام مشکلات خود ہی حل ہو جائیں گے۔ آپ کے مضطر بانہ خط پڑھ کر عاجز نے بھی دعا کی ہے۔ مگر حضور اقدس کی دعا کے بعد کسی کی دعا کی ضرورت نہیں۔ مگر حصولِ ثواب کے واسطے اور آپ کی تکلیف کو محسوس کر کے محبت دلی سے بے اختیار دعا ہوتی ہے۔ اپنے حال سے روزانہ اطلاع کیا کریں۔ تازہ الہام ظَفَرُكُمْ اللَّهُ ظَفَرًا مُبِينًا۔

خادم

محمد صادق عفی اللہ عنہ



نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب عالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز اپنے چھوٹے بھائی عزیز بشیر احمد کو سہارنپور کے کالج متعلقہ باغات کی اور سیئر کلاس میں داخل کرنا چاہتا ہے مگر بجز حضور کی اجازت حاصل کئے اور اس کے داخلہ کے قبل دعا کرائے بغیر میں ہرگز اس کو وہاں پر بھیج نہیں سکتا۔ اجازت حاصل کرنے کے واسطے ایک عریضہ بذریعہ ڈاک گزارش

کر چکا ہوں جس کا جواب عاجز کو موصول نہیں ہوا اور اگر حضور اجازت دے دیں تو وقت داخلہ تھوڑا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ بذریعہ عریضہ دستی اجازت کی درخواست کی جائے اور دعا کے لئے خواستگار ہوں۔ چنانچہ حامل عریضہ ہذا کو حضور کی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ کالج مذکور میں سہ سالہ پڑھائی ہے اور گورنمنٹ ملازمت دینے کی ذمہ دار ہے اور جو تعلیم پوری کر کے ملازمت کریں ان کو گورنمنٹ ابتدائی تنخواہ ۱۵۰ روپیہ کے قریب دے گی۔ کالج نیا ہے۔ شروع میں وظیفہ بھی پڑھائی کے لئے سرکار سے قریباً کل لڑکوں کو ملتا ہے۔ اگر حضور پسند فرمائیں تو اجازت دے دیں اور دعا فرما کر فخر بخشیں تاکہ عزیز بشیر احمد کے داخل کرانے کا جلد انتظام کرایا جاوے ورنہ جیسا حکم ہو کیا جاوے۔ حضور کے جواب باصواب کا منتظر۔

عاجز غلام

بندہ عبدالمجید نائب مہتمم

۱۶ مارچ ۱۹۰۸ء

از کپورتھلہ

(حضور میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھوں۔ اگر حضور کسی چیز کے لئے حکم کریں جو کہ بیس ماہ حال کو یعنی جب قادیان حاضر ہوں ہمراہ لیتا آؤں۔ عاجز غلام۔ بندہ عبدالمجید)

## مکتوب نمبر ۱۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ڈاک میں بھی خط پہنچا تھا۔ مجھے چونکہ دورہ کے طور پر بیماری لاحق ہو جاتی ہے اس وقت جواب لکھنے سے معذور ہو جاتا ہوں۔ آج جواب لکھنا چاہتا تھا کہ آج بھی بیمار رہا۔ میرے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں تو کلاً علی اللہ داخل کر دیا جاوے۔ میں انشاء اللہ دعا کروں گا کہ خدا تعالیٰ کامیاب کرے اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ باقی خیریت ہے۔ محمود احمد اس جگہ نہیں ہے خط اس جگہ رکھ لیا ہے وہ امر تسر گیا ہوا ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ



# عكس مکتوبات

بنام

حضرت خان عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# عکس مکتوب نمبر ۴

بیم الامیر محمد الرحم

عفت

بسم  
محمدی الرحم عند محمد صالح

اسکے ہونے تک ایک طرف سے اور دوسری طرف سے  
دعا کی تاکہ وہ صحت یابی کی دعا سے تندرست رہے  
طے پڑے اور دعا سے تندرست رہے  
حاصل رہے اور دعا سے تندرست رہے

بسم  
محمدی الرحم  
عند محمد صالح

## عکس مکتوب نمبر ۵

بچہ اور لڑکی کے اہل خانہ

محترم بچہ اور لڑکی کے اہل خانہ (موجودہ)

میرے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ مل کر

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

پتہ اور رہائش گاہ کے لئے کر رہے ہیں

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

جو آپ کے لئے ایک شہر اور لڑکی کے لئے

## عکس مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -  
 جی ایئریم میاں محمد المجد خان صاحب سلمہ  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
 آپ کا خط ملا۔ میری طبیعت کئی دنوں سے بہت علیل آدمی ہے۔ اس لئے پانچ سے  
 خط لکھنے کی طاقت نہیں۔ لیکن بوجہ آپ کے ترہ و گئے پر خط میں نے آپ کو کہہ دیا  
 ہے۔ باقی سب تحریر ہے۔ میری عنایت کی وجہ سے جواب  
 لکھنے میں تاخیر کاٹھی۔

محمد المجد خان

مرتبہ

۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء



فی جانب من سواد الارض است و ذوا کفرا کما است  
 اور ریسہ کی آبی کیے کا پانی دیا گیا اور  
 حرفت کا حق اور رزم کی کما تہ ازلہ کی  
 کہ رزم کی اصل جو درجہ تک  
 اور ماخذ نہ تھے جو اور نظام نہ چھوڑ سکے

اور وہ بہت صاف بنے ہوئے اور  
 اور وہ عظیم ہیں اور ان کی  
 ان کی رفتاری اور ان کی  
 کہ ہم بار بار اور ان کی  
 کہ اور ان کی اور ان کی  
 وہ ان کی اور ان کی  
 یہ ان کی اور ان کی

اور ان کی اور ان کی

اور ان کی اور ان کی

## عکس مکتوب نمبر ۱۰

درج ذیل  
 حرب و جنگ کے حوالہ دیا ہے کہ اس میں  
 درج ذیل کے حوالہ دیا ہے کہ اس میں  
 حضرت علیؑ

عکس مکتوب نمبر ۱۲

حرف اول کتبہ کتبہ کتبہ کتبہ  
 مستند سب سے بہتر ہے

سید محمد



حضرت صاحبزادہ پیر

سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت صاحبزادہ پیرسراج الحق جمالی نعمانی سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب سَابِقُونَ الْأَوَّلُونَ میں سے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ انہوں نے سلسلہ کے لئے بہت بڑی قربانی کی تھی۔ وہ ایک سجادہ نشین خاندان کے رکن تھے اور اپنے مریدوں کا بھی ایک وسیع حلقہ رکھتے تھے لیکن جب ان پر سلسلہ کی صداقت کھل گئی تو انہوں نے اس عظمت و راحت پر لات ماردی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازہ پر ڈھونی رمالی۔ میں انشاء اللہ العزیز صاحبزادہ صاحب کی زندگی پر بہت جلد ایک مضمون لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ ایک شخص جس کی عمر کا بہت بڑا حصہ ناز و نعمت میں گزرا ہو اور جو اپنے خاندان اور اپنے مریدوں میں اکرام و احترام کا مرکز ہو، سلسلہ احمدیہ میں آنے کے بعد اس کی زندگی میں حیرت انگیز تغیر ہوا۔ وہ فی الحقیقت ایک درویش کی زندگی بسر کرتا تھا۔ آخری وقت تک اس نے کوشش کی کہ وہ اپنی محنت سے روٹی کمائے۔ کتابت کے ذریعہ کچھ عرصے تک وہ اپنی قُوت لایمُوت پیدا کرتے رہے لیکن جب قوی نے جواب دے دیا اور اس کام کو نہ نبھاسکے تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خصوصیت سے ان کی ضروریات کا لحاظ رکھتے تھے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کی زندگی کا آخری دور نہایت عسرت اور امتحان کا دور تھا مگر وہ اس دور میں پورے ثابت قدم رہے اور اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ان کی زندگی کا آخری کارنامہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی لکھ رہے تھے جو انہیں یاد تھے۔ میں ان کی زندگی میں چاہتا تھا کہ اس مسودہ کو دیکھوں۔ انہوں نے

خواہش بھی کی لیکن مجھے اپنے بکھیڑوں سے فرصت نہ ملی۔ وہ اکثر بیمار رہتے تھے۔ مگر نہایت صبر و حوصلہ سے اس بیماری کو برداشت کرتے جب ذرا افاقہ ہو جاتا تو باہر نکل آتے۔ آخر عمر میں لوگوں سے مصافحہ کرنے سے گھبراتے تھے۔ اس لئے کہ لوگ جو محبت سے ہاتھ کو دباتے تو وہ اس شدت کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ مجھے بعض احباب کے متعلق یہ حسرت رہے گی کہ میں ان کی آخری ساعات میں ان کے پاس نہ تھا۔ غرض کاغذات میں کچھ مکتوبات مل گئے جن کو میں صاحبزادہ صاحب کی یاد تازہ رکھنے کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(عرفانی)

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساویؒ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۲۲ اگست ۱۸۸۳ء ❁	۸۹	۱۷	۴ نومبر ۸۷ء	۱۰۲
۲	۲ مئی ۱۸۸۴ء ❁	۸۹	۱۸	بلا تاریخ	۱۰۲
۳	۸ دسمبر ۱۸۸۴ء	۹۰	۱۹	۱۳ دسمبر ۱۸۸۷ء ❁	۱۰۳
۴	۷ مارچ ۱۸۸۵ء	۹۱	۲۰	۲۸ مئی ۱۸۸۸ء ❁	۱۰۴
۵	۹ جون ۸۵ء	۹۲	۲۱	۱۸ اگست ۱۸۸۸ء ❁	۱۰۴
۶	۲۱ جون ۱۸۸۵ء	۹۳	۲۲	۱۹ اگست ۱۸۸۸ء ❁	۱۰۵
۷	۲۷ جون ۱۸۸۵ء ❁	۹۴	۲۳	۴ نومبر ۱۸۸۸ء ❁	۱۰۶
۸	۹ مارچ ۱۸۸۶ء	۹۵	۲۴	۷ دسمبر ۱۸۸۹ء ❁	۱۰۶
۹	بلا تاریخ	۹۷	۲۵	۲۵ جنوری ۱۸۹۰ء	۱۰۷
۱۰	۲۶ اپریل ۱۸۸۶ء ❁	۹۷	۲۶	بلا تاریخ	۱۰۸
۱۱	۴ جون ۱۸۸۶ء	۹۸	۲۷	۲۲ فروری ۹۰ء ❁	۱۰۸
۱۲	۳ جولائی ۱۸۸۶ء ❁	۹۹	۲۸	۷ جون ۱۸۹۰ء ❁	۱۰۹
۱۳	۵ دسمبر ۸۶ء	۹۹	۲۹	۶ ستمبر ۱۸۹۰ء ❁	۱۰۹
۱۴	۴ اپریل ۱۸۸۷ء ❁	۱۰۰	۳۰	۲۲ اکتوبر ۱۸۹۰ء ❁	۱۱۰
۱۵	۳۰ جولائی ۱۸۸۷ء ❁	۱۰۱	۳۱	۲۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء	۱۱۰
۱۶	۲۲ اکتوبر ۸۷ء	۱۰۱	۳۲	۷ نومبر ۹۰ء	۱۱۱

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۳۳	بلا تارخ ❁	۱۱۲	۴۸	۱۶ اپریل ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۱
۳۴	۸ مئی ۹۱ء	۱۱۳	۴۹	۲۸ اگست ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۲
۳۵	۱۸ مئی ۱۸۹۱ء ❁	۱۱۴	۵۰	۶ ستمبر ۱۸۹۲ء	۱۲۲
۳۶	۷ جولائی ۹۰ء ❁	۱۱۴	۵۱	۱۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء	۱۲۳
۳۷	۱۸ اگست ۱۸۹۱ء ❁	۱۱۵	۵۲	۲۳ نومبر ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۴
۳۸	۱۹ ستمبر ۹۱ء	۱۱۵	۵۳	۸ دسمبر ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۵
۳۹	کیم اکتوبر ۹۱ء ❁	۱۱۶	۵۴	۱۱ جون ۹۲ء	۱۲۵
۴۰	بلا تارخ ❁	۱۱۷	۵۵	بلا تارخ	۱۲۶
۴۱	۱۳ نومبر ۱۸۹۱ء ❁	۱۱۷	۵۶	بلا تارخ ❁	۱۳۳
۴۲	۲۶ نومبر ۱۸۹۱ء	۱۱۸	۵۷	۲۴ ستمبر ❁	۱۳۳
۴۳	بلا تارخ ❁	۱۱۹	۵۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء ❁	۱۳۴
۴۴	۱۲ جنوری ۱۸۹۲ء ❁	۱۱۹	۵۹	۲۳ اپریل ۱۹۰۶ء ❁	۱۳۵
۴۵	۱۹ جنوری ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۰	۶۰	۸ مئی ۱۹۰۷ء ❁	۱۳۶
۴۶	کیم اپریل ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۰	۶۱	۱۳ اگست ۱۹۰۷ء ❁	۱۳۷
۴۷	۱۵ اپریل ۱۸۹۲ء ❁	۱۲۱			

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم مخدوم و مکرم حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب مہربانی ہوا۔ اب جس طور سے خدا تعالیٰ نے چاہا معاہدہ ہو چکا۔ آں مخدوم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مدد و نصرت فرماوے۔ آپ کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے اور سفر دہلی میں چند موانع کے باعث سے ہنوز توقف ہے۔ انشاء اللہ القدر جب اس طرف کا پختہ ارادہ ہوگا اطلاع دوں

گا اور بشرط زندگی و توفیق ایزدی حالات جدیدہ سے اطلاع دیتا رہوں گا۔ والسلام

خاکسار

۲۲ اگست ۱۸۸۳ء

غلام احمد عفی اللہ عنہ



## مکتوب نمبر ۲

مخدومی مکرمی اخویم مولوی سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون آں مخدوم کے پانچ روپیہ اس عاجز کو آج پہنچ گئے اس لئے بطور رسید اطلاع

والسلام

دیتا ہوں۔ باقی سب خیریت ہے۔

خاکسار

۲ مئی ۱۸۸۳ء

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۳

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ، تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں مخدوم کا عنایت نامہ جو محبت سے بھرا ہوا (تھا پہنچا۔ عرفانی) جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَ  
أَحْسَنَ إِلَيْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْعُقْبَىٰ - یہ عاجز حضرت عزّ اسمہؓ میں شکر گزار ہے کہ ایسے مخلص دوست  
اسی نے میرے لئے میسر کئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں اور اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب خیریت سے ہے۔

خاکسار

۸/ دسمبر ۱۸۸۴ء

غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب ۱۸۸۴ء  
میں حضرت کی خدمت میں پہنچ چکے تھے اور اخلاص و عقیدت کی منزلوں کو طے کر رہے تھے۔  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کا اثر غالب تھا اور وہ ہر امر کو  
فعل باری ہی کا نتیجہ یقین کرتے تھے۔ حضور کے مکتوبات کے پڑھنے سے یہ بھی نمایاں ہوتا ہے  
کہ حضور اپنے خدام اور غلاموں کو کس محبت اور ادب سے خطاب کرتے تھے۔ یہ آپ کے  
اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ ہے۔ خدام اور وابستگانِ دامن آپ کی روحانی اولاد تھی اور آپ  
اَكْرِمُوا اَوْلَادَكُمْ کے ماتحت ہر شخص سے بہ محبت و اکرام پیش آتے تھے۔  
(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۴

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد بخدمت انخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا، موجب خوشی ہوا۔ خداوند کریم آنمکرم کو خوش و خرم رکھے۔ یہ عاجز کچھ عرصہ بیمار رہا اور اب بھی اس قدر ضعف ہے کہ کوئی کام محنت کا نہیں ہو سکتا۔ اسی باعث سے ابھی کام حصہ پنجم شروع نہیں ہوا۔ بعد درستی و صحت طبیعت انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔ آپ نے جو سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کی اجازت چاہی ہے یہ کام صرف اجازت سے نہیں ہو سکتا بلکہ امر ضروری یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے مضمون سے مناسبت حاصل ہو۔ جب انسان کو ان باتوں پر ایمان اور ثبات حاصل ہو جائے جو سورۃ فاتحہ کا مضمون ہے تو برکات سورۃ فاتحہ سے مستفیض ہوگا۔ آپ کی فطرت بہت عمدہ ہے اور میں بھی امید رکھتا ہوں کہ خداوند کریم جلّ شانہ آپ کی جدوجہد پر ثمرات حسنہ مرتب کرے گا۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۗ

☆ والسلام

۷/ مارچ ۱۸۸۵ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) یہ مکتوب شریف قریباً پچاس سال پہلے کا ہے۔ پیر صاحب چونکہ ایک سجادہ نشین کے بیٹے تھے اور عملیات اور چلہ کشیوں کو ہی معراج سلوک و معرفت یقین کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانے میں جب کہ ابھی بیعت بھی نہیں لیتے تھے۔ سورۃ فاتحہ کے برکات اور فیوض کو بطور منتر حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی، جیسا کہ آج کل کے مروّجہ پیروں اور سجادہ نشینوں میں یہ طریق جاری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک

انسان اس روح کو اپنے اندر پیدا نہ کر لے جو سورہ فاتحہ میں رکھی گئی ہے محض منتر جنت کے طور پر پڑھنے سے وہ برکات حاصل نہیں ہو سکتے۔ یہ عجیب نکتہ معرفت ہے اور اس سے آپ کی ایمانی اور عملی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ معرفتِ الہیہ کے کس بلند مقام پر آپ پہنچے ہوئے تھے۔



## مکتوب نمبر ۵

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت انخویم مخدومی و مکرم محبی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس جگہ بفضلہ تعالیٰ ہر ایک طرح سے خیریت ہے۔ خداوند کریم آں محبت مخلص کو خوش رکھے۔ عنایت نامہ جس وقت آیا دوسرے روز یہاں سے جواب لکھ کر روانہ کیا گیا تھا مگر کل کے عنایت نامہ سے جو وارد ہو کر موجب خوشی ہوا معلوم ہوا کہ وہ پہلا خط اس عاجز کا نہیں پہنچا۔ یہ عاجز آپ کی توجہ کا بہت شکر گزار ہے اور آپ کے ملنے کو دل چاہتا ہے مگر موقوف بروقت ہے۔ آپ بلا تکلف کاروبار متعلقہ اس طرف سے مسرور فرمایا کریں۔ حصہ پنجم انشاء اللہ اب عنقریب چھپنے والا ہے اور ایک خبر تازہ خبر یہ ہے کہ اندر من مراد آبادی نے جو ایک بڑا مخالف اسلام ہے دعویٰ کیا تھا کہ اگر چوبیس سو روپیہ میرے لئے سرکار میں جمع کرادیا جائے تو میں ایک سال تک قادیان میں کوئی نشان دیکھنے کے لئے ٹھہروں گا اور اسی غرض سے اس نے اول نابھہ سے اور پھر لاہور میں آکر خط لکھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکست کھا کر بھاگ گیا یعنی چوبیس (سو) روپیہ ایک مسلمان نے اُس کے ایک سال کے لئے اس عاجز کو دے دیئے کہ تا حسب منشا اندر من سرکار میں جمع کرائے جائیں۔ آخر وہ اس بات کا

والسلام

نام سنتے ہی فراری ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

خاکسار

۹ جون ۱۸۵۶ء

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۶

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم و مکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمۃ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ایک خط خدمت میں روانہ کر چکا ہوں۔ مگر آپ کے سوال کا جواب رہ گیا تھا سواب  
لکھتا ہوں۔ علماء اس سوال کے جواب میں اختلاف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَمَنْ كَانَ**  
**مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ** یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی  
سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اس قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی  
اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے۔ بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں  
وہی سفر ہے۔ ایک منزل جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاتا۔ والسلام ☆

عاجز

۲۱ جون ۱۸۸۵ء

غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) سفر میں روزہ کے متعلق بڑی عجیب و غریب بحثیں ہیں اور سفر کے تعین اور  
مقدار میں مختلف آراء ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسا آسان اور  
عام فہم اصل تعلیم فرما دیا ہے جس سے ایک عامی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور حقیقت میں  
الْبَدِيْنُ يُسْرُ کے یہی معنی ہیں۔ خود سفر اور حالت بیماری میں روزہ کو خدا تعالیٰ نے یُسْر  
کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ پھر اس میں اسچا پچی نئے مشکلات پیدا کرنا ہے۔ یہ حضرت  
کے تَفَقُّه کا ایک بین ثبوت اور امتیاز ہے۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
 از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد  
 بخدمت اخویم مخدوم مکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت خوش و خرم رکھے۔ بعد اتمام کارروائی خطوط رجسٹری شدہ حصہ پنجم چھپنا شروع ہوگا۔ اول اس کارروائی کا انجام تک پہنچ جانا از بس ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی ایسی تقریب کرے کہ آپ کی ملاقات ہو جائے۔ ماہ شوال میں اس عاجز کا دہلی جانے کا ارادہ ہے اور شاید سہارنپور بھی جانا ہوگا اگر اس تقریب پر ملاقات ہو تو ممکن ہے۔ بخدمت مولوی عبدالکریم صاحب سلام مسنون پہنچے۔

والسلام

۲۷ جون ۱۸۸۵ء

خاکسار

غلام احمد غفنی عنہ



## مکتوب نمبر ۸

مکرمی مخدومی اخویم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نیز یک دستار ہدیہ آں مخدوم پہنچا۔ حقیقت میں یہ عمامہ نہایت عمدہ خوبصورت ہے جو آپ کی دلی محبت کا جوش اس سے مترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ (آمین) اور اب یہ عاجز شاید ہفتہ عشرہ تک اس جگہ ٹھہرے گا۔ زیادہ نہیں۔

والسلام

خاکسار

۹ مارچ ۱۸۸۶ء

غلام احمد عفی عنہ

از ہوشیار پور

(نوٹ) حضرت اقدس کا سفر ہوشیار پور ایک تاریخی سفر ہی نہیں بلکہ اس سفر کے ساتھ بہت سے نشانات وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک خفی کے ماتحت کچھ عرصے کے لئے ضلع گورداسپور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جا کر عبادت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپ کو ہوشیار پور جانے کا ایما فرمایا اور اس شہر کا نام بتایا۔ اس سفر میں تحریر کا ایک خاص کام بھی زیر نظر تھا۔ چنانچہ حضور نے مرحوم چوہدری رستم علی خان صاحب کو لکھا تھا کہ

”حسب ایما خداوند کریم بقیہ کام رسالہ کے لئے اس شرط سے سفر کا ارادہ کیا ہے کہ شب و روز تنہائی ہی رہے اور کسی کی ملاقات نہ ہو اور خداوند کریم جلّ شانہ نے اس شہر کا نام بتا دیا ہے کہ جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہئے اور وہ شہر ہوشیار پور ہے۔ الٰہی آخِرہ۔ یہ سفر حضرت نے قادیان سے سیدھا ہوشیار پور کو کیا تھا۔“

چنانچہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۶ء کو حضور معہ حضرت حافظ حامد علی صاحب و حضرت منشی عبد اللہ صاحب و میاں فتح خاں (یہ شخص بعد میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر میں آ گیا، ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا) روانہ ہوئے اور بروز جمعہ ہوشیار پور پہنچ کر طویلہ شیخ مہر علی صاحب

میں فروکش ہوئے تھے۔ اسی سفر میں ماسٹر مرلی دھر سے مباحثہ ہوا جو کتاب سرمہ چشم آریہ کی صورت میں شائع ہوا۔

اس سفر کے برکات عظیم الشان ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا ”تیرے سفر کو جو ہوشیار پور اور لودہانہ کا سفر ہے تیرے لئے مبارک کر دیا۔“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ان عظیم الشان برکات میں سے ایک وہ ہے جو مصلح موعود اور پھر بشیر کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ مکتوبات کی اس جلد کے شائع کرتے وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد آیّدہ اللہ الّا حدّٰ نے خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام سے مشرف ہو کر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور اس کا اعلان دنیا میں ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں ہوشیار پور، لاہور اور دہلی میں کامیاب جلسے ہو چکے ہیں۔ خدا کا فضل اور رحم ہے کہ خاکسار عرفانی کبیر تو عرصہ دراز سے اس موعود کے متعلق ایمان رکھتا تھا جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے مگر اب کشفِ غطاء ہو گیا اور منکرین کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ تاہم ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ آنکھ کے اندھوں کے لئے پیٹات اور حقائق کام نہیں آتے۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۹

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سراج الحق صاحب سلمہ، تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج عنایت نامہ پہنچ کر طبیعت کو نہایت بشاشت اور خوشی ہوئی۔ خداوند کریم آپ کے فرزند دلہند کی عمر دراز کرے اور آپ کے لئے مبارک کرے۔ آمین ثم آمین۔ آں مخدوم نے اول مجھ کو ہدیہ عمامہ خوب و عطر عمدہ بھیجا اور اب مہندی اور جوتہ کے لئے آپ نے لکھا ہے۔ چونکہ محض محبت اور اخلاص کی راہ سے آپ لکھتے ہیں اس لئے مجھے منظور ہے۔ یہ تاگا جو خط کے درمیان بھیجتا ہوں اس عاجز کے جوتہ کی نوک تک آتا ہے کل لمبائی جوتہ کی یہی ہے۔ افسوس کہ اشتہار موجود نہیں۔ انشاء اللہ اگر مل گئے تو روانہ کر دوں گا۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی مکرمی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جَزَاؤُكُمْ اللّٰهُ وَ اَحْسَنَ الْیَكْمُ۔ یہ عاجز چوڑے پنچے کا جوتا پہنتا ہے اور ہر طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۲۶ اپریل ۱۸۸۶ء



## مکتوب نمبر ۱۱

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ، تعالیٰ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ ۲۵ روپے پہنچ گئے۔ آپ اپنی محبت برادرانہ سے اس عاجز کی تائید میں بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اور خلوص و محبت کے آثار بارش کی طرح آپ کے وجود سے ظہور میں آتے جاتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہ آپ کو خوش رکھے۔

والسلام

خاکسار

۳ جون ۱۸۸۶ء

غلام احمد

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ شکور خدا کے عبد شکور تھے۔ اس لئے اپنے خدام کی ہر خدمت کو نہایت عزت و قدر سے دیکھا کرتے تھے۔ معمولی سے معمولی کام بھی کوئی کرتا تو جَزَاءُکُمْ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فرماتے اور اس کو قدر و عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اس چیز نے آپ کے صحابہ میں اخلاص کی ایک عملی روح پیدا کر دی تھی اور ہر ایک صادق چاہتا تھا کہ خدمت کے لئے آگے بڑھے۔

صاحبزادہ سراج الحق صاحب اب ہمارے درمیان نہیں۔ وہ خود ایک پیرزادہ تھے اور لوگوں سے نذرانہ لیتے اور ایسی فضاء میں ان کی تربیت اور اٹھان ہوئی تھی کہ خدمتِ اسلام کے لئے کچھ خرچ کرنے کا موقع نہ تھا لیکن جب خدا تعالیٰ نے انہیں راہِ حق دکھایا تو انہوں نے اپنے اخلاص کا ہر رنگ میں ثبوت دیا۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۱۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مخدومی مکرمی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

سلامٌ علیک ورحمة اللہ

کوئی تین روز ہوئے پارسل اسٹیشن بٹالہ میں آ گیا ہے لیکن بلٹی آپ کے پاس واپس کی گئی ہے۔ آپ بلٹی بہت جلد واپس کر دیں اس میں جس قدر دیر ہوگی اسٹیشن پر ایک آنہ یومیہ پارسل کا کرایہ دینا پڑے گا۔

خاکسار

۳ جولائی ۱۸۸۶ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۱۳

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پہلے آج ہی ایک خط روانہ خدمت ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ اس لئے تحریر خدمت کرتا ہوں کہ چونکہ نسخہ جات براہین احمدیہ صرف بیس عدد میرے پاس موجود ہیں اس لئے قرین مصلحت یہ ہے کہ اگر کم سے کم ۲۵ روپے فی نسخہ پر خریدار دیں۔ ان حیدرآبادی صاحب کو منظور ہو تو جس قدر خریداری کا پختہ اور قطعی طور پر ارادہ ہو اس سے وعدہ جلد دیں بطور ولیو پے ایبل لے بھیجے جائیں۔ یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اُس جگہ جمع رہیں کیونکہ بلحاظ ضخامت کتاب ۲۵ روپے ایک ادنیٰ قیمت ہے اور ممکن ہے کہ ان جلدوں کے روانہ کرنے کے بعد اس طرف بعض عمدہ خریدار پیدا ہو جائیں جو سو روپیہ فی نسخہ پر کتاب لینے کو تیار ہوں تب اگر اس جگہ کوئی کتاب ہی نہ ہو تو کیا کیا جائے اور یہ نہایت صاف انتظام ہے کہ حیدرآباد میں جیسے جیسے کوئی خریدار کم سے کم ۲۵ روپے پر پیدا ہو اس کی وہاں سے اطلاع آجائے

اور فی الفور بذریعہ ویو پے ایبل وہاں کتاب بھیجی جائے تا کوئی حرج عائد نہ ہو۔ کیونکہ حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت دراصل سو روپیہ قیمت کی کتاب ہوگی اور جو کچھ کم قیمت پر کتابیں فروخت ہوتی ہیں ان کا حرج اٹھاتا رہوں گا۔ اول میرا خیال تھا کہ شاید صندوق میں کتابیں بہت ہوں گی اور روپیہ کی ضرورت تھی تو اس دھوکے سے لکھا گیا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ کتابیں تو ختم ہو چکیں۔ آپ مفصل حال دریافت کر کے اطلاع دیں اور اس وقت تک کتابیں روانہ نہیں ہو سکتیں کہ اس میں حرج متصور ہے۔ جب تک پختہ بات نہ ہو تب تک ناحق کے جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ پہلے کئی جگہ ایسا معاملہ پیش آچکا ہے۔ اور چار جلدیں ایک نسخہ کی ارسال خدمت ہیں ان کی رسید سے مطلع فرمادیں۔ والسلام

خاکسار

۱۵ دسمبر ۸۶ء

غلام احمد

از مقام صدر انبالہ احاطہ ناگرہنی متصل محلہ کوہستان بنگلہ شیخ محمد لطیف



## مکتوب نمبر ۱۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امرتسر میں آنمکرم کا عنایت نامہ مجھ کو ملا اور آپ کی خیر و عافیت سے خوشی حاصل ہوئی۔ میں نے آپ کے پہلے کارڈ کی بھی ابھی تک تعمیل نہیں کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قادیان میں جا کر یہ کتابیں روانہ کر دوں گا۔ تین چار روز تک انشاء اللہ قادیان میں پہنچ جاؤں گا اور آپ کی توجہ اور جدوجہد کا شکر گزار ہوں۔

والسلام

خاکسار

۴ اپریل ۱۸۸۷ء

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

## مکتوب نمبر ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم مخدومی مکرمی صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب اطمینان خاطر و فرحت دل ہوا۔ انشاء اللہ جب اس عاجز کا مصمم ارادہ سفر دہلی کا ہوگا تو تاریخ سے اطلاع دوں گا اور آپ کے ملنے کا بہت شوق ہے۔

والسلام

۳۰ جولائی ۱۸۸۷ء

خاکسار

غلام احمد غفی عنہ



## مکتوب نمبر ۱۶

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی ہوا۔ اللہ جل شانہ، آپ کی دلی مراد پوری کرے آمین۔ کچھ تھوڑا عطر کیوڑہ یا جو اس سے بھی عمدہ معلوم ہو، یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے، بمقام لدھیانہ محلہ صوفیاں پاس میرعباس علی شاہ صاحب ارسال فرمادیں کہ یہ عاجز دس روز تک لدھیانہ میں رہنا چاہتا ہے۔ تکلیف دینے کو دل نہیں چاہتا مگر چونکہ آپ نے دوستانہ طور پر بلا تکلف لکھا ہے اس (لئے) آپ کی اخوت اور محبت کے لحاظ سے تحریر کیا گیا۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے اور کل یہ عاجز لدھیانہ کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ پتہ یہی لکھا جائے بمقام لدھیانہ محلہ صوفیاں پاس میرعباس علی شاہ صاحب۔

زیادہ خیریت ہے اور جب تک آپ جے پور میں تشریف رکھیں ضرور کبھی کبھی اپنی خیریت سے مطلع

والسلام

فرماتے رہیں۔

خاکسار

۲۲ اکتوبر ۱۸۷۷ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۱

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمۃ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید ہوئی کہ حال آں محبت سے بالکل بے خبر ہوں بلکہ رسالہ سُرْمہ چشم آریہ جو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اس کی رسید بھی نہیں آئی۔ میں آج تک اسی جگہ چھاؤنی انبالہ میں ہوں اور میرا پتہ یہ ہے کہ مقام انبالہ چھاؤنی صدر بازار۔ امید کہ آپ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں گے اور

والسلام

سب طرح سے خیریت ہے۔

خاکسار

۴ نومبر ۱۸۷۷ء

غلام احمد از صدر بازار



## مکتوب نمبر ۱۸

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمۃ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دن کے بعد آج عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اور ہر جگہ خوش و خرم رکھے۔ فتح خاں سے اشتہار لے کر بلا توقف بھیجا جاتا لیکن فتح خاں مدت تینس روز سے لاہور گیا ہوا ہے۔ ایک ادنیٰ کام دو تین روز کا ہے۔ نہایت اندیشہ کی بات ہے کہ اب تک واپس نہیں آیا۔ لاہور

امرتسر میں بیماری بکثرت پھیلی ہوئی ہے اور ہیضہ بکثرت ہے ایسا نہ ہو کہ بیمار ہو گیا ہو۔ جب فتح خاں بچیر و عافیت واپس آتا ہے تو اشتہار لے کر ارسال خدمت کروں گا۔ جیند سے اب تک روپیہ تک نہیں آیا اور نہ فروسی سے آیا، شاید کل پرسوں تک آجائے۔ آں مخدوم نے جو سوجلد کتاب ”سراج منیر“ کی فروخت اپنے ذمہ ڈال لی خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے اور آپ کو دنیا و آخرت میں مرادات دلی تک پہنچا وے اور ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرمایا کریں اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۱۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی محی الخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو مخالفوں پر غلبہ بخشے اور ہمیشہ اہل حق کو غلبہ ہی دیتا ہے۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دیکھیں پھر کب تقریب نکلتی ہے۔ میں نے آج ایک اشتہار چھپنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ مجھے دس دن کے بعد یاد دلا دیں تا میں چند پرچہ آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ دیگر خیریت ہے۔

والسلام

۱۳/دسمبر ۱۸۸۷ء

خاکسار

غلام احمد از قادیان



## مکتوب نمبر ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

مخدومی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی ہوا۔ حال یہ ہے کہ قریباً عرصہ بیس روز ہوئے یہ عاجز بباعث علالت طبع بشیر احمد پسر اپنے کے بٹالہ میں آیا ہوا ہے۔ ارادہ یہ تھا کہ دو تین روز تک رہ کر پھر قادیان میں واپس جاؤں گا مگر بشیر احمد کی مرض بہت غلبہ کر گئی۔ ڈاکٹر علاج کرتا ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ کچھ تخفیف ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ تمام رمضان اسی جگہ رہوں۔ اپنے حالات خیریت آیات سے جلد جلد مطلع فرمایا کریں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از بٹالہ

۲۸ مئی ۱۸۸۸ء



## مکتوب نمبر ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ جب آپ تحریر فرما دیں بارہ نسخہ کتاب آپ کی خدمت میں روانہ کر دیئے جائیں گے۔ آپ خود مختار ہیں جو قیمت ان کی سمجھیں تجویز کر لیں۔ آپ کی مخلصانہ کوششیں جو خالصاً اللہ آپ کرتے ہیں اللہ جلّ شانہ دُنیا و آخرت میں اس کا آپ کو اجر بخشے۔ میرا ارادہ دو ماہ تک انبالہ چھاؤنی میں رہنے کا ہے چنانچہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اگست کی ۲۲ یا ۲۳ تک روانہ ہو جاؤں گا اور بارہ نسخہ

براہین ساتھ لے جاؤں گا۔ جس وقت آپ تحریر فرمائیں گے اسی جگہ سے بھیج دوں گا۔ آپ پہلے خریداروں سے یہ شرط کر لیں کہ کوئی نسخہ کم سے کم پندرہ روپیہ قیمت پر خریداجائے کیونکہ دراصل اس قیمت پر بھی آئندہ کی ذمہ داریوں اور مصارف کے لحاظ سے اندیشہ حرج و نقصان ہے۔ لیکن آپ جو کچھ تجویز فرمائیں گے انشاء اللہ بہر صورت بہتر فرمائیں گے۔ انبالہ چھاؤنی میں میرا پتہ یہ ہے۔  
بمقام انبالہ چھاؤنی صدر بازار معرفت بابو محمد بخش صاحب کلرک دفتر نہر۔

والسلام

۱۸ اگست ۱۸۸۸ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۲۲\*

مخدومی مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ مدت مدید کے بعد پہنچ کر موجب خوشی و خرمی ہوا۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ بشیر احمد سخت بیمار ہو گیا تھا ایسا کہ آثار ظاہری مایوسی کئی پر دلالت کرتے تھے مگر آٹھ روز سے اللہ جل شانہ نے دوبارہ زندگی بخشی۔ قَالَ حَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ إِحْسَانِهِ۔ روپیہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ پہنچ گیا تھا۔ دیگر خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عنہ

۱۹ اگست ۱۸۸۸ء



## مکتوب نمبر ۲۳

مکرمی

السلام علیکم

میں باعث علالت طبع اپنے لڑکے کے یعنی بشیر احمد کے سخت غم و ہم میں گرفتار رہا ہوں۔ آخر بقضاء ایزدی تیس روز بیمارہ کرا انتقال کر گیا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آج لڑکا فوت ہوا ہے۔

خاکسار

۴ نومبر ۱۸۸۸ء

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۲۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجزان دنوں میں اسی جگہ قادیان میں ہے آپ اسی جگہ بتوفیق حضرت باری جلّ شانہ تشریف لائیے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

۷ دسمبر ۱۸۸۹ء

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۲۵

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخو یم صاحبزادہ سراج الحق سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واقعہ وفات آپ کی والدہ ماجدہ سے حزن و اندوہ ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر بخشے۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ اولیاء کے قائل ہیں اور حقیقت ولایت کو بدلی اعتقاد مانتے ہیں۔ عجیب خیال کے وہ لوگ ہیں کہ قائلین کو منکرین قرار دیں اور تکفیر میں مستعجل ہوں۔ ایک مولوی صاحب نے میری تکفیر کے لئے مکہ معظمہ تک تکلیف کشی کی۔ کسی کے کافر کہنے سے کب کوئی کافر بن سکتا ہے۔ کافر وہ ہے جو خدا کے نزدیک کافر ہے۔ جو شخص مسلمان کو کافر کہے درحقیقت وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر ٹھہرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں سے مضطرب نہیں ہونا چاہئے۔ میرے نزدیک مومن کی یہی نشانی ہے کہ نادان لوگ اس کو کافر کہیں۔ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا وَفَعَلْتَ فَعَلْتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔<sup>۱</sup> صرف اس مضمون کے چند کلمے شائع کر دیئے جائیں کہ بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور اولیاء کے وجود کے قائل ہیں اور حقیقت ولایت کے معترف ہیں۔ جو شخص ہم پر الزام لگاتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

خاکسار☆

۲۵ جنوری ۱۸۹۰ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۲۶

مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ امام صاحب کی سیرۃ اور صورت کے مشابہ اور ان کے کمالات کا مثیل کوئی امام پیدا ہوگا اور وہ آپ کو یقین اور علم و معرفت کا سبق پڑھائے گا یعنی آپ کے اطمینان اور دفع و سانس کا موجب ہوگا۔ بشیر کی وفات کے متعلق ایک دوست کو میں نے خط لکھا ہے۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک اس کی نقل آپ کی خدمت میں روانہ کروں گا۔ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام ☆

خاکسار

غلام احمد از قادیان

## مکتوب نمبر ۲۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مجھی مکرمی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کا عنایت نامہ معہ گولیاں پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ مقدمہ معلومہ کے دفع رفع کے لئے حضرت عزت دعا کی گئی اللہ جلّ شانہ اس بلا کو دور فرما دے۔ بِرَحْمَةِ الْخَاصَّةِ۔ جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مجھے مطلع و مطمئن فرماتے رہیں کہ طبیعت گراں و متردد ہے۔ دیگر خیریت ہے۔

والسلام

۲۲ فروری ۹۰ء

خاکسار

غلام احمد

از لودیانہ محلہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مشفق مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں عرصہ..... ماہ سے بیمار ہوں۔ اب بہ نسبت سابق بہت آرام ہے۔ اُمید کہ انشاء اللہ شفا ہو جاوے گی۔ مجھے یاد ہے کہ باوجود شدت بیماری آپ کے پہلے خط کا جواب لکھا گیا تھا۔ شاید گم ہو گیا ہوگا۔ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع و مطمئن فرماتے رہیں اور میں بوجہ ضعف و ناتوانی اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھ سکا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

۷/جون ۱۸۹۰ء

از قادیان

## مکتوب نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلغ دور و پیہ مرسلہ آں مکرم پہنچ گئے جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیْرَ الْجَزَاۃِ۔ کتاب براہین احمدیہ کی جلد چہارم جو آپ نے طلب فرمائی ہے وہ لودیانہ میں روانہ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ عاجز محض مجردانہ طور پر لودیانہ میں آیا ہے۔ جس وقت میں قادیان جاؤں گا اس وقت بذریعہ اپنے خط کے مطلع فرماویں۔ کتب انشاء اللہ روانہ خدمت کروں گا۔ معلوم نہیں کہ کب آپ کی ملاقات ہو۔ ہمیشہ تادم ملاقات مطلع فرمایا کریں۔

والسلام

۶/ستمبر ۱۸۹۰ء

خاکسار

غلام احمد

## مکتوب نمبر ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجزان دنوں میں قادیان میں ہے۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔  
دیکھیں کس وقت یہ تقریب پیش آوے۔ دیگر خیریت ہے۔

والسلام

۲۲ اکتوبر ۱۸۹۰ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۳۱

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مکرم صاحبزادہ سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے بطور تحفہ عمامہ و عطر ارسال فرمایا ہے اس ہدیہ دوستانہ کا آپ  
سے شکر گزار ہوں۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَ اَحْسَنَ الْيَكْمُ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ۔ خدا تعالیٰ  
آپ کو بہت خوش رکھے اور کمروہات دنیا و دین سے بچا وے۔ آمین ثم آمین۔ جس ہندو کے بارے میں  
آپ نے لکھا ہے جنبش رحمت اس کے اعتقاد اور اخلاص پر موقوف ہے۔ اللہ جلّ شانہ غنی بے نیاز  
ہے بجز قدم خلوص و نیاز مندی اور کوئی حیلہ اس درگاہ میں پیش نہیں جاتا۔ شرط کے طور پر اس کی راہ  
میں کچھ دینا ایک رشوت کا طریق ہے خدا تعالیٰ رشوت ستاں نہیں ہے۔ ہاں اس کی جناب میں کچھ  
درخواست کرنے کے لئے کسی متمول حاجت مند کے لئے یہ طریق ہے کہ اپنے خلوص اور نیاز مندی  
کے اثبات کے لئے اُس کی راہ میں اور اُس کے کام کی امداد میں کوئی نذر حسب حیثیت پیش کرے  
اور اگر چہ ظاہر کرے تو جو کچھ اُس کے حق میں خیر یا شرمقدر ہے یا جو کچھ اُس کے امر کا انجام کار ہے۔

امید قوی ہے کہ ظاہر ہو جائے لیکن یہ جدوجہد کا کام ہے شاید ہفتہ عشرہ اس طرف مشغول اور توجہ کرنی پڑے۔ سو توجہ بھی جو سخت محنت پر موقوف ہے ہر ایک کے لئے نہیں ہو سکتی اور ناحق کی تضيغ اوقات معصیت میں داخل ہے۔ ہاں! ایسے شخص سے اگر کوئی دینی امداد پہنچ جائے اور وہ کوئی ہدیہ امدادی فی سبیل اللہ داخل کر سکے تو محنت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ سو اُس ہندو کو آپ سمجھادیں کہ اگر وہ اپنے نفس میں یہ طاقت پاتا ہے اور حسب حیثیت امداد دین میں خدمت بجالا سکتا ہے تو اُس کے لئے توجہ کر سکتے ہیں۔ اُس توجہ میں اگرچہ غالب امید استجابت دعا ہے لیکن اگر ناکامی کے لئے تقدیر مبرم ہے تو پھر مجبوری ہوگی۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

راقم خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

۲۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء

## مکتوب نمبر ۳۲

مشفق مکرمی محبی صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سرفراز نامہ سامی صادر ہوا۔ عمامہ و عطر آپ کا پہنچا۔ خداوند کریم آپ کو اس خدمت یا اخلاص کا اجر نیک عطا فرمائے۔ اس ہندو کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے کہ جیسا کہ اس نے خواہش ظاہر کی ہے ویسا کرنے کے واسطے جدوجہد اور دعا و توجہ کی اشد ضرورت ہے اور یہ عاجز اس وقت بسبب بیمار رہنے کے ایک عرصہ تک جدوجہد سے مجبور ہے۔ میرا کوئی ایسا اشتہار نہیں ہے جو موافق خیال ہندو مذکور کے ہو یعنی یہ کہ جو کچھ وہ خواہش کرے اس کی خواہش کے مطابق کوئی خرق عادت خداوند کریم ظاہر فرمادے بلکہ اشتہار یہی ہے کہ جیسا خداوند کریم کو منظور ہو کوئی خرق عادت ظہور میں آئے گا جو انسانی طاقتوں سے باہر ہو۔ طلب اسلام میں بدیدن خرق عادت کے اسی خرق عادت کا طالب ہونا جس کو مدعی خود درخواست کرے اور کسی دوسرے امر پر قانع نہ ہو جو خداوند کریم کی مرضی سے ظاہر ہو، ایک قسم کی ہٹ دھرمی ہے۔ اگر اس کو اسلام کی خواہش ہے اور وہ میرے

اشتہار کے مضمون پر بہ تحمل آنا چاہتا ہے تو اس کی تسلی کے واسطے میں تیار ہوں اور اگر وہ دنیا طلبی کے پیرا یہ میں دین کا طالب ہونا چاہتا ہے، یہ امر اگرچہ محالات سے نہیں ہے مگر تاہم مشکلات سے معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ نے بھی اشتہار شرطیہ کو دیکھا ہوگا اور اس لئے بھی آپ اس کو اس کا مطلب اچھی طرح پر سمجھا دیں۔ پھر اگر اس کو خواہش سچی ہو تو وہ اپنی تسکین کر سکتا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔ زیادہ زیادہ.....۔ والسلام

خاکسار

۷ نومبر ۱۹۰۶ء

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۳۳\*

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ انویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرنا صرنو اب صاحب کے گھر سے بہت تاکید کی گئی ہے کہ آپ کی طرف میں لکھوں اور آپ وہ گولیاں بھیج دیں جو اٹھرا کی گولیاں ہیں جس میں مرکب اجزاء وغیرہ پڑتے ہیں۔ اس لئے مکلف ہوں کہ اگر گولیاں طیار ہوں تو براہ مہربانی ضرور بھیج دیں اور اپنے حالات خیریت سے مطلع فرمائیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عنہ



## مکتوب نمبر ۳۴

مخلصی محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب خوشی اور شکرگزاری ہوا۔ آپ کی استقامت اور حسن ظن اور فراست کی یہ برکت ہے کہ آپ کو ایسے پر آشوب وقت میں کوئی تزلزل پیش نہیں آیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دن بدن مراتب محبت اور اخلاص میں ترقی بخشنے اور آپ کے ساتھ میں آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق ہوں اگر رمضان کے بعد ماہ شوال میں آپ کی زیارت ہو تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ میں انشاء اللہ القدر دو تین ماہ تک ابھی اس جگہ لدھیانہ میں ہوں۔ رسالہ ازالہ اوہام طبع ہو رہا ہے۔ درمیان میں طرح طرح کے حرجوں کے باعث سے اب تک توقف ہوا۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ القدر بہت جلد نکل آوے۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از لدھیانہ اقبال گنج

۸ مئی ۹۱ء روز جمعہ



## مکتوب نمبر ۳۵\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
میرے پیارے دوست

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا مہربانی نامہ اور مبلغ دور و پیہ اور دو وغیرہ سب پہنچ گئے۔ اللہ جل شانہ آپ کو جزائے خیر بخشے۔ یہ عاجز علیل ہے۔ بالفعل آپ کے سوالات کا بوجہ ضعف و نقاہت جواب نہیں دے سکتا۔ انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں دوں گا۔ خدا جانے اب آپ کی ملاقات کب ہوگی۔ شاید یہ عاجز تین ماہ تک لودیانہ میں رہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لودیانہ اقبال گنج

مرسلہ ۱۸ مئی ۱۸۹۱ء

## مکتوب نمبر ۳۶\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مشفق اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمة اللہ

عنایت نامہ لودیانہ میں مجھ کو ملا۔ یہ عاجز دو ماہ تک اسی جگہ رہنا چاہتا ہے۔ آئندہ ہر ایک امر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کتاب تصدیق براہین کی مجھے اطلاع نہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ پورے طور پر طبع ہوگئی ہے یا نہیں۔ سنا ہے کہ وہ سیالکوٹ میں چھپتی ہے اور ایک حصہ چھپ گیا ہے۔

مولوی حکیم نور دین صاحب کو اس کی اطلاع ہوگی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

موصولہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۰ء

## مکتوب نمبر ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی محبی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ چنانچہ خط کو پڑھ کر طبیعت کو نہایت خوشی ہوئی۔ جَزَاکُمْ اللّٰهُ خَیْرًا۔  
امید ہے انشاء اللہ تقدیر یہ خط درج کتاب کروں گا۔ یہ بھی فرمائیں کہ آپ کی ملاقات کب ہوگی۔  
مدت مدید آپ کی ملاقات پر گزر گئی۔ میں خداوند کریم کا شکر کرتا ہوں کہ ایسے مخلص اور جان نثار  
دوست اس نے مجھے عطا کئے ہیں۔

۱۸ اگست ۱۸۹۱ء

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۳۸

اخوی مکرم معظم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت ہے کہ آپ کا عنایت نامہ معہ خط مولوی رشید احمد صاحب پہنچا۔ حال مندرجہ معلوم  
ہوا۔ لوگوں کے ولولہ اور شور و غل سے ڈرنا نہ چاہئے۔ دین انور کی اشاعت میں کسی قسم کا رنج اور  
مصیبت پیش آجائے تو عین راحت ہے۔ مولوی رشید احمد کے خط کا جواب روانہ کر دیا۔ نقل واسطے  
ملاحظہ بلف ہذا روانہ خدمت ہے۔ یہاں مرض ہیضہ چند روز سے کچھ زیادتی پر ہے۔ اس عاجز کی

بڑی لڑکی عصمت نام اسی مرض سے پرسوں فوت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

راقم

۱۹ ستمبر ۹۱ء

غلام احمد

بقلم عباس علی



## مکتوب نمبر ۳۹\*

بخدمت مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں اس وقت دہلی میں ہوں اور بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو میں فروکش ہوں۔ آپ جلد

اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیں۔ میں تین ہفتہ تک انشاء اللہ اسی جگہ ہوں۔

والسلام

یکم اکتوبر ۹۱ء

راقم خاکسار

غلام احمد

از دہلی بازار بلیماراں

پتہ دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو



## مکتوب نمبر ۲۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
میں دہلی میں ہوں۔ تجویز بحث ہو رہی ہے۔ آپ اگر پہنچ سکتے ہیں تو تشریف لاویں لیکن  
۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء تک آنا چاہئے۔  
والسلام  
خاکسار  
غلام احمد  
از دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو



## مکتوب نمبر ۲۱

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
میں بخیریت قادیان میں پہنچ گیا ہوں اور ہر طرح سے خیر و عافیت ہے۔ آپ کی جدائی سے  
بہت رنج ہے لیکن ہر ایک امر اپنے وقت سے وابستہ ہے اگر خدائے تعالیٰ چاہے گا تو پھر ملاقات ہو  
جاوے گی۔ اُمید کہ تا وقت ملاقات ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔  
۱۳ نومبر ۱۸۹۱ء  
الراقم خاکسار  
غلام احمد  
از قادیان



## مکتوب نمبر ۲۲

مکرمی محیٰ اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مجھ کو قادیان میں ملا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس نواح میں اشاعتِ حق کے لئے بڑی سرگرمی سے کام کرتے ہوں گے لیکن ترتیب اثر وقت پر موقوف ہے۔ آپ نے جو ایک انسپکٹر کے نام جیند میں کتاب روانہ کرائی تھی۔ وہ شخص بڑی کراہت کے ساتھ کتاب لینے سے انکار کر گیا اور کتاب واپس آئی۔ آئندہ آپ کو اگر کوئی شخص خریداری کتاب کا شوق ظاہر کرے تو اول خوب آزمائنا چاہئے کہ آیا فی الواقع سچے دل سے خریدنے کے لئے مستعد ہے یا صرف لاف و گداف کے طور پر بات کرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل لوگوں کے دلوں میں سخت کینہ پیدا ہو رہا ہے اور بجائے اخلاص کے بغض و عداوت میں ترقی کر رہے ہیں۔

آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دیکھئے کب میسر آتی ہے۔ امید ہے کہ تادم ملاقات اپنی خیر و عافیت سے مطمئن و مسرور فرماتے رہیں گے۔ باقی خیریت ہے۔

۲۶ نومبر ۱۸۹۱ء

والسلام

الراقم

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۲۳\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب مشورہ جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء اشتہار چھپنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ انشاء اللہ تقدیر بروقت چھپ جانے کے ارسال خدمت ہوگا۔ وہ رسالہ ہے صرف اشتہار نہیں ہے۔ انشاء اللہ تقدیر چند رسالے خدمت شریف میں پہنچ جائیں گے۔ آپ کی تقریروں کا کسی پر اثر پڑا یا نہیں۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۲۴\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ اور کاغذات مباحثہ پہنچے۔ ان کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ ہر یک کام میں آپ کی مدد کرے۔ اشتہارات جدیدہ جو چھپ رہے ہیں اب تک چھپ کر نہیں آئے جب چھپ کر آئیں گے ارسال خدمت کروں گا۔ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد از قادیان

۱۲ جنوری ۱۸۹۲ء

## مکتوب نمبر ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کے مباحثات میں اثر اور برکت بخشے۔ یہ عاجز ۲۱ جنوری ۱۸۹۲ء کو لاہور جانے کو طیار ہے۔ شاید اس جگہ ایک ماہ تک رہوں۔ رسالہ جدیدہ جو اشتہار ہے اب تک طبع ہو کر نہیں آیا۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔

والسلام

۱۹ جنوری ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ افسوس کہ ”فیصلہ آسمانی“ سب ختم ہو چکی ہیں چونکہ مفت دیئے گئے اس لئے لوگوں نے ہر طرف سے لے لئے۔ اُمید ہے کہ اپنے حالات خیریت آیات سے ہمیشہ شاد و خرم و خورسند فرماتے رہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

یکم اپریل ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

ازلودھیانہ محلہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے اور عرصہ بہت ہو گیا ہے اور اتفاقاً میں اس وقت لدھیانہ میں ہوں۔ اگر تکلیف فرما کر تشریف لاویں تو بہت مہربانی ہوگی۔ الباقی عند التلاقی۔

والسلام

۱۵/اپریل ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج



## مکتوب نمبر ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر باعث خوشی وخرمی ہوا۔ یہ عاجز انشاء اللہ القدر ماہ رمضان کے اخیر تک لدھیانہ میں ہے اور شاید زیادہ بھی رہوں بہر حال یہ مہینہ رمضان کا تو انشاء اللہ اسی جگہ ہوں۔ ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اُمید کہ اپنی ملاقات سے مسرور الوقت فرمائیں گے۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

۱۶/اپریل ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد از لدھیانہ محلہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ اور نیز صحابہؓ روپیہ پہنچے میں افسوس کرتا ہوں کہ اب رسالہ ”نشان آسمانی“ بالکل باقی نہیں ہے۔ دست بدست لوگ وہ لے گئے۔ جو روپیہ آپ نے قیمت کا بھیجا ہے اگر آپ چاہیں تو اس کے عوض میں رسالہ ”دافع الوسوس“ خرید لیں کیونکہ انشاء اللہ القدر دو ماہ تک وہ رسالہ طیار ہو جائے گا۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از طرف احقر العباد حامد علی السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ پہنچے۔

۲۸ اگست ۱۸۹۲ء



## مکتوب نمبر ۵۰

(یہ مکتوب ناقص ہے کچھ حصہ کاغذات میں مل گیا ہے۔ عرفانی)

آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے خدا تعالیٰ آپ کی ملاقات نصیب کرے۔ مولوی عبدالکریم صاحب اور عرب صاحب اس جگہ ہیں اور آپ کے منتظر ہیں۔ منشی محمد اعظم صاحب کا خط بھی میں نے پڑھ لیا اور ان کے حق میں دعا کی گئی۔ ان کو اطلاع دیں اور کہہ دیں کہ استغفار بہت پڑھیں اور ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ دفعہ لا حول پڑھا کریں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۶ ستمبر ۱۸۹۲ء

## مکتوب نمبر ۵۱

مکرمی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بڑی بھاری بحث مولوی نذیر حسین صاحب سے پیش ہے۔ اگر آپ اس بحث پر تین چار روز تک پہنچ سکیں تو عین خوشی اور تمنا ہے مگر آنے میں توقف نہیں چاہئے۔ آپ کے آنے سے بہت مدد ملے گی۔

والسلام

خاکسار

۱۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء

غلام احمد عفی عنہ

مقام دہلی بازار بلیماراں

کوٹھی نواب لوہارو

(نوٹ) صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے اپنے سفر نامہ میں دہلی آنے اور مباحثہ کے متعلق بعض حالات کا تذکرہ لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کو شریک ثواب ہونے کا ہر موقع دیا کرتے تھے۔ صاحبزادہ کو اس موقع پر اس خدمت میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ دہلی کے علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت اقدس کو اگر کسی کتاب کی ضرورت پڑے تو نہ دی جائے۔ حق پوشی کے اس مظاہرے سے انہوں نے اپنی جگہ یہ سمجھا تھا کہ وہ حق کا مقابلہ کر سکیں گے لیکن خدا تعالیٰ نے غیب سے کتابوں کے میسر آنے کے سامان تو پیدا کر دیئے مگر ان دشمنانِ حق کو باوجود اپنے ہر قسم کے ساز و سامان کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور سید نذیر حسین استاذ الکل کہلانے کے باوجود مقابلہ سے فرار کر گیا۔

یہ واقعات بجائے خود بہت دلچسپ ہیں اور انشاء اللہ سوانح حیات میں آجائیں گے۔

اسی سلسلہ میں سید نذیر حسین صاحب کے ایک واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری شادی جو اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشاںوں کے ماتحت دہلی میں ہوئی تو یہی نذیر حسین حضور کا نکاح پڑھنے کے لئے آئے تھے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکاح بڑے فخر کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس تقریب پر دستور کے موافق پانچ روپے بھی اور ایک جانمازان کو دیئے گئے تھے۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۵۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

السلام علیکم

ایک خط اس عاجز کا تمام مقامات میں گھومتا ہوا آخر پھر میرے پاس واپس آیا۔ افسوس کہ آپ کو نہ پہنچ سکا۔ اب ایک کارڈ آپ کا ملا چونکہ جلسہ سالانہ جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ہونا ہے بہت نزدیک ہے اور یقین کہ ہماری جماعت کے تمام احباب اس جلسہ پر تشریف لائیں گے۔ اُمید کہ آپ ابھی بلا توقف اس طرف کا قصد فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ کارڈ آپ تک پہنچا دیوے۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

۲۳ نومبر ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۵۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مجی مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی علالت طبع سے بہت تردد ہوا۔ نہایت اشتیاق ہے کہ آپ جس طرح ہو سکے تشریف لائیں۔ خدا تعالیٰ صحت کامل بخشنے۔

لکھا جاتا ہے۔ ۲۶/دسمبر ۱۸۹۲ء تک آجانا چاہیے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

غلام احمد از قادیان

۸/دسمبر ۱۸۹۲ء



## مکتوب نمبر ۵۴

مجی مکرمی اخویم صاحبزادہ سراج الحق صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت دراز کے بعد عنایت نامہ پہنچا۔ اب یہ عاجز قادیان میں ہے اور انشاء اللہ القدر ابھی رہائش قادیان میں ہی ہے۔ یہ عاجز آپ کے اخلاص اور محبت کا نہایت شکر گزار ہے اور خدا تعالیٰ سے بھی امید رکھتا ہے کہ آپ سے ہر ایک ابتلا میں اول درجہ استقلال اور ثابت قدمی ظہور میں آتی رہے گی۔ آپ کے نواح کی طرف اگر کسی نے یہ خبر مشہور کی ہے کہ گویا اس عاجز نے دعویٰ مسیح موعود سے توبہ کی ہے تو کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ آج ہمارے مخالفوں کا دن رات افتراؤں پر گزارہ ہے۔ یہ مخالف لوگ اگر انصاف پر ہوں تو خود ان کو حضرت مسیح کے دعویٰ حیات سے جو قرآن کریم اور

احادیث صحیح سے برخلاف ہے، تو بہ کرنا چاہئے نہ کہ ایسے ایسے افترا کریں۔ جس قدر آپ محض للہ کوشش اور مباحثہ کر رہے ہیں خدا تعالیٰ اس کا آپ کو اجر بخشے۔ آپ کی ملاقات کو بہت عرصہ گزر گیا ہے کبھی ملاقات بھی چاہئے۔ اس وقت میں نے ایک رسالہ طبع کرانا چاہا ہے جس کا نام نشانِ آسمانی ہے وہ رسالہ طبع ہو رہا ہے۔ شاید دو ہفتہ تک طبع ہو کر میرے پاس آجائے۔ دو ہفتہ کے بعد آپ مجھ کو ضرور

یاد دلائیں تا وہ رسالہ آپ کی خدمت میں بھی بھیج دوں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

۱۱ جون ۹۴ء

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۵۵

مخدوم مکرم معظم مولوی رشید احمد صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا عرض خدمت ہے کہ صاحبزادہ سراج الحق نے آپ کا خط جنسہ میرے پاس بھیج دیا حرف بحرف ملاحظہ کیا گیا۔ آپ جو اس عاجز کو واسطے بحث کے سہارنپور بلاتے ہیں، مجھ کو کچھ عذر نہیں مگر اتنی بات خدمت میں عرض کرنی ہے کہ امن قائم کرنے کے واسطے آپ نے کیا بندوبست کیا ہے؟ ڈپٹی کمشنر صاحب کی تحریری اجازت ہونی ضروریات سے ہے اور مجالس بحث میں سپرنٹنڈنٹ یا اور کسی حاکم باختیار کا ہونا بھی امر ضروری ہے۔ بنا بریں اس قسم کی تسلی بخش تحریر ہمارے پاس بھیج دیں تو بندہ واسطے بحث کے حاضر خدمت ہو جائے گا۔ اگر لاہور آپ تشریف لے چلیں تو تسلی بخش تحریر امن قائم کرنے کی آپ کے پاس ہم بھیج دیں۔ پس اس تحریر کے جواب میں جیسا آپ مناسب سمجھیں اطلاع دیں۔

راقم

غلام احمد

بقلم عباس علی

## مولوی رشید احمد گنگوہی سے مباحثہ کی تحریک اور آخرا س کا انکار

میں (پیرسراج الحق) نے ایک بار حضرت اقدس علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ مولوی رہ گئے اور سب کی نظر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف لگ رہی ہے۔ اگر حکم ہو تو مولوی رشید احمد صاحب کو لکھوں کہ وہ مباحثہ کے لئے آمادہ ہوں۔ فرمایا اگر تمہارے لکھنے سے مولوی صاحب مباحثہ کے لئے آمادہ ہوں تو ضرور لکھ دو اور یہ لکھ دو کہ

”مرزا غلام احمد قادیانی آج کل لودھیانہ میں ہیں۔ انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو گئی، وہ اب نہیں آویں گے اور جس عیسیٰ کے اس امت میں آنے کی خبر تھی۔ وہ میں ہوں۔ اور مولوی تو مباحثہ نہیں کرتے ہیں۔ چونکہ آپ بہت سے مولویوں اور گروہ اہل سنت والجماعہ کے پیشوا اور مقتدا مانے گئے ہیں اور کثیر جماعت کی آپ پر نظر ہے آپ مرزا صاحب سے اس بارہ میں مباحثہ کر لیں چونکہ آپ کو محدث اور صوفی ہونے کا بھی دعویٰ ہے اور ماسوا اس کے آپ مدعی الہام بھی ہیں۔ مدعی الہام اس واسطہ کر کے کہ مولوی شاہ دین اور مولوی مشتاق احمد اور مولوی عبدالقادر صاحب نے گنگوہی مولوی رشید احمد صاحب متوفی کے پاس جا کر حضرت اقدس علیہ السلام کے الہامات جو براہین احمدیہ میں درج ہیں، سنائے تھے۔ مولوی رشید احمد صاحب نے چند الہام سن کر جواب دیا تھا کہ الہام کا ہونا کیا بڑی بات ہے۔ ایسے ایسے الہام تو ہمارے مریدوں کو بھی ہوتے ہیں اور اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آپ کے مریدوں کو اگر ایسے الہام ہوتے ہیں تو وہ الہام ہمارے سامنے پیش کرنے چاہئیں تاکہ ان الہاموں کا یا آپ کے الہاموں کا، کیونکہ مریدوں کو جب الہام ہوں تو مرشد کو تو ان سے اعلیٰ الہام ہوتے ہوں گے، موازنہ اور مقابلہ کریں اور **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ لَكِي وَعِيد** سے ڈریں۔ مولوی صاحب نے کہنے کو کہہ دیا مگر کوئی الہام اپنا یا کسی اپنے مرید کا پیش نہیں کیا کہ یہ الہام ہمارے ہیں اور یہ ہمارے مریدوں کے ہیں۔ غرض کہ اب آپ کا حق ہے کہ اس بحث میں پڑیں اور مباحثہ کریں اور کسی طرح سے پہلو تہی نہ کریں۔

کس لئے؟ کہ ادھر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا زور شور سے بیان کرنا، وفات کا دلیلوں یعنی نصوص صریحہ قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت کرنا اور علماء اور ائمہ سلف کی شہادت پیش کرنا اور پھر مدعی مسیحیت کا کھڑا ہونا اور لوگوں کا رجوع کرنا اور آپ جیسے اور آپ سے بڑھ کر علماء کے مرید ہونے سے دنیا میں ہل چل مچ رہی ہے اور بحث اصل مسئلہ میں ہونی چاہئے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات میں۔‘

بس میں نے یہ خط لکھا اور حضرت اقدس علیہ السلام کو ملا حظہ کرا کے روانہ کر دیا۔

اور آپ نے اس پر دستخط کر دیئے اور راقم سراج الحق نعمانی و جمالی سرسادی لکھا گیا۔ مجھے یہ خط مولوی رشید احمد صاحب کو لکھنا اس واسطے ضروری ہوا تھا کہ میں اور مولوی صاحب ہم زُلف ہیں اور باوجود اس رشتہ ہم زُلف ہونے کے تعارف اور ملاقات بھی تھی اور قصبہ سرساوہ اور قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور میں ہیں اور ان دونوں قصبوں میں پندرہ کوس کا فاصلہ ہے اور ویسے برادرانہ تعلق بھی ہیں اور میری خوشدامن اور سسرال کے لوگ ان سے بعض مرید بھی ہیں۔ بس یہ میرا خط مولوی صاحب کے پاس گنگوہ جانا تھا اور مولوی صاحب اور ان کے معتقدین اور شاگردوں میں ایک شور برپا ہونا تھا اور لوگوں کو ٹال دینا تو آسان تھا لیکن اس خاکسار کو کیسے ٹالتے اور کیا بات بتاتے بجز اس کے کہ مباحثہ کو قبول کرتے۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ مخدوم مکرم پیر سراج الحق صاحب پہلے میں اس بات کا افسوس کرتا ہوں کہ تم مرزا کے پاس کہاں پھنس گئے۔ تمہارے خاندان گھرانے میں کس چیز کی کمی تھی اور میں بحث کو مرزا سے منظور کرتا ہوں۔ لیکن تقریری اور صرف زبانی۔ تحریری

۱۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب تم جانتے ہو کہ حکماء کا رجوع کرنا اور ہمارے ساتھ ہونا غلط نہیں ہے۔ ایک تو حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ہیں جو ان سے کم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر ہی ہیں۔ اور ایسا ہی مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب ہیں جنہوں نے رسالہ اعلام الناس چھپوا کر ہمارے دعویٰ کی تصدیق میں بھیجا ہے حالانکہ ان کی اور ہماری ابھی تک ملاقات بھی نہیں ہوئی ہے۔ اور یہ کیسا عجیب رسالہ کہ اس میں ہمارا مافی الضمیر دیا ہے اور اس میں ہمارا اور مولوی صاحب کا تو ارد ہو گیا ہے اور دو ایک اور مولویوں بھی لئے تھے جو مجھے اس وقت یاد نہیں ہے۔

ہیں سید

☆ نقل برطابق اصل

مجھ کو ہرگز منظور نہیں ہے اور عام جلسہ میں بحث ہوگی۔ اور وفات و حیات مسیح میں کہ یہ فرع ہے، بحث نہیں ہوگی بلکہ بحث نزول مسیح میں ہوگی جو اصل ہے۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی۔

یہ خط مولوی صاحب کا حضرت اقدس علیہ السلام کو دکھلایا۔ فرمایا خیر شکر ہے کہ اتنا تو تمہارے لکھنے سے اقرار کیا کہ مباحثہ کے لئے تیار ہوں، گو تقریری سہی ورنہ اتنا بھی نہیں کرتے تھے۔ اب اس کے جواب میں یہ لکھ دو کہ مباحثہ میں خلط بحث کرنا درست نہیں۔ بحث تحریری ہونی چاہئے تاکہ غائبین کو بھی سوائے حاضرین کے پورا پورا حال معلوم ہو جاوے اور تحریر میں خلط بحث نہیں ہوتا اور زبانی تقریر میں ہو جاتا ہے۔ تقریر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ اس کا اثر کسی پر پڑتا ہے اور نہ پورے طور سے یاد رہ سکتی ہے اور تقریر میں ایسا ہونا ممکن ہے کہ ایک بات کہہ کر اور زبانی سے نکال کر پھر جانے اور مکر جانے کا موقع مل سکتا ہے اور بعد بحث کے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہر ایک کے معتقد کچھ کا کچھ بنا لیتے ہیں کہ جس سے حق و باطل میں التباس ہو جاتا ہے۔ اور تحریر میں یہ فائدہ ہے کہ اس میں کسی کو کمی بیشی کرنے یا غلط بات مشہور کرنے کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ اور آپ جو فرماتے ہیں کہ مباحثہ اصل میں جو نزول مسیح ہے ہونا چاہئے، سو اس میں یہ التماس ہے کہ مسیح اصل کیوں کر ہے؟ اور وفات و حیات مسیح فرع کس طرح سے ہوئی؟ اصل مسئلہ تو وفات حیات مسیح ہے۔ اگر حیات مسیح کی ثابت ہوگئی تو نزول بھی ثابت ہو گیا اور جو وفات ثابت ہوگئی تو نزول خود بخود باطل ہو گیا۔ جب ایک عہدہ خالی ہو تو دوسرا اس عہدہ پر مامور ہو۔ ہمارے دعوے کی بناء ہی وفات مسیح پر ہے۔ اگر مسیح کی زندگی ثابت ہو جاوے تو ہمارے دعوے میں کلام کرنا فضول ہے۔ مہربانی فرما کر آپ سوچیں اور مباحثہ کے لئے تیار ہو جاویں کہ بہت لوگوں اور نیز مولویوں کی آپ کی طرف نظر لگ رہی ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے اس پر دستخط کر دیئے اور میں نے اپنے نام سے یہ خط مولوی صاحب کے پاس گنگوہہ بھیج دیا۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس خط کے جواب میں یہ لکھا کہ افسوس ہے مرزا صاحب اصل کو فرع اور فرع کو اصل قرار دیتے ہیں اور مباحثہ بجائے تقریری کے تحریری مباحثہ میں نہیں کرتا اور ہمیں کیا غرض ہے کہ ہم اس مباحثہ میں پڑیں۔ یہ خط بھی میں نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا دیا۔ آپ نے یہ فرمایا کہ ہمیں افسوس کرنا چاہیے نہ مولوی صاحب کو، کیونکہ ہم نے تو ان کے گھر یعنی

عقائد میں ہاتھ مارا ہے اور ان کی جائیداد دہالی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن پر ان کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ان کے آسمان سے اترنے کی آرزو رکھتے تھے، مارڈالا ہے۔ جس کو وہ آسمان میں بٹھائے ہوئے تھے اس کو ہم نے زمین میں دفن کر دیا ہے اور ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے اور بقول ان مولویوں کے اسلام میں رخنہ ڈال دیا ہے اور لوگوں کو گھیر گھا کر اپنی طرف کر لیا ہے۔ جس کا نقصان ہوتا ہے وہی روتا اور چلا تا ہے۔ یہ مولوی حامیانِ دین اور محافظِ اسلام کہلا کر اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر کوئی ان کی جائیداد دہالے اور مکان اور اسباب پر قبضہ کر لے تو یہ لوگ عدالت میں جا کھڑے ہوں اور لڑنے مرنے سے بھی نہ ہٹیں اور نہ ٹلیں جب تک کہ عدالت فیصلہ نہ کرے اور آپ یہ بہانے بناتے ہیں کہ ہمیں کیا غرض ہے۔ گویا یوں سمجھو کہ ان کو دین اسلام اور ایمان سے کچھ غرض نہیں رہی۔ اور اب یہ حیلہ و بہانہ کرتے ہیں کہ ہمیں کیا غرض ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور ان کے ہاتھ پلے کچھ نہیں ہے اور درحقیقت کچھ نہیں ہے۔ ان کے باطل اعتقاد کا خرمن جل کر راکھ ہو گیا۔ یہ اگر اس بحث میں پڑیں تو ان کی مولویت کو بٹھ لگتا ہے اور ان کے علم و فضل کو سیاہ دھبہ لگتا ہے۔ ان کی پیری پر آفت آتی ہے۔ ان کو لکھو کہ مولوی صاحب آپ تو علم لدنی اور باطنی کے بھی مدعی ہیں۔ اگر ظاہری علم آپ کا آپ کو مدد نہ دے، باطنی اور لدنی علم سے ہی کام لیں یہ کس دن کے واسطے رکھا ہوا ہے۔

پس میں نے یہ تقریر حضرت اقدس علیہ السلام کی اور کچھ اور تیز الفاظ نمک مرچ لگا کر قلم بند کر کے مولوی صاحب کے پاس بھیج دی۔

اس کے جواب میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے یہ لکھا۔ میں تقریری بحث کرنے کو تیار ہوں اور اگر مرزا صاحب تحریری بحث کرنا چاہیں تو ان کا اختیار ہے۔ میں تحریری بحث نہیں کرتا۔ لاہور سے بھی بہت لوگوں کی طرف سے ایک خط مباحثہ کے لئے آیا ہے۔ مرزا چاہے تقریری بحث کرے۔ جب کسی طرح مولوی صاحب کو مفر کی جگہ نہ رہی اور سراج الحق سے مخلصی نہ ہوئی اور لاہور کی ایک بڑی جماعت کا خط پہنچا اور ادھر حضرت اقدس کی خدمت میں بھی اس لاہور کی جماعت کی طرف سے مولوی رشید احمد کے مباحثہ کے لئے درخواست آگئی اور اس جماعت نے یہ بھی لکھا کہ مکان مباحثہ کے لئے اور خور و نوش کا سامان ہمارے ذمہ ہے اور میں نے بھی مولوی صاحب کو یہ لکھا کہ اگر آپ مباحثہ نہ کریں گے اور ٹال مٹال بتائیں گے اور کچے کچے عذروں سے جان چھڑاویں

گے تو تمام اخبارات میں آپ کے اور ہمارے خط چھپ کر شائع ہو جائیں گے۔ پڑھنے والے آپ نتیجہ نکال کر کے مطلب و مقصد اصلی حاصل کر لیں گے۔

پھر دوسرے موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو ضرور لکھو اور حجت پوری کرو اور یہ لکھو کہ اچھا ہم بطریق تنزیل تقریری مباحثہ ہی منظور کرتے ہیں مگر اس شرط سے کہ آپ تقریر کرتے جاویں اور دوسرا شخص آپ کی تقریر کو لکھتا جاوے اور جب ہم تقریر کریں تو ہماری جوابی تقریر کو بھی دوسرا شخص لکھتا جاوے اور جب تک ایک کی تقریر ختم نہ ہوے تو دوسرا فریق بالمقابل یا اور کوئی دوران تقریر میں نہ بولے۔ پھر وہ دونوں تقریریں چھپ کر شائع ہو جائیں۔ لیکن بحث مقام لاہور ہونی چاہئے۔ کیونکہ لاہور دارالعلوم ہے اور ہر علم کا آدمی وہاں پر موجود ہے۔

میں نے یہی تقریر حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کی مولوی صاحب کے پاس بھیج دی۔ مولوی صاحب نے لکھا کہ تقریر صرف زبانی ہوگی، لکھنے یا کوئی جملہ نوٹ کرنے کی کسی کو اجازت نہ ہوگی اور جو جس کے جی میں آوے گا حاضرین میں سے رفع اعتراض و شک کے لئے بولے گا۔ میں لاہور نہیں جاتا۔ مرزا ہی سہارنپور آجاوے اور میں بھی سہارنپور آجاؤں گا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا بودا پن ہے اور کیسی پست ہمتی ہے کہ اپنی تحریر نہ دی جاوے۔ تحریر میں بڑے بڑے فائدے ہیں کہ حاضرین و غائبین اور نزدیک و دور کے آدمی بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ زبانی تقریر محدود ہوتی ہے جو حاضرین اور سامعین تک رہ جاتی ہے۔ حاضرین و سامعین بھی زبانی تقریر سے پورا فائدہ اور کامل فیصلہ نہیں کر سکتے۔ مولوی صاحب کیوں تحریر دینے سے ڈرتے ہیں۔ ہم بھی تو اپنی تحریر دیتے ہیں۔ گویا ان کا منشا یہ ہے کہ بات بیچ بیچ میں خلط و محث ہو کر رہ جاوے۔ اگر گڑ بڑ پڑ جائے۔ اور سہارنپور میں مباحثہ ہونا مناسب نہیں ہے، سہارنپور والوں میں فیصلہ کرنے یا حق و باطل کی سمجھ نہیں ہے۔ لاہور آج دارالعلوم اور مخزن علم ہے اور ہر ایک ملک اور شہر کے لوگ اور ہر مذہب و ملت کے اشخاص وہاں موجود ہیں۔ آپ لاہور چلیں اور میں بھی لاہور چلا چلتا ہوں اور آپ کا خرچ آمد و رفت اور قیام لاہور ایام بحث تک اور مکان کا کرایہ اور خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ سہارنپور اہل علم کی بستی نہیں ہے۔ سہارنپور میں سوائے شور و شر اور فساد کے کچھ نہیں ہے۔ یہ مضمون میں نے لکھ کر اور حضرت اقدس علیہ السلام کے دستخط کرا کر گنگوہی بھیج دیا۔

مولوی رشید احمد صاحب نے اس کے جواب میں پھر یہی لکھا کہ میں لاہور نہیں جاتا صرف سہارنپور تک آسکتا ہوں اور بحث تحریری مجھے منظور نہیں۔ نہ میں خود لکھوں اور نہ کسی دوسرے شخص کو لکھنے کی اجازت بھی دے سکتا ہوں۔

حضرت اقدس نے اس خط کو پڑھ کر فرمایا کہ ان لوگوں میں کیوں قوتِ فیصلہ اور حق و باطل کی تمیز نہیں رہی اور ان کی سمجھ بوجھ جاتی رہی۔ یہ حدیث پڑھاتے ہیں اور محدث کہلاتے ہیں مگر فہم و فراست سے ان کو کچھ حصہ نہیں ملا۔ صاحبزادہ صاحب! ان کو یہ لکھ دو کہ ہم مباحثہ کے لئے سہارنپور ہی آجاویں گے۔ آپ سرکاری انتظام کر لیں جس میں کوئی یورپین افسر ہو اور ہندوستانیوں پر پورا اطمینان نہیں ہے۔ بعد انتظام سرکاری ہمیں لکھ بھیجیں اور کاغذ سرکاری بھیج دیں۔ میں تاریخ مقرر پر آجاؤں گا اور ایک اشتہار اس مباحثہ کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے گا تاکہ لاہور وغیرہ مقامات سے صاحب علم اور مباحثہ سے دلچسپی رکھنے والے صاحب سہارنپور آجاویں گے۔

ورنہ ہم لاہور میں سرکاری انتظام کر سکتے ہیں اور پورے طور سے کر سکتے ہیں۔ رہا تقریری اور تحریری مباحثہ وہ اُس وقت پر رکھیں تو بہتر ہے، جیسی حاضرین جلسہ کی رائے ہوگی۔ کثرت رائے پر ہم تم کار بند ہوں، خواہ تحریری خواہ تقریری جو مناسب سمجھا جاوے گا وہ ہو جاوے گا۔ آپ مباحثہ ضرور کریں کہ لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ رہی ہیں۔

یہ تقریر میں نے مولوی صاحب کو لکھ بھیجی۔ مولوی صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ صرف اس قدر لکھا کہ انتظام کا میں ذمہ دار نہیں ہو سکتا ہوں۔ پھر میں نے دو تین خط بھیجے جواب ندارد۔

## مکتوب نمبر ۵۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ اب رسالہ ”سراج منیر“ بہت جلد چھپنے والا ہے اور اس کی لاگت کا تخمینہ چودہ سو روپیہ بتلایا گیا ہے اور سرمایہ نہیں اور رسالہ سرمہ چشم آریہ کے لئے پانچ سو روپیہ نقد قرضہ لیا گیا تھا اس میں سے بھی ابھی ایک صد ادا نہیں ہوا۔ خیر یہ تو سب کچھ اللہ جلّ شانہ آسان کر دے گا لیکن اگر بجد و جہد مخلصین یہ رسالہ بہت جلد فروخت ہو جائے تو کسی قدر فراہمی سرمایہ اس سے ہو سکتی ہے۔

والسلام

بخدمت مولوی سلطان الدین صاحب سلام مسنون۔



## مکتوب نمبر ۵۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مخدومی مکرمی اخویم مولوی سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مسئلہ آپ کا پہنچا۔ بدریافت خیریت مزاج آں صاحب تسلی حاصل ہوئی۔ ٹھنڈی سیاہی کی بابت جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ بسبب قیام سرساوہ و کارنول وغیرہ کے بے پور پہنچنے میں توقف ہوا۔ اس لئے سیاہی مذکور نہیں بھیجی سو اس کا کچھ مضائقہ نہیں جس وقت آپ بے پور میں پہنچیں روانہ فرمادیں اور حسب تحریر آپ کے جو اشتہار جدید یا کتاب طبع ہوا کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے آپ کو اطلاع دی جایا کرے گی۔ ہر طرح خیال رہے گا اطمینان رکھیں۔

اور یہ جو تحریر فرمایا کہ سوجلد ”سراج منیر“ کی ہماری معرفت فروخت ہو جائے گی اس کے لئے

مشکوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کا اجر بخشے۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ یہ آپ کی دوستانہ و مخلصانہ ہمدردی ہے اور پانچ جلد ”شحنہ حق“ کی قیمت اور ایک جلد ”سُرْمہ چشم آریہ“ کی معرفت سخی اللہ صاحب و ایضاً قیمت یک جلد ”سُرْمہ چشم آریہ“ معرفت اسماعیل خان اب تک میرے پاس نہیں پہنچی۔ شاید انہوں نے ابھی روانہ کرنے میں توقف کیا ہوگا۔ مولوی صاحب کو سلام مسنون فرمائیں اور صحت یابی سے مطلع کریں۔

خاکسار

میرزا غلام احمد عفی عنہ  
بقلم عاجز عبدالحق غفرلہ

مورخہ ۲۴ ستمبر



## مکتوب نمبر ۵۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی انخویم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدر سید صاحب کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ سید حشمت علی صاحب کو مطمئن کر دیں اور آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہے۔ اُمید ہے آپ جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے اور ایک روپیہ کا عطر عمدہ اگر ملے تو ضرور خرید کر لے آنا مگر آپ کا آنا از بس ضروری ہے اس جگہ کتاب ”دافع الوسوس“ کا کام شروع ہے۔ شاید چند جزو کے قریب کتاب طبع ہو چکی ہے۔

والسلام

۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان



## مکتوب نمبر ۵۹ ❁

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ ضرور اس شخص نان بائی کو ساتھ لے آویں جو کرایہ ہوگا اس جگہ دیا جائے گا اور مبلغ <sup>عشہ</sup> روپیہ کا تنور بھی ساتھ خرید کر لے آویں اور اگر روپیہ نہ ہو تو بواپسی ڈاک مجھ کو اطلاع دیں کہ تا یہاں سے مبلغ <sup>عشہ</sup> بیس روپیہ اور کرایہ بھیج دیا جائے مگر جلد اطلاع دیں لیکن یہ بات اس کو سنا دینی چاہئے کہ اکثر دو وقت ایک تنو کے قریب مہمانوں کی روٹی پکانی پڑتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف دن آدھن کی روٹی پکا سکتا ہو۔ یہ تنخواہ تو ہمیں منظور ہے اور تنور خریدنے کے لئے آپ کو کہہ دیا ہے۔ مگر یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ آیا اس میں یہ طاقت ہے کہ ساٹھ، ستر یا ایک سو آدمی کی تنور میں ہر روز وہ روٹی طیار کر دے گا اور دہلی کے نان بائیوں کی طرح عمدہ اور صاف روٹی ہوگی۔ اگر وہ اپنی باتوں میں سچا ہے تو بہتر ہے اور بہت خوب ہے۔ صرف یہ خیال ہے کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو صرف دس بیس روٹیاں پکا سکتے ہیں۔ مگر یہاں لنگر خانہ میں بعض اوقات دو دو سو آدمی مہمان جمع ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ غرض اگر ہر طرح پر قابل ہو تو میری طرف سے اجازت ہے کہ <sup>عشہ</sup> روپیہ کا تنور خریدیں اور اپنی طرف سے کرایہ دے کر لائیں اور اگر بطور قرضہ دو چار دن کے لئے روپیہ مل جائے یعنی جس صورت میں آپ کے پاس نہ ہو تو قرضہ لے کر تنور لے لیں اور اگر

روپیہ نہ ہو اور نہ ملے تو اطلاع دیں تانی الفور بھیج دیئے جاویں۔ والسلام

خاکسار

۲۳ اپریل ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد

آپ کے گھر میں سب خیر و عافیت سے ہیں اور لڑکا ہر طرح اچھا ہے۔

## مکتوب نمبر ۶۰ ❁

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مخدومی مکرمی پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط حضرت کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر ہو اور مقدمہ کی مشکلات سے جلد نخلصی ہو کر آپ کو دارالامان میں واپس آنے کا موقع مل جائے۔ فی الواقع یہ دوری اور مجبوری آپ کے واسطے بہت تکلیف کو سامنا۔ جس شخص کی اتنی مدت سے قادیان میں رہائش مستقل ہو اُس کے واسطے تو اتنی مدت باہر رہنا نہایت مشکل بلکہ ایک ایک دن بمنزلہ سال کے ہوگا۔ اچھا خدا کا فضل کرے اور آپ کو بخیریت فتح کے ساتھ واپس لائے۔

والسلام

۸ مئی ۱۹۰۷ء

خادم محمد صادق عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۶۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ جو غم اور مصیبت کے صدمہ سے بھرا ہوا تھا مجھ کو ملا اِنَّ اللّٰهَ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ چونکہ خدا تعالیٰ جبکہ کوئی مصیبت نازل کرتا ہے تو بعد اس کے کوئی راحت بھی پہنچاتا ہے۔ اس لئے اس کے رحم اور کرم سے کسی حالت میں نومید نہیں ہونا چاہئے اور ساتھ ہی توبہ اور استغفار بہت کرنا چاہئے کیونکہ بعض مصائب بعض گناہوں کے سبب سے بھی ظہور میں آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ چاہے تو ایک بیٹے کی جگہ دس بیٹے دے دے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

آپ کی نومیدی کی عمر نہیں ہے۔ ہم نے پچشم خود دیکھا ہے کہ نوے برس تک جن کی عمر تھی ان کے لڑکے پیدا ہو گئے اور ساتھ ہی پینسٹھ برس تک عورتوں کی بھی اولاد ہو سکتی ہے۔ ہاں جب یہ خیال آتا ہے کہ کس قدر فرقان الرحمن کی پرورش کے لئے آپ نے محنت اٹھائی تھی اور کیا کچھ امنگ اور آرزوئیں تھیں تو دل پر صدمہ پہنچتا ہے لیکن ایسی مصیبتیں ہر یک کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والے آخر اپنی مراد کو پا لیتے ہیں۔ میرے ہمیشہ خیال میں رہا ہے کہ یہ سفر ہی منحوس تھا۔ آپ کو ایسے لوگوں سے تعلقات کرنے پڑے جو سچائی اور راستبازی کے دشمن ہیں اور ہر یک مکر اور فریب کو حلال سمجھتے ہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ تعلق ہونے کے بعد کئی ٹھوکروں میں مبتلا ہو جاتا ہے سو میں اسی لئے ڈرتا ہوں کہ یہ خدا کی طرف سے ایک سرزنش نہ ہو۔ پاکوں اور مقدسوں کو بھی کبھی مصیبت آ جاتی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے مر گئے مگر ساتھ اس کے صبر جمیل تھا، کوئی جزع فزع نہ تھا۔ اسی واسطے لکھا ہے کہ مصیبت دو قسم کی ہے (۱) ایک ترقی درجات کی مصیبت جو نبیوں اور تمام راستبازوں پر آتی ہے (۲) اور دوسری جزاء السيئات کی مصیبت جو انسان پر گناہ اور غفلت کی حالت میں آتی ہے اور غم کے ساتھ دیوانہ بنا دیتی ہے۔ بہر حال توبہ اور استغفار کے ساتھ وہ مصیبت جاتی رہتی ہے اور خدا تعالیٰ نعم البدل عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ بجز خدا کی طرف جھکنے کے کوئی چارہ نہیں۔ دُنیا کی

زندگی ہر قسم کی تلخیوں سے بھری ہوئی ہے مگر جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اور مکر اور فریب کی تمام شاخیں اپنے اندر سے باہر نکال دیتا ہے خدا کی رحمت کا اس پر سایہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ آگ میں سے اس کو نکال لیتا ہے۔ بجز خدا کے کوئی کسی کا ساتھی نہیں۔ جو خدا کی طرف آتے ہیں وہ اس کی رحمتوں کے امیدوار ہو جاتے ہیں۔ اس کی دلوں پر نظر ہے نہ زبانوں پر۔ ہمیں آپ کے فرزند کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے۔ آمین۔ گھر میں بیوی اور ان کی والدہ بھی یہ خبر سن کر نہایت غمگین ہوئیں اور ان کو بہت صدمہ پہنچا اور روتی رہیں مگر قضاء و قدر الہی سے کیا چارہ ہے۔ ہمارا تو یہی تجربہ ہے کہ کچھ اپنا ہی گناہ ہوتا ہے جب فوق الطافت قہر الہی نازل ہو جاتا ہے ورنہ وہ تو بڑا کریم و رحیم ہے۔ اس کی رحمتیں بے انتہاء ہیں۔ وہ جو اس کی طرف سچے دل سے جھکتے ہیں وہ فوق الطافت صدموں سے انہیں بچا لیتا ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۱۳/ اگست ۱۹۰۷ء



# عكس مکتوبات

بنام

حضرت صاحبزاده

پیرسراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ







# عکس مکتوب نمبر ۱۰

EAST INDIA POST CARD



THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

بھتی جی پور پھانس  
مکان لید جیلا لید کھ لڑتہ اور پھولہ



ظفر محمد نیکو رفوعا ہر نزدہ سر الہی صاب

۱۰۰۸ ۵۱۲۳  
۱۰۰۸ ۵۱۲۳

بھتی جی پور پھانس

محمد و نسیم

محمد و نسیم علی محمد و نسیم درانہ خرد لڑتہ اور پھولہ

بہ بلاز خرد لڑتہ اور پھولہ  
ورسہ خاک خرد لڑتہ اور پھولہ

# عکس مکتوب نمبر ۱۲

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

مقام جی پور مکان عبدالمطلب رستہ داؤد آباد  
مخدوم عزیز صاحبزادہ سراج الحق صاحب کراچی پریس



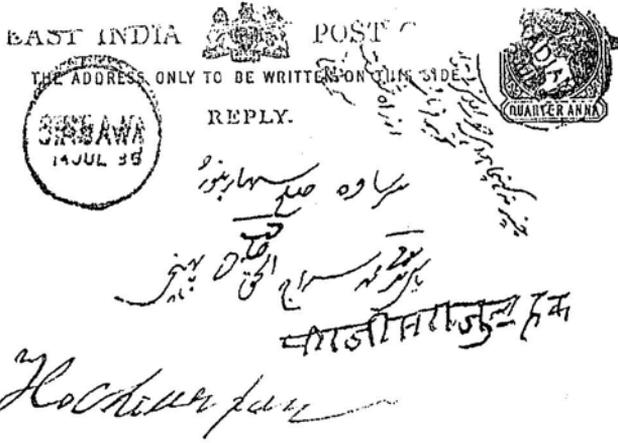
*J. P. ...*

بسم الله الرحمن الرحيم تحفہ و نفع  
مخدوم عزیز صاحبزادہ سراج الحق

مسموعہ عینک و رختہ اور - بمقام تین روز ہوئی  
پہرسل اسسٹنٹ بنا رہیں ان کے ہر لین میں اپنی  
بہ کس درپیکر کئی ہیں - آپ بنی بیت جلد و کس  
کردین اسسٹنٹ جلد ویر ہوگا اسسٹنٹ بر  
ایک آنہ پڑھید بہرسل کا کراہی و تیار پڑھا  
حاکم خدیوہ ملک سہ ماہی



# عکس مکتوب نمبر ۱۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محکمہ فضیلتی کراچی  
 از غایت سعادت اللہ کہ علیہم کونستہ کما فی اللہ  
 راجع علیک در خبر راتہ در آنہ سعادت نامہ بنیاد  
 وطنیہ عالیہ در وقت دلایا رنڈا رتہ بزرگوار  
 ہم درود فروری اپنا تبریک کے لفظ  
 اور در وقت کما حقہ کونستہ ہے در لفظ  
 صابر علیہ السلام



عکس مکتوب نمبر ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 حضور و علیہ السلام  
 محمد و علیؑ میری (مخ) صہرزہ کراچی صاحب

اسکے بارے میں اور جو باتیں ہیں وہ باتیں ہیں کہ یہ عنایت ہے کہ  
 جو ہے وہاں ہے کہ فرمایا ہے کہ میں اور میں سے خارج ہے کہ  
 طبع بزرگ ہے کہ میں نے کہا ہے کہ اس سے ارادہ ہے کہ  
 روز تک ایک ہی بار میں دیکھتا ہوں کہ اس سے کہ میں نے  
 اس کے بارے میں ہے کہ بعض باتوں کا جو جو ہے کہ اس سے  
 کہ تمام صفات کے طور پر اس کے حالات ہیں کہ اس سے مطلع  
 زمانا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ہے کہ اس سے

## عکس مکتوب نمبر ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوب و تبلیغ

مخدوم صاحب سید محمد رفیع  
 علیہ السلام و آلہ  
 علیہ السلام

معنا نبی نامہ لہو لکھا جب آپ کو قرآن مانا اور اس کے کتاب  
 آپ صوفی میں پرواز لڑا جانے لگا آپ خود تھما رہے جو  
 سیدنا تک کہیں تجویز اس کے مخلصانہ کوششیں جو خالص  
 سید آپ کرتے ہیں وہ جل شانہ دنیا اور آخرت میں رسالت لکھا  
 اور کئی میرا ارادہ دو ماہ تک بنام جاوایا میں رہے گا  
 خاتم میں زندہ رہے گا اگر آپ سے یا میں سے روز  
 مہر جانوں گا اور آپ کے برہمن لائے ایمان لگا جو وقت



# عکس مکتوب نمبر ۲۲

EAST INDIA  POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE



مقام دارالضیاع حصار خانقاہ دارالکتاب  
مدینہ منورہ میں افریقہ صابریہ سولہ ص ۱۰۰  
۱۰۰  
H.A.N.S.I.  
36  
AUG  
36



مدنی فریادیں اور ملک در ملک اور عالم  
سب کو مگر عرب عزیز ہو اور کبھی  
خیرت نہیں آئے کتے مار گویا تا رہا کہ آثار ظاہر سے  
ماہو کی کلی دولت آئے تھی مگر اترے دورے کے عمل نام سے  
در بارہ زور کے فاکو لکھ کر نام سے روس میں بھی ماہو پڑا  
اللہ اعلم بالصواب

# عکس مکتوب نمبر ۲۳

EAST INDIA POST CARD

THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

THE ANNEXED CARD IS INTENDED FOR THE ANSWER

مکتوب نمبر ۲۳

بقا صدر خان ایجوکیشنل سوسائٹی

ایس ایس ایف

مکتوب نمبر ۲۳

7 NOV. 1911

مکتوب نمبر ۲۳

بقا صدر خان ایجوکیشنل سوسائٹی

ایس ایس ایف

مکتوب نمبر ۲۳

7 NOV. 1911

BB

عکس مکتوب نمبر ۲۴



ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE.

بمقام سرساده ضلع سہارنپور  
 حدیقہ کرمی اخیوم صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی  
 Saharunpur

کرمی اخیوم رسد عکس و رسمہ اردو کاتب  
 کج اللہ الرحمن دایم  
 عکس و رسمہ  
 عنایت نامہ لکھنؤ میں عیاض ہیں اس دامن میں  
 راجے جگر نادیاں میں ہے آپ راجے جگر  
 بہتر حق عزت باری جل شانہ تشریف لائے  
 باقی قیمت ۴ درہم  
 خاکہ تعلیم از قاریان  
 (تعمیر کتب خانہ)  
 ۱۵/۱۰

# عکس مکتوب نمبر ۲۷

EAST INDIA POST CARD  
THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS



بہار کے لوگوں کے لیے  
دیکھو یہ بڑا اچھا سا وارڈن احمد سراج الحق صاحب صاحب  
۱۰/۱۰/۱۰

بہار کے لوگوں کے لیے  
دیکھو یہ بڑا اچھا سا وارڈن احمد سراج الحق صاحب صاحب  
۱۰/۱۰/۱۰

# عکس مکتوب نمبر ۲۸

FAST INDIA POST CARD  
 THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE  
 بھارت  
 بیرون شہر مکان ابو محمد حسن علی اپید  
 درجہ اول  
 مشفقہ مکرچی انجمن خیراوردہ محمد سیرام علی حیدر علی نعمانی  
 محمد حسن علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی  
 محمد و آلیہ  
 مشفقہ مکرچی انجمن خیراوردہ سیرام علی  
 السلام کم - در حد زہر - اے عذات نامہ ہونی بین  
 عرصہ مہ ماہ سے بیمار ہوں - اب بے نسبت سابق بہت  
 کدراں سے - امید کہ اس اہل شفا ہو وی دیکھی - مگر  
 یا و سے - کہ باوجود مشرت بیماری اشکی سلی خط  
 کا جواب لکھ گیا تھا - شاید کم ہو گیا ہوگا - اب  
 ہمیشہ اپنے خیر و عافیت سے مطلع و مطمئن رہتا  
 رہتا رہتا - اور میں بوجہ ضعف و ناتوانی اپنی ماہر سے  
 خط نہیں لکھ سکتا - زہد خیرت ہے - والسلام  
 مرزا غلام احمد از قادیان - ۷ سرجن  
 ۱۸۹۰



# عکس مکتوب نمبر ۳۰

EAST INDIA



THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN IN THIS SPACE.



بھائی دروازہ ماندم ٹریفک  
کلیئر سکر ساجزده سر ایچ ای جی صاحب کجا تھانہ



گھسہ/دو

بھائی دروازہ ماندم ٹریفک  
کلیئر سکر ساجزده سر ایچ ای جی صاحب کجا تھانہ  
گھسہ/دو













# عکس مکتوب نمبر ۴۱

EAST INDIA POST CARD



THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

مقام کورٹ پشلی ریاست کنیری علاقہ جی پور محلہ ٹرا ماین نڈیت مشفق امیر صاحب

سید المصطفیٰ صاحب دہلی

*Jeynani*

سزا دیا گیا ہے جس کا حساب سالہ علم کی صورت میں بخیریت قادیان میں پہنچ گیا ہوں اور اس کا  
خیر و نجات ہی آپ کے حیدر کے بہت سے نہیں ہیں لیکن اگر کدیلہ ہر انہی وقت سے کہتے ہیں اگر خدا سے  
جا بھگتا تو پھر ملاقات ہو جاوے گی اس کے ساتھ ساتھ ملاقات ہمیشہ حالات ضرورت آیات سے  
مطلع و سرور الوقت فرماتے رہیں

خاک  
علاقہ  
۱۳۱۳ھ

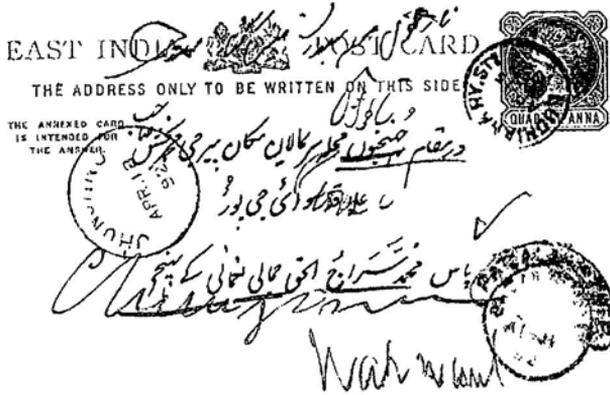








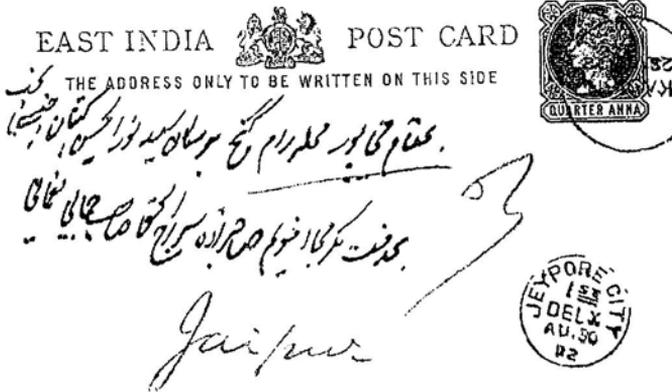
# عکس مکتوب نمبر ۴۷



محکمہ دارالحکومت  
 مسٹر جی ڈی بیگم  
 عدالت نامہ ہوگا آپ کے ساتھ لکھا گیا ہے  
 جاننا ہے اور وہ بہت ہوگا اور اتنا  
 میں ارادت بہت ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں  
 تشریف لائے اور بہت ہی خوش ہوئے  
 سید احمد علی صاحب  
 رتہ مبارک ہو ۱۵ مارچ ۱۸۵۷ء



# عکس مکتوب نمبر ۴۹



دعا ہے  
 حضرت خاندانِ نبوتِ درویش  
 محبت خاندانِ نبوتِ درویش  
 کہ اب یہاں ننان رکھنا باقی نہیں ہے  
 دولت بہت رکھنے کی گنج گنج خور رہا ہے  
 تمامے اراستہ جاسن نور یکا عرفین میں  
 رفق اور کماؤ فریضہ کس کو تکمیل اللہ اللہ  
 درویشی و درویشی کا راز

# عکس مکتوب نمبر ۵۲

EAST IND

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
میرزا محمد علی صاحب



جناب  
General  
C. P. G. S.



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
کی رعیت

میرزا عزیز اللہ صاحب ایک خط لکھا ہے جو  
تاریخاً ۲۱ نومبر ۱۸۵۷ء کو لکھا گیا ہے  
اور اس میں لکھا ہے کہ میرزا صاحب  
ایک کارڈ لکھ کر میرزا صاحب کو  
۹۰ روپے کی رقم بھیج دیں  
اور اس رقم کی رقم لکھی ہے  
اس خط میں لکھا ہے کہ  
اپنی مدد و توفیق سے اس خط کو  
میرزا صاحب نے لکھا ہے

میرزا عزیز اللہ صاحب



# عکس مکتوب نمبر ۵۶

EAST INDIA POST CARD



THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE



بھائی کو راجپوتانہ مان سرائی لکھنؤ  
 خدمت افروز و بھائی صاحب  
 مسعود علی

بھائی کو راجپوتانہ مان سرائی لکھنؤ  
 خدمت افروز و بھائی صاحب  
 مسعود علی  
 بھائی کو راجپوتانہ مان سرائی لکھنؤ  
 خدمت افروز و بھائی صاحب  
 مسعود علی  
 بھائی کو راجپوتانہ مان سرائی لکھنؤ  
 خدمت افروز و بھائی صاحب  
 مسعود علی



دو کتاب اولیام سونا زمانه در شرح او صحتیابی است و در شرح  
مورخه اولیام سونبر اسم خا کسار  
میرزا غلام محمد عینی  
تعلیمات جعفر علی بیگ افغان

## عکس مکتوب نمبر ۵۸

بحمد اللہ العالی  
 کہ رخصت  
 علی ایضاً مرادہ صبر اللہ علیہ  
 محبت نامہ سرخطا از دارالافتاء سید صاحب لکھنؤ دعا گوں لکھنؤ  
 مکتوب کوئی اور آپ کے عنوانات کا نسبت رشتہ میں ہے امید ہے آپ صبر  
 اسلاف توجہ فرمائیں اور اگر دستہ کا علم علی اللہ عز و جل  
 جنیور کے انا لکھنؤ کا از بس جواب اس کی کتاب دعا گوں  
 اس کے لئے یہ نامہ جدید فریاد قریب کتاب کا طبع سرکل  
 در کتب خانہ علم الہیہ ۲۲، ۲۱، از ۱۵۱۱۱









## عکس مکتوب نمبر ۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 مکلفہ و لعلی علی زکریا علیہ السلام  
 سیدہ زکریا علیہ السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا عنایت نامہ جبرغم اور صحبت کی حدود سے لے کر  
 مجھ کو ملے آئے تھے ورنہ ایسا راجحون۔ جبرغم اور صحبت

جیکے کوئی صحبت ناکر کرے ہی تو بعد اسکی کوئی راحت  
 ہی ہو گی تا ہی اسکی رسم اور کرم کی حالت میں

ترتیب میں ہمہ حالی اور ساتھ ہی تیرے اور رستخار سے کرنا

جہاں کیوں بعض مصائب بعض گناہوں کی سبب سے ہوں ظہور

میں الٰہی میں اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز آقا دارین حالی  
 تو ایک جہی کی جہر دستا ہی دینی وہ ب کھم کر



درنا میں کریم خدا کی طاعت سے ایک اور نئی بات  
 پاؤں اور قدموں کو بھی کبھی نصیحت اعلیٰ ہی صیغہ  
 نکلتا ہے کہ کھڑے ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم کی کبارتوں کی طرف  
 نظر نہ کرے اور جہتوں کو نہ دیکھے نہ ہی نہ تھا اسی  
 دراصلی نکلتا ہے کہ نصیحت دینے کی ہے اس ایک  
 شرعی درجات کی نصیحت جو بیخون اور عیاں اور سبب  
 کے آتی ہے - (۲) اور وہ کہی جہاں نصیحت کی  
 نصیحت جو انسان کے گناہ اور غفلت کی حالت میں آتی  
 ہے اور غم کی حالت میں دینے یا دینے ہی ہے حال تمہ  
 اور درستی کی حالت میں وہ نصیحت جہاں آتی ہے اور  
 صدر شامی شمس العبدی علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ اگر کوئی



حضرت صاحبزادہ

پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؒ

صفءه	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر
۱۴۲	بلا تاریخ ❁	۱
۱۴۲	❁ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۴ء	۲
۱۴۳	❁ ۳۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء	۳
۱۴۴	بلا تاریخ ❁	۴
۱۴۴	بلا تاریخ ❁	۵
۱۴۵	بلا تاریخ ❁	۶

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم صاحبزادہ افتخار احمد صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد آنمکرم کا خط پہنچا۔ رسالہ ”نشان آسمانی“ ارسال خدمت ہے۔ نیز فرماویں  
آپ کی ملاقات اب کب ہوگی کیونکہ ایک مدت مدید گزر گئی ہے یہ عاجز قادیان میں ہے اور جوش  
مخالفوں کا بدستور۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مجی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ سب کو شفا بخشے مگر آپ بھی بعد ایام رخصت ہر طرح  
آجانا۔ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ آنا ہی موقوف رکھیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۲۴/ اکتوبر ۱۸۹۴ء



## مکتوب نمبر ۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم صاحبزادہ افتخار احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچ کر دختر معصومہ محمودہ بیگم کی خبر وفات سن کر والدہ محمودہ کو بہت ہی رنج اور غم ہوا جو اس خط میں آ نہیں سکتا اور سخت قلق اور اندوہ جو خیال میں نہیں تھا انہوں نے ظاہر کیا۔ آخر ان کو نصیحت اور صبر کے وعظ..... سے شکیب کے لئے کہا گیا کیونکہ یہ امر قضاء و قدر ہے کسی کے اختیار میں نہیں۔ چاہئے کہ آپ بھی اسی طرح صبر کریں اور ان کی طرف سے آپ کے گھر کے لوگوں کو السلام علیکم پہنچے اور نیز یہ کہ ہم کو آپ سے اس حادثہ سے کچھ کم رنج نہیں پہنچا۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر میں بجز صبر و شکیب کے اور کچھ چارہ نہیں اور نیز کہا ہے کہ لڑکا چھوٹا اب تک بیمار ہے۔ تپ آتا ہے بہت دُ بلا کمزور ہو گیا ہے۔ اس لئے نہیں آسکی ورنہ میں ضرور لاتی اور ان کی والدہ صاحبہ نے سخت افسوس کیا۔ باقی خیریت۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۳۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء

اور واضح ہو کہ میں نے آپ کے گھر کے لوگوں کو بار بار کہا تھا کہ ایسے وقت میں مت جاؤ اور بچوں پر ظلم مت کرو مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ کی ہوا بہت عمدہ تھی گویا بہشت سے دوزخ میں جا پڑے اور والدہ محمودہ کہتی ہے کہ اس سے پہلے دو لڑکیاں میریاں لدیا نہ کی نذر ہو چکی تھیں اب تیسری بھی ان کی نافرمانی سے یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کی کوتاہ اندیشی سے انہی لڑکیوں کے ساتھ جا ملی۔ بہتیرا سمجھا یا مگر کچھ نہ مانا۔ ان کا کیا گیا لڑکی ہماری گئی۔ اگرچہ تقدیر ہر ایک جگہ آ جاتی ہے مگر رعایت اسباب بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور تا کیداً لکھا ہے کہ جس جگہ وبا ہو یا ہوا اچھی نہ ہو اس جگہ مت جاؤ۔ اس جگہ جانے میں خیر نہیں۔



## مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ صاحبہ بخیر و عافیت پہنچ گئی۔ مناسب ہے آپ اپنی نوکری پر ضرور آجائیں شاید ترقی ہو جائے اور آپ نے بہت ہی نامناسب کیا ہے کہ زیور اور پارچات بھیج کر ہمارا غم تازہ کیا۔ کیا ہم نے بھاگ بھری کو اس لئے بھیجا تھا کہ زیور لاکر اور بھی ہمیں رنج میں ڈالے۔ یہ پیغام میرے گھر کے لوگوں نے دیا ہے۔ آپ ضرور اس کو پہنچادیں۔

والسلام

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رخصت گزرنے پر ہے۔ آپ کو ضرور آنا چاہئے۔ موسیٰ بیماریاں ہیں۔ کچھ مضائقہ نہیں اور گھر میں کہا ہے کہ محمودہ بیگم کی وفات سے اگرچہ بہت رنج ہوا مگر ہم دوسری لڑکی کو بجائے محمودہ بیگم کے سمجھ لیں گے۔ وہ..... اور کہتے ہیں کہ بہتر ہے کہ آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے اپنے گھر کے لوگوں کو لے آویں اور ضرور آویں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم صاحبزادہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط پہنچا۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ ضرور آ جاؤ بلکہ کچھ مضائقہ نہیں کہ آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لے آویں اور ضرور آ جاؤ۔ موسیٰ اور معمولی بیماری ہے اور آپ نے پارچاٹ اور زیور کیوں واپس کر دیا۔ محمودہ کی جگہ سعیدہ جو بہن تھی ہم اسی کو محمودہ سمجھ لیں گے اگر اس کی والدہ کی مرضی ہو یعنی مظہر قیوم کی والدہ اور جلد آنا چاہیے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد



# عکس مکتوبات

بنام

حضرت صاحبزاده

پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ





## عکس مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
کتاب و سنت

بھی اضمیمہ مبارکہ افتخار محمدیہ اسکول علیحدہ دہلی اور کالج  
اسے گارڈ ہو کر دفتر معززہ محمودیہ کی خبر دانا ہے کہ  
والدہ محمودیہ کویت ہے بیچ اور بیچ ۱۳ جو اس وقت میں آئیں  
اور کھتہ قتل اور انزہ جو خیال میں نہیں تو انہوں نے طائر کا  
اور انکو بھی اور جرنل دعوے انور سے لکھتے ہیں کہ  
کریکٹ میں اور فضا و قدامت کے افسد میں ہیں جا ہے  
اور آج ہی اسے طائر مبارک اور انکی طرف سے

کہہ کی لوگوں کو اسلام علیکم عرض اور نیز یہ کہ حکم ہے کہ  
 اسے صاف ہے کہہ کہ ایک سہ ہر حال میں صدر آگاہی یا فقیر  
 جو خبر دیکھ اور کہہ جا رہے ہیں اور نیز کہا ہے  
 کہ اگر ہر وقت دیکھ سارے یہ سب لگا ہے سب ابہ کوز  
 میری ہے اسے سب دیکھ ورنہ میں صومالی اور انکی  
 والے صاف لیا کہتے اسوں ہی مانتی ہے کہ حکم  
 صاف ہے

اسو راجہ

اور واضح ہے کہ یہ اسے کہہ کی لوگوں کو بار بار کہہ تاکہ  
 اسے وقت میں جاؤ اور کہہ اسے غلط نہ کہو

دلہن کی ایک عالمی اور سماجی زندگی کے رکن کے سما

سیت کے لئے ہی گویا سیت کے دریا سے حائر اور والہ

محمود کے ہے کہ اس کے ملی دو لڑائیوں کے لئے

نذر ہو گیا ہے اب سیر میں انکی نافرمانی کے لئے

اپنے کپڑے لگوانے کے لئے سیر کے لئے لگوانے کے لئے

جاملی سیر کیا لگوانا ات لگوانا لگوانا لگوانا لگوانا

اللہ تعالیٰ ایک جبر اتانے ہے نذر عاقبت الاسباب

صدر سماج کے اور ناکہ ناکہ ہے کہ جس کے وہ نام ہے

سما لہی نہ ہو رکھتے جاؤ رکھتے جاؤ سما لہی نہ ہو رکھتے



# عکس مکتوب نمبر ۵

سبح اللہ سبحانہ

کعبہ

جس اعظم صلاحتہ

آپ کو حضرت انا صاحب مومنین سے کچھ نصیحتیں  
آپ کو نصیحت تندر جا رہی ہے

نہ لکھیں گے لکھیں گے خود بخود دنا سے اڑھت نہ لکھیں

تجربہ دہا کر لکھیں گے لکھیں گے کچھ لکھیں گے لکھیں گے

لکھیں گے کہ بہتر ہے آپ سے بہتر لکھیں گے

نصیحت لکھیں گے لکھیں گے

نصیحت لکھیں گے لکھیں گے

عکس مکتوب نمبر ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 جمعہ اخوان صبر اور  
 رزق علیکم وعلیٰ اولیائکم وعلیٰ مسلمین  
 مناسبت کرنا اور اجازت لانا  
 کرنا اور ہر ایک مبتدئ کے لئے اپنے لئے  
 ساتھ لانا اور اور اجازت اور ہر  
 کسی سے اور اس کی بارگاہ اور زور  
 والوں کو یا محمودہ کے جگہ سعیدہ صوفی  
 اور محمودہ کے لکھی اور اس کی اولاد کی طرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 جمعہ اخوان صبر اور  
 رزق علیکم وعلیٰ اولیائکم وعلیٰ مسلمین  
 مناسبت کرنا اور اجازت لانا  
 کرنا اور ہر ایک مبتدئ کے لئے اپنے لئے  
 ساتھ لانا اور اور اجازت اور ہر  
 کسی سے اور اس کی بارگاہ اور زور  
 والوں کو یا محمودہ کے جگہ سعیدہ صوفی  
 اور محمودہ کے لکھی اور اس کی اولاد کی طرف

حضرت سید محمد عسکری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت سید محمد عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت سید محمد عسکری رضی اللہ عنہ سلسلہ کے سابقین الاولین کی جماعت میں سے ایک نہایت مخلص اور وفادار بزرگ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے اخلاص و وفا کی وجہ سے آپ سے خاص محبت تھی۔ سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے رہے تھے مگر آپ نے اس وقت ان کی دعوت کو دینی امور میں انہماک اور مصروفیت کی وجہ سے منظور نہ فرمایا۔ یہ ایسے زمانے (۱۸۸۷ء) کا واقعہ ہے جب کہ ابھی آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ اس مکتوب میں حضور نے اپنی زندگی کا مقصد بیان کیا ہے۔ احباب متعدد مرتبہ اس مکتوب کو پڑھیں جن سے انہیں حضرت اقدس کی سیرۃ مبارک کے مختلف پہلوؤں کا اندازہ ہوگا۔ (عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت سید محمد عسکری صاحب<sup>رض</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۸/جون ۱۸۸۶ء	۱۵۱
۲	۷/فروری ۱۸۸۷ء	۱۵۳
۳	بلا تاریخ	۱۵۴

## مکتوب نمبر ۱

### مقلدین اور غیر مقلدین کے متعلق ایک اہم مکتوب

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ

بعد سلام مسنون

مقلدین و غیر مقلدین کے بارے میں جو آپ نے خط لکھا تھا اس میں کس فریق کی زیادتی ہے۔ سو اس عاجز کی دانست میں مقلدین و غیر مقلدین کے عوام افراط و تفریط میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اگر وہ صراطِ مستقیم کی طرف رجوع کریں حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ دین اسلام کا مغز اور لب لباب توحید ہے۔ اسی توحید کے پھیلا نے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور قرآن شریف نازل ہوا۔

سو توحید صرف اس بات کا نام نہیں جو خدا تعالیٰ کو زبان سے وحدہ لا شریک کہیں اور دوسری چیزوں کو خدا تعالیٰ کی طرح سمجھ کر ان سے مرادیں مانگیں۔ اور نہ توحید اس بات کا نام ہے کہ گو بظاہر تقدیری اور تشریحی امور کا مبداء اسی کو سمجھیں مگر اس کی تقدیر اور تشریح میں دوسروں کا اس قدر دخل روا رکھیں گویا وہ اس کے بھائی بند ہیں۔ مگر افسوس کہ عوام مقلدین (حنفی) ان دونوں قسموں کی آفتوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ ان کے عقائد میں بہت کچھ شرک کی باتوں کو دخل ہے اور اولیاء کی حیثیت کو انہوں نے ایسا حد سے بڑھا دیا ہے کہ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف امور تشریحی میں ائمہ مجتہدین کی حیثیت کو ایسا بڑھایا ہے کہ گویا وہ بھی ایک چھوٹے چھوٹے نبی مانے گئے ہیں حالانکہ جیسا امور قضا و قدر میں وحدت ہے۔ ایسا ہی تبلیغ کے کام میں بھی وحدت ہے۔

مقلد لوگ تب ہی راستی پر آسکتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا ایمان درست ہو سکتا ہے جب صاف صاف یہ اقرار کر دیں کہ ہم ائمہ مجتہدین کی خطا کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ غضب کی بات ہے کہ غیر معصوم کو معصوم کی طرح مانا جائے۔ ہاں بے شک چاروں امام قابلِ تعظیم اور شکرگزار ہیں۔ ان سے دنیا کو بہت فوائد پہنچے ہیں مگر ان کو پیغمبر کے درجے پر سمجھنا، صفاتِ نبوی ان میں قائم کرنا

اگر کفر نہیں ہے تو قریب قریب اس کے ضرور ہے۔

اگر ائمہ اربعہ سے خطا ممکن نہ تھا تو پھر باہم ان میں صدہا اختلاف کیوں پیدا ہو گئے اور اگر ان سے اپنے اجتہادات میں خطا ہوئی تو پھر ان خطاؤں کو ثواب کی طرح کیوں مانا جائے۔ یہ بُری عادت مقلدین میں نہایت شدت سے پائی جاتی ہے۔ ہر ایک دیانت دار عالم پر واجب ہے کہ ایسا ہی ان پر شدت توجہ سے حملہ کرے اور خدائے جلّ شانہ پر بھروسہ کر کے زید و عمر کی ملامت سے نہ ڈرے اور وہ لوگ جو موحدین کہلاتے ہیں۔ اکثر عوام الناس ان میں سے اولیاء کی حالت اور مقام کے منکر پائے جاتے ہیں۔ ان میں خشکی بھری ہوئی ہے اور جن مراتب تک انسان بفضلہ تعالیٰ ہو سکتا ہے اس سے وہ منکر ہیں۔ بعض جاہل ان میں سے ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم سے ہنسی بے جا کرتے ہیں۔

سوان حرکات بے جا سے وہ کافر نعمت ہیں اور طریق فقر و توحید حقیقی و ذوق و شوق والہی محبت سے بالکل دُور و مہجور پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں فریقوں کو راہِ راست بخشنے۔

۸ جون ۱۸۸۶ء



## مکتوب نمبر ۲

مخدومی مکرمی اخویم سید محمد عسکری سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا موجب تسلی ہوا۔ میں آپ کے واسطے غائبانہ بہت دعا کرتا ہوں اور آپ کے اخلاص سے خوش ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کے ترددات دور کرے۔ اس وقت میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اپریل یا مئی کے مہینے میں انشاء اللہ القدر آپ کی یاد دہانی پر بشرط خیریت و عدم موانع آپ کو اطلاع دوں گا اور شاید ان مہینوں میں کسی ایسے مقام میں میرا قیام ہو جس میں باسانی ملاقات ہو جائے۔ مجھے اس وقت تالیف رسالہ ”سراج منیر“ کے لئے نہایت مصروفیت اور خلوت ہے اور میری زندگی صرف احیاء دین کے لئے ہے۔ اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں، ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت ورنج گزرنے والی چیزیں ہیں۔ اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت ورنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی راحت پائیں گے۔ بہشت انہیں کی وراثت ہے کہ جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج و راحت کیا چیز ہیں؟ آخری خوش حالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو باشرط صدر اٹھائے اور اس نابکار گھر کی عزت اور ذلت کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس کے غم سے غمگین نہیں ہوتا اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

والسلام ☆

۷ فروری ۱۸۸۷ء



## مکتوب نمبر ۳

مقلدوں اور غیر مقلدوں کی نسبت حضرت امام الائمہ حکم و عدل کا فیصلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

از طرف عائد باللہ الصمد غلام احمد عافاه اللہ وایده

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا چونکہ حق میں تلخی کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ مجھے امید نہیں کہ میرے اس جواب پر ہر ایک راضی ہو سکے۔ اس میں کیا شک ہے کہ مدار نجات و رضا مندی حضرت باری عز اسمہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّبْکُمْ اللّٰهُ الخ لیکن اس دوسری بات میں بھی کچھ شک نہیں کہ آج کل جو دو گروہ اس ملک میں پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک گروہ اہل حدیث یا موحد کہلاتے ہیں اور دوسرے گروہ اکثر حنفی یا شافعی وغیرہ ہیں اور دونوں گروہ اپنے تئیں اہل سنت سے موسوم کرتے ہیں ان میں سے ایک گروہ نے تفریط کی راہ لی اور دوسرے گروہ نے افراط کی اور اصل منشاء نبوی کو یہ دونوں گروہ اس تفریط و افراط اور غلو کی وجہ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔

تفریط کا طریق موحدین نے اختیار کیا ہے۔ اس گروہ نے ہر ایک طبقہ کے مسلمان اور ہر ایک مرتبہ کی عقل کو اس قدر آزادی دے دی ہے جس سے دین کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اور درحقیقت اسی آزادی سے فرقہ نیچریہ بھی پیدا ہو گیا ہے جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت سیدنا نبی علیہ السلام اور خدا کے پاک کلام کی باقی نہیں رہی۔ جس حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمْسُءَ اِلَّا الْمُظْهَرُونَ<sup>۱</sup> اور ایسا ہی حدیث نبوی میں بھی ہے کہ تم دیکھ لیا کرو کہ اپنے دین کو کس سے لیتے ہو پس یہ کیونکر ہو سکے کہ ہر ایک شخص جس کو ایک کامل حصہ تقویٰ کا بھی حاصل نہیں اور نہ وہ بصیرت اس کو عطا کی گئی ہے جو پاک لوگوں کو دی جاتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے قرآن کے معنی کرے اور جس طرح چاہے حدیث کے معنی کرے بلکہ وہ بلاشبہ ضلُّوا وَاَضَلُّوا کا مصداق ہوگا۔ اگر یہی خدا تعالیٰ کا بھی منشا تھا کہ تمام لوگوں کو

اس قدر آزادی دی جائے تو پھر انبیاء علیہم السلام کے بھیجے کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے صرف آسمان سے بغیر تو سب کسی انسان کے قرآن شریف نازل ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ یہ سلسلہ ہدایت الہی کا انسانی توسط سے ہی شروع ہوا ہے اور توسط ان لوگوں کا جو خدا سے آنکھیں پاتے ہیں اور خدا سے دل پاتے ہیں اور خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔ پس اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہی طریق قیامت تک جاری رہے گا اسی کی طرف اشارہ وہ حدیث کرتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہوگا اور اس کی طرف یہ آئیہ کریمہ اشارہ فرماتی ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ<sup>۱</sup> یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں نے اس دین کی محافظت اپنے ذمہ لی ہے۔ پس جبکہ خدا کے ذمہ اس دین کی محافظت ہے تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ محافظت کے بارے میں جو قدیم قانون خدا کا ہے اسی طریق اور منہاج سے وہ دین اسلام کی محافظت کرے گا۔ وَلَئِنْ تَجَدَّ لِلْإِسْلَامِ اللَّهُ تَبَدَّلًا<sup>۲</sup> اور وہ طریق مجددین و مصلحین ہے۔ غرض موحدین نے تو حد سے زیادہ بے قیدی اور آزادی کا راستہ کھول دیا ہے بغل میں مشکوٰۃ یا بخاری یا مسلم چاہئے اور عربی خوانی کی استعداد۔ پھر ایسے شخص کو حسب رائے موحدین کسی امام کی ضرورت نہیں۔

اور فرقہ مقلدین اس قدر تقلید میں غرق ہیں کہ وہ تقلید اب بت پرستی کے رنگ میں ہو گئی ہے۔ غیر معصوم لوگوں کے اقوال حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ صد ہا بدعات کو دین میں داخل کر لیا ہے۔ قراءۃ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر پر یوں چڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہندو بانگ نماز پر۔ خوب جانتے ہیں کہ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِالْفَاتِحَةِ حدیث صحیح ہے اور قرآن کریم فاتحہ سے ہی شروع ہوا ہے مگر پھر اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے۔ پس اس تنازع میں فیصلہ یہ ہے کہ اہل بصیرت اور معرفت اور تقویٰ اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید ضروری ہے جب تک کہ بدعت معلوم نہ ہوں اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور احادیث صحیحہ نبویہ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہر ایک نظر دقائق دین تک پہنچ نہیں سکتی۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ مُطَهَّرٌ کا دامن پکرنے ضروری ہے مگر ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ شخص جس کی ان شرطوں کے ساتھ تقلید کی جاوے زندہ ہو تا معضلات دین جو حالات موجودہ زمانہ کے موافق پیش آویں اس سے حل کر

سکین اسی کی طرف اشارہ حدیث مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ الْخُ كَرْتِي هِي هَاں جس قدر آئمه اربعه رضی اللہ عنہم یا ان کے شاگردوں نے دین میں کوشش کی ہے حتی المقدور ان کوششوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان بزرگوں کے اجتہادات کو نیک ظن کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ ان کا شکر کرنا چاہئے اور تعظیم اور نیکی کے ساتھ ان کو یاد کرنا چاہئے اور ان کی عزت اور قبولیت کو رد نہیں کرنا چاہئے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی - فقط☆



حضرت مولوی

ابوالخیر عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زمانہ دراز تک لوگوں کی بیعت نہیں لی اور جب کبھی کوئی شخص بیعت کے لئے عرض کرتا تو آپ یہی فرماتے تھے کہ مجھے حکم نہیں یا میں مامور نہیں لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بیعت لینے پر مامور فرمایا تو آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو لودہانہ میں بیعت لی۔ یہ بیعت حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے ایک مکان میں ہوئی جو اس وقت دارالبیعت کے نام سے جماعت لودہانہ کے قبضہ میں ہے۔ اس بیعت کے بعد سب سے پہلا آدمی جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی اجازت دی وہ مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب ولد ابو عبداللہ احمد قوم افغان سکنہ تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور ہیں۔ افسوس ہے کہ آج ان کے تفصیلی حالات سے ہم واقف نہیں۔ تاہم میں اس کوشش اور فکر میں ہوں کہ ان کے حالات معلوم ہو سکیں۔ مگر می صاحبزادہ سراج الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مولوی ابوالخیر صاحب کو دیکھا تھا۔ تیس پینیس سال کے خوش رونو جوان تھے۔ میانہ قد تھا، ذی علم اور متقی انسان تھے۔ ان کے چہرہ سے رُشد اور سعادت کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو اجازت نامہ مولانا ابوالخیر عبداللہ صاحب کو لکھ کر دیا تھا وہ تاریخ بیعت سے پورے ایک ماہ چھ دن بعد لکھا یعنی ۲۹ اپریل ۱۸۸۹ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۰۶ھ۔

اس اجازت نامہ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ آپ کن لوگوں سے بیعت لینا چاہتے تھے اور بیعت لینے والے کے فرائض کیا یقین کرتے تھے؟ اس سے اس روح کا پتہ لگتا ہے جو آپ کے اندر اپنے خدام کے لئے تھی یعنی آپ اپنے خادموں کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے تا کہ ان میں وہ تبدیلی پیدا ہو جائے جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب سابقون الاولون میں سے ہیں۔ انہوں نے

۱۹ رجب ۱۳۰۶ھ کو بمقام لودہا نہ بیعت کی تھی اور بیعت کرنے والوں میں ان کا نمبر پانچواں تھا جیسا کہ سیرۃ المہدی (جلد اول) حصہ سوم کے صفحہ ۵۰۰ (جدید ایڈیشن) سے ظاہر ہوتا ہے چونکہ پہلے آٹھ نمبر کے احباب کے نام قیاس اور دوسری روایات کی بنا پر لکھے ہیں اس لئے مولوی صاحب کی سکونت کے متعلق بھی محض قیاس سے چارسدہ یا خوست لکھ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے رہنے والے تھے اور سلسلہ میں پہلے آدمی تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کی اجازت دی۔ چنانچہ جو اجازت نامہ ان کو لکھ کر دیا گیا اسے میں نے مکتوبات ہی کے سلسلہ میں درج کر دیا ہے۔ (عرفانی کبیر)

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اما بعد از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد  
بخدمت اخویم مولوی ابوالخیر عبداللہ پشاوری

بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح باد کہ چونکہ اکثر حق کے طالب کہ جو اس عاجز سے بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بوجہ ناداری و سفر و دور دراز یا بوجہ کم فرصتی و مزاحمت تعلقات قادیان میں بیعت کے لئے پہنچ نہیں سکتے اس لئے باتباع سنت حضرت مولانا و سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ایسے معذور و مجبور لوگوں کی بیعت ان سعید لوگوں کے ذریعہ سے لی جائے کہ جو اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ سو چونکہ آپ بھی شرف اس بیعت سے مشرف ہیں اور جہاں تک فراست حکم دیتی ہے، رُشد اور دیانت رکھتے ہیں۔ اس لئے وکالتاً اخذ بیعت کے لئے آپ کو یہ اجازت نامہ دیا جاتا ہے۔ آپ میری طرف سے وکیل ہو کر اپنے ہاتھ سے بندگانِ خدا سے جو طالبِ حق ہوں بیعت لیں مگر انہیں کو اس سلسلہ بیعت میں داخل کریں کہ جو سچے دل سے اپنے معاصی سے توبہ کرنے والے اور

اتباعِ طریقہ نبویہ کے لئے مستعد ہوں اور ان کے لئے دلی تضرع سے دعا کریں اور پھر نام ان کے بقید ولدیت و سکونت و پیشہ وغیرہ۔ اس تصریح سے اصل سکونت کہاں ہے اور کس محلہ میں اور عارضی طور پر کہاں رہ رہے ہیں، بھیج دیں۔ تا یہ عاجزان کے لئے دعا کرنے کا موقع پاتا رہے اور پورے تعارف سے وہ یاد رہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

رقم

۱۳۰۶ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۸۸۹ء

احقر عباد اللہ عبداللہ الصمد

روز دوشنبہ

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نشان مہر اَللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدُهٗ

مکرمی اخویم ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب کو السلام علیکم پہنچا دیں اور ہر ایک صاحب جو بیعت کریں مناسب ہے کہ وہ براہِ راست بھی اپنا اطلاعی خط بھیج دیں۔





حضرت میر حکیم

حسام الدین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## احباب سیالکوٹ کے نام تمہیدی نوٹ

سیالکوٹ کو بھی سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہد شباب کے آغاز میں کئی سال سیالکوٹ میں گزارے۔ اس زمانہ کی یاد آپ ہمیشہ رکھتے۔ چنانچہ جب ۱۹۰۴ء میں آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ نے ایک لیکچر کے دوران میں اپنی صداقت کے نشانات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”اور اگر میری نسبت نصرت الہی کو تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزار ہا نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ نشان ہے۔ جو آج سے چوبیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور اس وقت لکھا گیا جب کہ ایک فرد بشر بھی مجھ سے تعلق بیعت نہیں رکھتا تھا اور نہ میرے پاس کوئی سفر کر کے آتا تھا۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا تَيْبَتٌ مِّنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ - يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ<sup>۱</sup> یعنی وہ وقت آتا ہے کہ مالی تائید ہر ایک طرف سے تجھے پہنچے گی اور ہزار ہا مخلوق تیرے پاس آئے گی اور پھر فرماتا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمِّ مِنَ النَّاسِ<sup>۲</sup> یعنی اس قدر مخلوق آئے گی کہ تو ان کی کثرت سے حیران ہو جائے گا۔ پس چاہئے کہ تو ان سے بد اخلاقی نہ کرے اور نہ ان کی ملاقاتوں سے تھکے۔ پس اے عزیزو! اگرچہ آپ کو یہ تو خبر نہیں کہ قادیان میں میرے پاس کس قدر لوگ آئے اور کیسی وضاحت سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ لیکن اسی شہر میں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ میرے آنے پر میرے دیکھنے کے لئے ہزار ہا مخلوقات اس شہر کے ہی اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھی اور صد ہا مردوں اور عورتوں نے اسی شہر میں بیعت کی۔ اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانے سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا۔ پس اب سوچو اور غور کرو

کہ میری کتاب براہین احمدیہ میں اس شہرت اور رجوعِ خلاق کی چوبیس سال پہلے میری نسبت ایسے وقت میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ جب کہ میں لوگوں کی نظر میں کسی حساب میں نہ تھا۔ اگرچہ میں جیسا کہ میں نے بیان کیا، براہین کی تالیف کے زمانے کے قریب اسی شہر میں قریباً سات سال رہ چکا تھا تاہم آپ صاحبوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے جو مجھ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ کیونکہ میں اس وقت ایک گنہگار آدمی تھا اور اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تھا اور میری کوئی عظمت اور عزت لوگوں کی نگاہ میں نہ تھی مگر وہ زمانہ میرے لئے نہایت شیریں تھا کہ انجمن میں خلوت تھی اور کثرت میں وحدت تھی اور شہر میں ایسا رہتا تھا جیسا کہ ایک شخص جنگل میں۔ مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے۔ کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں گزار چکا ہوں اور اس شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ میرے اس زمانے کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کبسا زمانہ تھا اور کیسی گنہگاری کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔ اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانے میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایسے گنہگار کا آخر کار یہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اس کے تابع اور مرید ہو جائیں گے اور فوج در فوج لوگ بیعت کریں گے اور باوجود دشمنوں کی سخت مخالفت کے رجوعِ خلاق میں فرق نہیں آئے گا بلکہ اس قدر لوگوں کی کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھکا دیں۔ کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکار کر سکتا ہے کہ چوبیس سال پہلے تنہائی اور بے کسی کے زمانے میں اس عروج اور مرجعِ خلاق ہونے کی خبر دے؟ کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے، کوئی گنہگار کتاب نہیں بلکہ وہ اس ملک میں مسلمانوں، عیسائیوں اور آریہ صاحبوں کے پاس بھی موجود ہے اور گورنمنٹ میں بھی موجود ہے۔ اگر کوئی اس عظیم الشان نشان میں شک کرے تو اس کو دنیا میں اس کی نظیر دکھانا چاہیے۔“

سیالکوٹ میں کئی نشانات آپ کی صداقت کے اس زمانے میں ظاہر ہوئے اور سیالکوٹ کے مولوی فضل احمد صاحب مرحوم کو یہ عزت اور سعادت حاصل تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ طالب علمی میں کچھ عرصہ قادیان میں حضرت اقدس کی تعلیم پر مامور رہے اور جب آپ نے ماموریت کا دعویٰ کیا تو سیالکوٹ میں جن لوگوں نے دعوت کو قبول کیا انہوں نے اپنی بے نظیر وفاداری، ایثار اور قربانی سے اپنا مقام بہت بلند رکھا۔ ان ایام میں جماعت سیالکوٹ تمام جماعتوں میں ممتاز اور سر بلند تھی اور اس جماعت نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت خصیل علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ جیسے مخلص پیدا کئے۔ حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام کا خط آگے آرہا ہے اور جن احباب کے مکتوب مل سکے ہیں وہ درج ہیں۔

## حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب رضی اللہ عنہ سیالکوٹ کے رئیس اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار تھے۔ حضرت حکیم صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرفِ تلمذ بھی حاصل تھا۔ آپ نے طب کی بعض ابتدائی کتابیں حضور سے پڑھی تھیں۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت اقدس کو عین عنقوان شباب میں دیکھا تھا اور حضور کی متقیانہ زندگی کا اُن پر خاص اثر تھا۔ حضرت کی نیم شبی دعاؤں اور قرآن مجید کے ساتھ عشق و محبت کے نظارے ان کے دل کو تسخیر کر چکے تھے اور یہی وجہ ہے کہ جب حضرت اقدس نے خدا کی طرف سے مامور اور مرسل ہونے کا دعویٰ کیا تو حضرت حکیم صاحب کو ایک لحظہ کے لئے بھی شک و شبہ نہیں ہوا۔ حضرت اقدس بھی حکیم صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حکیم صاحب مرحوم تیز طبیعت واقع ہوئے تھے لیکن حضرت اقدس کے سامنے وہ بہت مؤدب اور محتاط ہوتے تھے۔ حضور کو حکیم صاحب کی دلجوئی اور خاطر داری ہمیشہ ملحوظ رہتی تھی۔ منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام جب شروع ہوا تو حکیم صاحب مرحوم ہی کو اس کا اہتمام دیا گیا اور انہوں نے اپنے صاحبزادے میر عبدالرشید صاحب مرحوم کو اس کام پر مامور کیا۔ غرض حضرت اقدس کے ساتھ حکیم صاحب کا اخلاص و محبت قابلِ رشک تھی اور حضور بھی ان کا احترام کرتے تھے۔

حضرت حکیم صاحب کے ساتھ حضرت میر خصیلت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو تعلقات دامادی کی عزت حاصل تھی اور خود سید خصیلت علی شاہ صاحب بھی اپنے ایمانی جوش اور اخلاص و وفا کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ سیرۃ صحابہ کے سلسلہ میں ان بزرگوں کا انشاء اللہ تفصیلی ذکر آئے گا۔

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کے انتقال پر حضرت اقدس نے حکیم صاحب مرحوم کو تعزیت کا ایک خط لکھا تھا اور یہی وہ مکتوب ہے جسے میں آج درج کر رہا ہوں۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ سید صاحب مرحوم کے اخلاص و محبت کی حضرت اقدس کے دل میں کیا قدر تھی اور انہوں نے سلسلہ میں داخل ہو کر کیسی پاک تبدیلی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مدارج کو بلند کرے اور ہمیں توفیق دے کہ وہی حقیقت اور روح اپنے اعمال میں پیدا کریں۔

(عرفانی کبیر)

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

محبی مکرمی اخویم حکیم سید حسام الدین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت یک دفعہ دردناک مصیبت واقعہ وفات اخویم سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی خبر سن کر وہ صدمہ دل پر ہے جو تحریر اور تقریر سے باہر ہے۔ طبیعت اس غم سے بے قرار ہوئی جاتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

سید خصیلت علی شاہ صاحب کو جس قدر خدا تعالیٰ نے اخلاص بخشا تھا اور جس قدر انہوں نے ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کی تھی اور جیسے انہوں نے اپنی سعادت مندی اور نیک چلنی اور صدق و محبت کا عمدہ نمونہ دکھایا تھا یہ باتیں عمر بھر کبھی بھولنے کی نہیں۔ ہمیں کیا خبر تھی، اب دوسرے سال پر ملاقات نہیں ہوگی۔ دنیا کی اسی ناپائیداری کو دیکھ کر کئی بادشاہ بھی اپنے تختوں سے الگ ہو گئے۔ آپ کے دل پر بھی جس قدر بھوم غم کا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اس ناگہانی واقعہ کا غم درحقیقت ایک جانکاہ امر ہے لیکن چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے ایسی بھاری مصیبت پر جس قدر صبر کیا جائے اسی قدر امید ثواب ہے۔ لہذا امید رکھتا ہوں کہ آپ مرضی مولا پر راضی ہو کر صبر فرماویں گے اور مردانہ ہمت اور استقامت سے متعلقین کو تسلی دیں گے۔ میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ بعض

خدا کے بندے جب دنیا سے انقطاع کر کے خدا تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کے نامہ اعمال میں مصیبتوں کے وقت صبر کرنا بھی ایک بڑا عمل پایا جائے گا۔ تو اسی عمل کے لئے بخشے جائیں گے۔  
بخدمت محبی اخویم سید حامد شاہ صاحب السلام علیکم و مضمون واحد۔

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

خط کے پہنچتے ہی دعائے مغفرت بہت کی گئی اور کرتا ہوں مگر یہ تجویز ٹھہری ہے کہ جنازہ جمعہ کے روز پڑھا جاوے۔

نوٹ۔ چنانچہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ قبل از نماز جمعہ حضور مقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہت دیر تک چپ چاپ کھڑے دعائیں مانگتے رہے۔



حضرت مولوی

محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی<sup>ط</sup> رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹ کے باشندے تھے۔ ابتدائے سن شعور سے ان کو اسلام کی عملی زندگی کا شوق تھا اور وہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص احباب اور مخلصین میں داخل تھے جب وہ بزرگ اہل حدیث تھے۔ مولوی محمد شادی خان صاحب پر بھی یہ رنگ غالب تھا اور جب وہ احمدی ہوئے تو یہ احمدی ہو گئے۔ ایک عرصہ تک وہ راجہ امر سنگھ آنجمانی (جموں و کشمیر) کے خاص ملازموں میں رہے۔ ان کی دیانت امانت مسلم تھی۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ریاست جموں و کشمیر کی خدمت سے فارغ ہو گئے یہ بھی نوکری چھوڑ آئے اور کچھ عرصہ تک لکڑی کی تجارت کرتے رہے بالآخر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان ہجرت کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا بہت بڑا موقع دیا اور ان کے بعد ان کی اولاد بھی سلسلہ کی خادم رہی اور ان کی صاحبزادیاں اپنے علم و فضل کے لحاظ سے ممتاز اور خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ خاکسار عرفانی کبیر کو یہ عزت اور فخر حاصل ہے کہ کچھ عرصہ تک ہجرت کے ابتدائی ایام میں مولوی محمد شادی خان صاحب کو الحکم کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر ان کے صاحبزادہ مرحوم عبدالرحمن کو بھی موقع ملا۔ مولوی شادی خان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا اور وہ ایک وفادار اور جان نثار احمدی تھے۔ سلسلہ کی تحریکوں پر ایسے کام کر گزرتے تھے کہ لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ منارۃ المسیح کے چندہ میں سب کچھ دے دیا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سو آدمیوں کا ایک خاص گروہ تجویز فرمایا تھا کہ جو جو ایک ایک سو روپیہ دے دے، ان میں حضرت محمد شادی خان بھی تھے انہوں نے گھر کا ساز و سامان فروخت کر کے دو سو روپیہ دے دیا۔

ابھی وہ اعلان شائع نہ ہوا تھا ان کو علم ہوا اور انہوں نے روپیہ بھیج دیا۔ حضرت اقدس نے اس اشتہار میں ان کی نسبت تحریر فرمایا کہ۔

”دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھائی ہے۔ میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے۔ چونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کر لیں۔ اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا، سب بھیج دیا اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا“ (اشتہار خاص گروہ) یہ صرف تعارفی نوٹ ہے ان کے حالات زندگی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کتاب تعارف میں تفصیل سے لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اخلاص اور صدق و وفا کو دیکھ کر انہیں وہ شرف بخشا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مثیل قرار دیا۔

خاکسار عرفانی کبیر سے ان کو اللہ محبت تھی اور میں تو ان کے مقام کو بہت عزت و احترام سے دیکھتا ہوں مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ خاکسار عرفانی کا احترام کرتے تھے اور یہ ان کی اپنی خوبی تھی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اب میں ان کے نام کے مکتوبات درج کرتا ہوں۔ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مکتوبات عزیز مکرم میاں فضل حسین مہاجر کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔

(عرفانی کبیر)

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی

صفحہ	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر
۱۷۶	۲۹ جون ۱۹۸۸ء	۱
۱۷۷	بلا تاریخ	۲
۱۷۸	۳ اگست ۱۹۹۹ء	۳
۱۷۹	۱۷ جون ۱۹۰۰ء	۴
۱۸۰	۱۸ جولائی ۱۹۰۰ء	۵
۱۸۰	بلا تاریخ	۶
۱۸۱	۲۸ اگست ۱۹۰۰ء	۷
۱۸۳	بلا تاریخ	۸

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
مجی مشفق اخویم میاں شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجی اخویم حکیم فضل دین صاحب باوجود دو شادیوں کے اب تک بے اولاد ہیں اور اب کئی وجوہ سے ان دو بیویوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اور حکیم صاحب موصوف مدت سے چاہتے ہیں کہ اگر کسی شریف آدمی کے ساتھ جو اپنی جماعت میں سے ہو۔ یہ تعلق پیدا ہو جائے تو عین مراد ہے۔ اس عرصہ میں کئی جگہ ان کے لئے پیدا ہوئیں اور اب بھی ہیں مگر ان کی طبیعت نے کراہت کی۔ چنانچہ ایک ان میں سے اب تک بار بار خط بھیجتا ہے کہ میں اپنی لڑکی آپ کو دیتا ہوں مگر وہ اس سے کراہت کرتے ہیں۔ اب دلی توجہ سے آپ کی طرف طبیعت ان کی راغب ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کس قدر وہ شریف اور صالح ہیں اور متقی، حافظ قرآن اور علم دین میں خوب ماہر ہیں اور واقعی مولوی ہیں۔ علاوہ ان تمام امور کے دنیوی جمعیت رکھتے ہیں، صاحبِ املاک و جائیداد ہیں۔ امید ہے آپ اپنی منشا سے اطلاع بخشیں گے اور بعد استخارہ مسنونہ جس طرح آپ کی رائے ہو بلا تکلف اس سے مطلع فرمائیں۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

۲۹ جون ۱۹۸۸ء

مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ



## مکتوب نمبر ۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محیٰ انخویم میاں شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط اس وقت آپ کی والدہ صاحبہ! مجھ سے لکھوا رہی ہیں۔ ان کو اس بات کے سننے سے بہت ہی فکر اور غم لاحق حال ہوا ہے کہ آپ کو سخت تپ آتا ہے اور انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ایسے وقت سیا لکوٹ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ لیکن میں نے روکا کہ موسمی تپ ہے خیر ہو جائے گی۔ چنانچہ میں رات کے پچھلے حصے میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا رہا۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ صحت بخشنے گا۔ اگر تپ میں قے آوے تو ہوا سے پرہیز رکھیں اور مناسب ہے کہ چار تولہ کیسٹر آئیل سے بلا توقف جلاب لے لیں اور بعد اس کے کونین تین یا چار رتی معہ کافور بقدر ایک چاول کے تین چار روز تک برابر کھائیں مگر قبض نہ ہونے پائے اور بواپسی ڈاک اپنے حالات سے اطلاع دیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے اور کونین کے بعد دودھ پی لیا کریں۔ سب کو ان کی طرف سے السلام علیکم۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخو یم میاں محمد شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مناسب دیکھتا ہوں کہ دو تین روز کے لئے آپ آکر ہمیں مل جائیں۔ چند دفعہ مجھے خبر ملی کہ آپ آنے والے ہیں لیکن پھر آپ نہیں آئے۔ آپ کی والدہ صاحبہ اور لڑکے دونوں منتظر ہیں۔ ضرور اس خط کو دیکھ کر دو تین روز کے لیے آجائیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

۳ اگست ۹۹ء

خاکسار

مرزا غلام احمد



حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے جب تحریک کی تو اس وقت منشی شادی خاں صاحب نے گھر کا اثاثہ فروخت کر کے حضور کی خدمت میں بھیج دیا۔ جس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے یہ خط لکھا۔

## مکتوب نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی انخوم میاں شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج نصف قطعہ نوٹ یکصد روپیہ مرسلد آپ کا مجھ کو پہنچا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی بہادری دکھلائی ہے۔ اگر کوئی نواب ایک لاکھ روپیہ بھی دے تب بھی وہ اس ثواب کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر کام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر بخشے اور آپ کی والدہ معظمہ کو تمام ثوابوں میں داخل کرے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام ☆

خاکسار

۱۷ جون ۱۹۰۰ء

مرزا غلام احمد

از قادیان

اس کے بعد منشی صاحب مرحوم نے گھر کی چار پائیاں تک بھی فروخت کر دیں اور پھر مزید ۱۱ روپے پیش کئے جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔



## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخو یم میاں شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جو علاوہ پہلے چندہ مبلغ دو سو روپیہ کے ایک سو دس اور چندہ دیا ہے۔ یہ کام آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت میں اجر بخشے۔ آمین۔ اس قدر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال عزیز خرچ کرنا جو ہزار محنت اور مشقت سے جمع کیا جاتا ہے، صاف دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور آخرت کو ہر ایک امر پر مقدم رکھتے ہیں۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔

والسلام ☆

۱۸ جولائی ۱۹۰۰ء

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

میرے نزدیک عائشہ<sup>۱</sup> کا جانا مناسب نہیں ہے۔ وہ اس جگہ خدمت سے ثواب حاصل کرتی ہے اور ہمیں اس کی رعایت میں کسی طرح فرق نہیں ہے۔ اس کو خود لکھ دو کہ جو کچھ اس کو کپڑا وغیرہ کی نسبت حاجت ہو کرے، وہ بلا توقف کہہ دے۔ ہم سب کچھ اس کے لئے مہیا کر دیں گے۔ مگر شرم نہ کرے اور دوسرے یہ امر ہے کہ شریعت اسلام میں اس امر کی ممانعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ جو عورتیں بیوہ ہو جائیں۔ ایام عدت کے بعد ان کا نکاح کرایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

☆ افضل نمبر ۱۸۶ جلد ۳۱ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۴۳ء صفحہ ۲ ۱ بیوہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم۔ (مرتب)

خود اپنی لڑکیوں کا نکاح ثانی کرایا ہے۔ اس صورت میں اگر آپ کا منشاء ہو تو اس صورت میں ہماری کوشش سے بامراد یہ مطلب ہو سکتا ہے۔ لڑکی جوان اور نیک بخت ہے۔ اس کے لئے ایسا آدمی تلاش ہو سکتا ہے جو عبدالکریم صاحب کا قائم مقام ہو اور دنیا کی حالت بھی آسودہ اور عزت کے ساتھ رکھتا ہو۔ میرے نزدیک یہ انتظام بھی ہے اور انشاء اللہ جیسا کہ اس جگہ بخیر و خوبی یہ امر حاصل ہو سکتا ہے اور ایسے آدمی کی تلاش ہو سکتی ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہو سکتی۔ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تکالیف کپڑا وغیرہ کی بابت کہہ دیا کرے۔

والسلام

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی انخویم میاں شادی خاں صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناسب سمجھا گیا ہے کہ آپ مع عائشہ بجزردیکھتے اس خط کے آجاؤ۔ باقی حالات زبانی کہے

جائیں گے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

۲۸ اگست ۱۹۰۰ء



۱۹۰۶ء میں منشی صاحب مرحوم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں مندرجہ ذیل عرض لکھا جو

درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِیْنَ - اَمَّا بَعْدُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان میں دوکان نکالنے کے واسطے میں نے سفر اختیار کیا کہ اگر برادرم اللہ دتہ صاحب بطریق سابق روپیہ منافع پر دے دے تو دوکان کی جائے مگر اتفاقاً انہوں نے چھترے خریدے ہوئے تھے۔ پھر میں سیالکوٹ گیا۔ وہاں بعض نے ہمدردی دکھائی اور کہا ملازمت چاہو تو مل سکتی ہے۔ ورنہ دوکان کرو تو روپیہ منافع پر مل جائے گا یا شراکت کرو تو ہم شریک بھی ہو سکتے ہیں مگر میں اب شراکت سے بیزار ہوں۔ البتہ منافع پر لے لوں گا یا ملازمت کر لوں گا۔ میرے پاس سندھات موجود ہیں۔ اب حضور اجازت فرمائیں تو میں اپنا عیال سیالکوٹ لے جاؤں اور دعا کریں کہ رب العالمین دین و عقبیٰ نیک کرے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ - آمین۔ اگرچہ میں عاصی پر تقصیر ہوں مگر امیدوار ہوں کہ اللہ کریم، رحیم، رب العالمین آپ کے طفیل آپ کے جلیس کو دنیا و آخرت میں خوار نہیں فرمائے گا۔ مجھے حضور علیہ السلام کی جدائی کا سخت رنج رہے گا جب تک پھر نہ میں آؤں گا۔ مگر جدائی میں اپنے غریب مرید کو محض اللہ یاد فرماتے رہنا اور اپنی دعاؤں میں شامل کرتے رہنا۔ عاجزانہ عرض ہے۔

والسلام

مورخہ ۴ اگست ۱۹۰۶ء

فدوی محمد شادی خان

کمترین مریداں

منشی صاحب مرحوم کے مندرجہ بالا خط کے جواب میں حضور علیہ السلام نے انہی کے رقعہ کی پشت پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

## مکتوب نمبر ۸

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ بات تو میرے نزدیک بہت مناسب ہے کہ کوئی کام کیا جائے۔ بغیر کام کے عیال والے کے اخراجات چل نہیں سکتے۔ اسی غرض سے میں نے کہا تھا کہ عطاری ہے، کوئی موٹا کام جس کی ہر ایک کو حاجت ہوتی ہے شروع کیا جائے۔ سو اگر قادیان میں اس کا کوئی انتظام نہیں بنتا تو اجازت ہے سیالکوٹ میں چلے جائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ وہاں کوئی تجویز بنا دے۔ دل کی نزدیکی چاہیے اگر بعد مکانی ہو تو کیا مضائقہ ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد





حضرت مولوی

عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ (جو منشی عبداللہ سنوری کے نام سے مشہور ہیں) سابقون الاولون کی جماعت میں ایک سر برآوردہ اور ممتاز بزرگ ہیں وہ اپنے مال و دولت کے لحاظ سے نہیں، اپنے علم و فضل رسمی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنے اخلاص، تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کمال عشق و محبت اور آپ کی راہ میں فداکاری کا شریف جذبہ رکھنے کی وجہ سے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار نشانات و آیات کا معائنہ کیا اور ایک شاہد عینی کی حیثیت سے اپنے ایمان و اخلاص میں ترقی پائی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت منشی عبداللہ صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کا نزول برائے العین مشاہدہ کیا۔ ان کے حالات زندگی پر انشاء اللہ سیرکن تذکرہ کتاب تعارف میں ہوگا۔ یہاں میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو درج کر دیتا ہوں جو حضرت نے ازالہ اوہام میں اپنے مخلص دوستوں کے ضمن میں منشی صاحب ممدوح کے متعلق فرمائے۔

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل رضی اللہ عنہ نے حضرت منشی صاحب کے مکتوبات کو جمع کر کے اس کا ایک ایڈیشن شائع کر دیا تھا جس پر قریباً چوتھائی صدی گزرتی ہے مگر میں نے مناسب سمجھا کہ مکتوبات احمدیہ کے اس سلسلہ تکمیل میں انہیں بھی درج کر دوں اور احباب حضرت فاضل محمد اسماعیل کے لئے دعا کریں۔

اب میں ازالہ اوہام میں شائع شدہ ارشاد حضرت درج کر کے مکتوبات کو جمع کرتا ہوں۔ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔ (عرفانی کبیر)

”جی فی اللہ میاں عبداللہ سنوری۔ یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لاسکتا۔ وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظرِ امعان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں۔ سو میری فراست نے اس کی تہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نو جوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کے بجز اس بات کے اور کوئی بھی وجہ نہیں جو اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص مہمانِ خدا و رسول میں سے ہے اور اس جوان نے بعض خوارق اور آسمانی نشان جو اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے پشم خود دیکھے ہیں جن کی وجہ سے اس کے ایمان کو بہت فائدہ پہنچا۔ الغرض میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوبوں میں سے ہے اور باوجود تھوڑے سے گزارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسبِ مقدرت اپنی خدمت مالی میں بھی حاضر ہے اور اب بھی بارہ روپیہ سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبداللہ کے زیادت خلوص و محبت و اعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آکر رہتا رہا اور کچھ آیات ربانی دیکھتا رہا۔ سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں“۔ ۱

## فہرست مکتوبات بنام

## حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؒ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۷ ستمبر ۱۸۸۴ء	۱۹۲	۱۷	۱۷ ستمبر ۱۸۸۸ء	۲۰۴
۲	۱۶ اکتوبر ۱۸۸۴ء	۱۹۳	۱۸	۱۵ جنوری ۱۸۸۹ء	۲۰۴
۳	کیم نومبر ۸۴ء	۱۹۴	۱۹	۲۲ جنوری ۱۸۸۹ء	۲۰۵
۴	۱۴ دسمبر ۱۸۸۴ء	۱۹۵	۲۰	۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء	۲۰۵
۵	۹ فروری ۱۸۸۵ء	۱۹۵	۲۱	۲۲ فروری ۱۸۹۰ء	۲۰۶
۶	کیم مارچ ۱۸۸۵ء	۱۹۶	۲۲	۳۱ مئی ۹۰ء	۲۰۶
۷	۲ دسمبر ۸۵ء	۱۹۶	۲۳	۳ جون ۹۰ء	۲۰۷
۸	۲۷ جولائی ۸۶ء	۱۹۷	۲۴	۱۷ جون ۹۰ء	۲۰۷
۹	۳۰ دسمبر ۱۸۸۶ء	۱۹۸	۲۵	۲۰ جون ۹۰ء	۲۰۸
۱۰	۸ فروری ۸۷ء	۱۹۸	۲۶	۱۵ جولائی ۹۰ء	۲۰۸
۱۱	۱۱ ستمبر ۱۸۸۷ء	۲۰۱	۲۷	۴ ستمبر ۱۸۹۰ء	۲۰۹
۱۲	۲۶ ستمبر ۱۸۸۷ء	۲۰۱	۲۸	۹ ستمبر ۱۸۹۰ء	۲۰۹
۱۳	۲۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء	۲۰۲	۲۹	۱۲ اکتوبر ۱۸۹۰ء	۲۱۰
۱۴	۱۱ اگست ۱۸۸۸ء	۲۰۲	۳۰	۲۹ دسمبر ۱۸۹۰ء	۲۱۰
۱۵	۲۳ اگست ۱۸۸۸ء	۲۰۳	۳۱	۲ جنوری ۹۱ء	۲۱۱
۱۶	۲۸ نومبر ۱۸۸۸ء	۲۰۳	۳۲	۱۵ مارچ ۱۸۹۱ء	۲۱۱

صفحہ	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر	صفحہ	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر
۲۲۶	۹ مارچ ۱۸۹۶ء	۵۳	۲۱۲	۱۷ مارچ ۱۸۹۱ء	۳۳
۲۲۶	۲۱ مارچ ۱۸۹۶ء	۵۴	۲۱۲	۲۶ جولائی ۱۸۹۱ء	۳۴
۲۲۷	۱۲ مئی ۱۸۹۶ء	۵۵	۲۱۳	۵ دسمبر ۱۸۹۱ء	۳۵
۲۲۸	۳۱ مئی ۱۸۹۶ء	۵۶	۲۱۳	۲۳ جولائی ۱۸۹۲ء	۳۶
۲۲۸	۱۲ جون ۱۸۹۶ء	۵۷	۲۱۴	۲ ستمبر ۱۸۹۲ء	۳۷
۲۲۹	۱۷ جون ۱۸۹۶ء	۵۸	۲۱۴	بلا تاریخ	۳۸
۲۲۹	۱۰ جولائی ۱۸۹۶ء	۵۹	۲۱۵	۲۰ مارچ ۱۸۹۳ء	۳۹
۲۳۰	۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء	۶۰	۲۱۵	۱۵ دسمبر ۱۸۹۳ء	۴۰
۲۳۰	۱۱ مئی ۱۸۹۷ء	۶۱	۲۱۶	۲۶ فروری ۱۸۹۴ء	۴۱
۲۳۱	۲۰ نومبر ۱۸۹۷ء	۶۲	۲۱۶	۲۵ مارچ ۱۸۹۴ء	۴۲
۲۳۱	۴ مارچ ۱۸۹۸ء	۶۳	۲۱۷	۲۳ اکتوبر ۱۸۹۴ء	۴۳
۲۳۲	اپریل ۱۸۹۸ء	۶۴	۲۱۸	یکم نومبر ۱۸۹۴ء	۴۴
۲۳۴	جون ۱۸۹۸ء	۶۵	۲۱۸	۱۲ نومبر ۱۸۹۴ء	۴۵
۲۳۵	۲۴ جولائی ۱۸۹۸ء	۶۶	۲۲۱	۷ دسمبر ۱۸۹۴ء	۴۶
۲۳۵	۴ دسمبر ۱۸۹۸ء	۶۷	۲۲۲	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	۴۷
۲۳۶	۱۹ مارچ ۱۸۹۹ء	۶۸	۲۲۲	۲۸ مارچ ۱۸۹۵ء	۴۸
۲۳۶	۲۸ جولائی ۱۹۰۱ء	۶۹	۲۲۳	۴ جون ۱۸۹۵ء	۴۹
۲۳۸	۳۰ مارچ ۱۹۰۲ء	۷۰	۲۲۴	۴ جنوری ۱۸۹۶ء	۵۰
۲۳۹	۱۸ ستمبر ۱۹۰۲ء	۷۱	۲۲۵	۱۵ فروری ۱۸۹۶ء	۵۱
۲۳۹	۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء	۷۲	۲۲۵	۲۸ فروری ۱۸۹۶ء	۵۲

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ	مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۷۳	۴ جنوری ۱۹۰۴ء	۲۴۰	۷۹	۳ مئی ۱۹۰۸ء	۲۴۵
۷۴	۲۸ فروری ۱۹۰۵ء	۲۴۰	۸۰	بلا تاریخ	۲۴۵
۷۵	۲۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء	۲۴۱	۸۱	۵ مئی ۱۹۰۸ء	۲۴۶
۷۶	۶ مارچ ۱۹۰۸ء	۲۴۱	۸۲	بلا تاریخ	۲۴۶
۷۷	بلا تاریخ	۲۴۳	۸۳	بلا تاریخ	۲۴۷
۷۸	۲ مئی ۱۹۰۸ء	۲۴۴			

نوٹ: حضرت منشی غلام قادر صاحبؒ کے نام مکتوب نمبر ۷۵، ۷۸، ۷۹ بھی انہیں کے تحت درج ہیں۔ (ناشر)

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

مشفق مکرئی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ابھی تک باعث بعض موانع یہ عاجز قادیان میں ہے سو جان پور کی طرف نہیں گیا اور بوجہ علالت وضعف طبیعت ابھی ہندوستان کی سیر میں تامل ہے۔ شاید اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ بات موسم سرما میں میسر آجائے۔ ہر ایک امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کبھی کبھی اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ خواب آپ کی انشاء اللہ بہت عمدہ ہے کہ بعض نفسانی آلائشوں سے پاک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار

۷ ستمبر ۱۸۸۴ء

غلام احمد

از قادیان

(نوٹ) سو جان پور کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ حضور کا اس بنا پر تھا کہ حضور کو ان ایام میں یہ خواہش تھی کہ کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں نہ ہم کسی کو جانتے ہوں نہ ہمیں کوئی جانتا ہو۔ اس پر جناب مولوی عبداللہ صاحب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اس خاکسار (مولوی عبداللہ صاحب) کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں۔ حضور نے مولوی عبداللہ صاحب کی اس درخواست کو منظور فرمایا۔ اسی بنا پر مولوی عبداللہ صاحب کے خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا کہ ابھی تک باعث بعض موانع یہ عاجز قادیان میں ہے۔ سو جان پور کی طرف نہیں گیا۔ اسی اثنا میں حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ ”تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی“ لے اس لئے حضور نے سو جان پور کی طرف جانے کا ارادہ ملتوی کر کے ہوشیار پور جانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ اسی بنا پر حضور

شروع جنوری ۱۸۸۶ء میں مولوی عبداللہ صاحب - حافظ حامد علی صاحب اور ایک شخص فتح خاں نام کو اپنے ہمراہ لے کر سیدھے ہوشیار پور کو روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر شیخ مہر علی صاحب رئیس (جو اس وقت حضور سے محبت اور اخلاص رکھتے تھے) کے طویلہ میں جا کر چالیس روز تک ایک بالا خانہ میں بالکل الگ رہے۔ حضور کے ہر سہ خدام رفقاء اسی طویلہ میں نیچے کے حصہ میں الگ رہتے تھے۔ چنانچہ وہاں حضور نے چلہ کشی کی اور پھر ۲۰ روز وہاں اور ٹھہر کر مارچ ۱۸۸۶ء میں واپس قادیان کو تشریف لائے۔

ہندوستان کی سیر ۱۸۸۹ء میں آ کر حضور نے صرف اس قدر کی کہ لدھیانہ میں بیعت لینے کے بعد علی گڑھ تشریف لے گئے اور وہاں ایک ہفتہ کے قریب سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہر کر وہاں سے پھر واپس لدھیانہ تشریف لائے۔

(عرفانی)



## مکتوب نمبر ۲

مشفق اخو یم سلمہ

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ طاقت زیادہ تحریر کی نہیں۔ ضعف بہت سا ہو رہا ہے۔ مگر آپ کی خواہیں انشاء اللہ نیک ہیں۔ جائے فکر نہیں۔ مفصل لکھنے کی اگر طاقت ہوتی تو لکھتا مگر ضعف سے مجبور ہوں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۱۶ اکتوبر ۱۸۸۴ء



## مکتوب نمبر ۳

مشفق مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورۃ بقرہ کا لفظ خواب میں سنائی دینا اس<sup>۱</sup> بات کی طرف اشارہ ہے کہ سورۃ بقرہ کی طرف رجوع کرو۔ پس کسی نوع کی کسر ہے جو سورۃ بقرہ کی طرف رجوع دلایا گیا ہے اور اس سورۃ میں حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بہت تفصیل ہے اور امر اور نہی کھول کر بیان کیا گیا ہے اور صبر اور ایثار کی بہت تاکید ہے۔ پس غور سے سورۃ بقرہ کا ترجمہ پڑھو اور جہاں اور جس امر یا نہی میں اپنے تئیں قاصر دیکھو اس حالت کو درست کرو۔ آفتاب<sup>۲</sup> سے مراد اچھی حالت یا والدین مراد ہیں یا اکابر دین جن سے فائدہ دین کا پہنچے۔ بہر حال یہ خواب اچھی ہے آپ کی تیسری خواب بھی اچھی ہے اور عاجز دعا سے غافل نہیں ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

یکم نومبر ۸۴ء

۱ حضور کے اصل خط میں یہ الفاظ اسی طرح پر ہی لکھے ہوئے ہیں۔

۲ مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ دو آفتاب جن کے درمیان کچھ تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ مغرب کی طرف سے چڑھے اور نصف النہار تک پہنچتے ہیں۔ سو جب حضور نے اس خواب کی تعبیر کی تو اس میں ”اکابر دین جن سے فائدہ دین کا پہنچے“ کے الفاظ سے میں اسی وقت یہ بات سمجھا کہ ایک آفتاب تو خود حضور ہیں اور دوسرے آفتاب کے لئے منتظر تھا۔ جب حضور نے ہوشیار پور سے پسر موعود کا اشتہار دیا تو اس وقت مجھ کو بہت خوشی ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ دوسرا آفتاب یہی ہے اور اس کو میں بخوبی دیکھوں گا۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ میں نے یہ دوسرا آفتاب بھی دیکھ لیا جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔



## مکتوب نمبر ۴

از طرف خاکسار غلام احمد باخویم میاں عبداللہ صاحب  
بعد سلام مسنون یہ عاجز اب تک بیمار رہا ہے اور اب بھی طبیعت درست نہیں۔ اس لئے تحریر  
جواب سے مجبور رہتا ہے۔ طاقت تحریر جواب نہیں ہے۔  
والسلام  
خاکسار  
غلام احمد عنہ

بِحافظ رحمت اللہ صاحب سلام مسنون پہنچے۔  
۱۲ دسمبر ۱۸۸۴ء



## مکتوب نمبر ۵

مشفق مکرمی میاں عبداللہ صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
چونکہ خطوط کے چھپنے میں ابھی دیر ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ دو ہزار اشتہار انگریزی  
لے کر قادیان چلے آویں اور جس روز یہ خط پہنچے اسی روز روانہ ہو آویں کہ میاں فتح محمد خاں انبالہ  
کی طرف جائیں گے اور اسی انتظار میں بیٹھے ہیں مگر توقف نہ ہو۔ فی الفور چلے آویں اور دو ہزار  
اشتہار لے آویں۔  
والسلام  
خاکسار  
غلام احمد  
از قادیان

(نوٹ) یہ خط بھی حضور نے ۹ فروری ۱۸۸۵ء کو ہی لکھ کر مولوی عبداللہ صاحب  
کے نام ارسال فرمایا تھا جو ۱۰ فروری کو لاہور میں پہنچا۔ جیسا کہ ڈاک خانہ کی مہر سے بھی  
ثابت ہوتا ہے۔



## مکتوب نمبر ۶

از عاجز غلام احمد

بعد سلام مسنون

مناسب ہے کہ آپ جلد تر کچھ خطوط مطبوعہ ساتھ لے کر (اگر سب کا لانا ممکن نہ ہو) آجائیں کہ بہت دیر مناسب نہیں اور بروقت آنے کے اشیاء مفصلہ ذیل ساتھ لاویں۔

پان ۵<sup>ر</sup> عمدہ۔ کاتھ<sup>۲</sup>۔ چونہ<sup>۴</sup>۔ تمباکو زردہ جو پان میں کھاتے ہیں۔ مہندی<sup>۱</sup>۔ وسمہ<sup>۴</sup>۔ یہ سب خرچ اور جو اپنے لئے ضرورت ہو منشی الہی بخش صاحب<sup>۱</sup> سے لے لیں اور کل خرچ کا حساب ساتھ لے آویں۔ اگر تین روز اور ٹھہر کر کام ہو سکتا ہو تو ٹھہر جاویں ورنہ آجائیں۔

بخدمت منشی الہی بخش صاحب سلام مسنون۔

خاکسار

غلام احمد

یکم مارچ ۱۸۸۵ء



## مکتوب نمبر ۷

السلام علیکم

میری دانست میں اشاعت ہدایت کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار

۲ دسمبر ۸۵ء

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان

(نوٹ) جس رات نہایت کثرت کے ساتھ ستارے ٹوٹتے تھے۔ ان کو دیکھ کر مولوی

عبداللہ صاحب نے حضور کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ان کے متعلق استفسار کیا تھا جس

کے جواب میں حضور نے یہ نوازش نامہ مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔

## مکتوب نمبر ۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفق میاں عبداللہ صاحب

بعد سلام مسنون۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ چونکہ کام ابھی دس پندرہ روز کا معلوم ہوتا ہے۔ اس قدر عرصہ تک آپ کا امرتسر میں ٹھہرنا بے فائدہ ہے۔ سو بالفعل واپس چلے آویں اور مفصلہ ذیل چیزیں خرید کر لے آویں۔ پھولیل عمدہ۔ انگریزی چونہ درز عمارت مسجد بند کرنے کی۔ دو پیسہ تیل مٹی۔ برف۔ انار عمدہ شیریں ۳ عدد۔ اگر انار عمدہ ملیں تو تین انار لیتے آنا ورنہ خیر اور آج تنخواہ میں بیس روپیہ منشی امام الدین صاحب کو بھیجے گئے ہیں۔ اگر دو تین روپیہ کی ضرورت ہو تو ان سے لے لینا اور پیسہ تیل مٹی بٹالہ میں بر مکان مولوی غلام علی صاحب جو ذیل گھر میں رہتے ہیں، چھوڑ آنا۔ یہاں سے کوئی آتا لے آئے گا۔

غلام احمد عفی عنہ

تاریخ مہر ڈاک خانہ قادیان

۲۷ جولائی ۸۶ء

(نوٹ) منشی امام الدین صاحب حضور کے کاپی نویس تھے۔ جن کی تنخواہ بیس روپیہ ماہوار حضور کی طرف سے مقرر تھی۔ اس طرح پر کہ جب ضرورت ہوتی تو اسے امرتسر سے یہاں بلا لیا جاتا تھا اور بلانے پر آجاتا۔ معاہدہ کی رو سے اس کا فرض ہوتا تھا۔ معاہدہ یہ تھا کہ جب تک یہاں رہ کر کام کرے بیس روپیہ ماہوار اور کھانا اسے دیا جاسا کرے گا۔



## مکتوب نمبر ۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اخویم مکرم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں اس وقت بوجہ کثرتِ کار اس قدر کم فرصت ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ تمہارے لئے کئی دفعہ دعا کروں گا کہ اللہ جل شانہ مشکل پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔ بخدمت مولوی صاحب سلمہ مسنون کہہ دیں۔

خاکسار

۳۰ دسمبر ۱۸۸۶ء

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان



## مکتوب نمبر ۱۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناسب ہے کہ چند روز یا اگر فرصت ہو تو ایک دو ماہ کے لئے اس جگہ آ جاؤ تا تبدیل خیال ہو۔ اللہ جل شانہ کے ہر ایک کام میں اسرار اور مصالح ہیں۔ بہشت کے وارث وہی متقی ہیں جو دنیا کا دوزخ اپنے لئے قبول کر لیتے ہیں۔ خدا راضی کن تا جہاں از تو راضی شود۔

والسلام

بخدمت مولوی محمد یوسف صاحب سلام مسنون

خاکسار

تاریخ مہر ڈاک خانہ قادیان

غلام احمد عفی عنہ

۸ فروری ۸۷ء

(نوٹ) حضرت مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ میرا ایک خاص جگہ پر نکاح ثانی کا ارادہ تھا جس کے لئے میں کوشش کر رہا تھا چونکہ اس لڑکی کا والد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معتقد تھا۔ اس لئے حضور نے بھی اس کے لئے بہت کوشش کی اور لڑکی کے والد کو خود حضور نے بڑے زور سے کہا اور جو جو عذروہ پیش کرتا رہا ان سب کی حضور نے تردید کی اور آخر یہاں تک فرما دیا کہ ان سب باتوں کا مجھے آپ ضامن سمجھیں۔ مگر اس نے اپنی بیوی کی ناراضگی کا عذر کر کے صاف انکار کر دیا جس پر حضور فرماتے تھے کہ مجھے بہت رنج ہوا اور میں چاہتا ہوں کہ تازیت اس کی شکل نہ دیکھوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے بعد اسے حضور کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ جب حضور نے مجھے اس گفتگو کا واقعہ سنایا تو فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میرا خدا اور میرا رسول اور میرا پیر میری بیوی ہے، جس جگہ وہ کہے گی وہاں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے نکاح ثانی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو ایک سے زیادہ نکاح کے متعلق ہے، اسے سنایا اور نیز اسے خود بھی اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جسے اس نے اپنی بیوی کی وجہ سے ڈر کر صاف انکار کر دیا۔ حضور کی اس کوشش سے قبل جب حضور نے اس بات کے لئے دعا فرمائی تھی تو حضور کو اس بارہ میں یہ تین الہام ہوئے تھے (۱) ”ناکامی“، (۲) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (۳) فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۱؎ ہاں اس سے قبل حضور نے اس رشتہ کے لئے اس شخص کو خط لکھا تھا جس کے بعد حضور کو الہام ہوا ”ناکامی“ پھر بعد والے اور اس الہامی اطلاع کے بعد اس شخص کی طرف سے بھی نفی میں جواب آ گیا۔ جس پر مجھے بہت گھبراہٹ ہوئی اور اس رشتہ سے نومید ہو گیا۔ اور حضور کی خدمت میں بھی عرض کیا کہ اب کوشش بے فائدہ ہے کیونکہ نہ صرف ان کی طرف سے انکار ہوا ہے بلکہ الہام کے ذریعہ سے بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو حضور نے فرمایا کہ نہیں ہم کوشش نہیں چھوڑتے بلکہ اب ہم خود اسے کہیں گے اور فرمایا کہ جو تجویزیں اور تدبیریں ہم نے اختیار کی تھیں ان میں بھی ناکامی ہو چکی ہے اور ممکن ہے کہ کسی اور طریق سے اللہ تعالیٰ ہمیں

کامیاب کر دے۔ کیونکہ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ لہ۔ ہر دن اس کی نرالی شان ہوتی ہے۔ اس سے چند روز بعد حسن اتفاق سے ایک جگہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور عشاء کی نماز کے بعد چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چند معزز خدام بھی حاضر خدمت تھے۔ جن میں وہ شخص بھی تھا۔ حضور نے ان احباب سے فرما دیا تھا کہ اب آپ لوگ آرام کریں، ہمیں ان سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور وہ شخص اٹھ کر حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا۔ بیشتر اس سے کہ حضور کے ساتھ گفتگو شروع کرتے۔ کشف میں حضور نے دیکھا کہ اس شخص نے حضور کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دست (اسہال) پھر دیا اور پھر کشف ہی میں حضور نے دیکھا کہ اس کی دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کٹ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مجھے یہ کشف ہوا تو میں اس وقت سمجھ گیا تھا کہ اس معاملہ میں مجھے نہایت گندہ جواب دے گا۔ چنانچہ اس نے حضور کو ایسے ہی جواب دیئے جو اس نوٹ کے شروع میں درج کئے جا چکے ہیں۔ اس نشان کی طرف حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں میرا ذکر کر کے اشارہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح کر دیا جس سے مجھے از سر نو پریشانی ہوئی۔ اس بات کی حضور کو اطلاع پہنچ گئی۔ جس پر حضور نے یہ خط نمبر ۱۲ لکھ کر مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ جب اس نے اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کر دیا تو اس کے بعد یہ واقعات اس کو پیش آئے کہ پہلے اس کا سب سے بڑا اور نوجوان لڑکا مر گیا۔ جس کا اسے بہت ہی صدمہ پہنچا۔ اس کے بعد اس کا پوتا چھوٹی عمر کا جو اسے بہت ہی عزیز تھا، مر گیا۔ اس کے بعد اس کا دوسرا نوجوان لڑکا مر گیا۔ اس کے بعد اس کی اسی بیوی کا انتقال ہو گیا اور ان سب کے واقعات وفات دیکھ کر آخر وہ خود بھی مر گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی لڑکی کا خاوند بھی ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ کر مر گیا اور وہ لڑکی بیوہ ہو گئی۔ میری دوسری شادی اس شخص کی زندگی میں ہی حضور نے ایک جگہ کر دی تھی جو فریقین کے لئے بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مبارک ثابت ہوئی۔ جب اس نے اس بات کو مشاہدہ کر لیا اور نیز اس پر مذکورہ بالا صدمات آئے تو وہ اپنے انکار پر بہت پچھتایا اور مجھے کہا کہ

آپ بذریعہ خط حضرت اقدس کے پاس میرے لئے سفارش کریں کہ حضور مجھے معافی دے دیں اور میری بیعت منظور فرماویں۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں اس کی معافی اور بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ حضور نے اس کی بیعت منظور فرمائی۔



## مکتوب نمبر ۱۱

مشفق مکرمی میاں عبداللہ صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون۔ آپ بواپسی ڈاک یہ تحریر فرماویں کہ آپ کے ضروری کام کس قدر عرصہ تک ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کا حرج نہ ہو تو بہتر ہے کہ یکم اکتوبر ۱۸۸۷ء تک ضرور اس جگہ پہنچ جائیں اور اگر کچھ حرج ہو تو اطلاع بخشیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

بخدمت مکرمی مولوی و نیز حکیم صاحب سلام مسنون پہنچے۔

۱۱ ستمبر ۱۸۸۷ء



## مکتوب نمبر ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّیْ

مشفق اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون اب کام بہت قریب ہے۔ آپ کو اگر فرصت ہو اور کسی قسم کا حرج قلیل یا کثیر نہ ہو تو آنا چاہئے اور اگر حرج ہو تو اطلاع دینا چاہئے۔ جواب سے جلدی مطلع کریں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۲۶ ستمبر ۱۸۸۷ء

## مکتوب نمبر ۱۳\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَشْفِقِ اِخْوِیْمِ مِیَاں عِبْدِ اللّٰهِ صَاحِبِ سَلَمَہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تفرقہ اور واقعہ وفات آپ کی دادی صاحبہ سے بہت حزن و غم ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کو تسلی بخشے۔ میں تم پر بہت راضی ہوں اور جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے دل میں خلوص اور محبت بھری ہوئی ہے اور لوگوں کے بگڑنے اور بدظن ہو جانے سے مجھے اندیشہ نہیں بلکہ راحت ہے۔ خس کم جہاں پاک۔ میں مخلوق پرست نہیں ہوں کہ مخلوق کی دوستی یا دشمنی پر نظر رکھوں۔ زیادہ خیریت ہے۔

۲۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء

والسلام۔ خاکسار

غلام احمد

## مکتوب نمبر ۱۴\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَشْفِقِ مَکْرَمِ اِخْوِیْمِ مِیَاں عِبْدِ اللّٰهِ صَاحِبِ سَلَمَہ اللّٰہِ تَعَالٰی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ بشیر احمد سخت ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ اس پر ایسی نوبت آئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آخری دم ہے مگر اب بفضلہ تعالیٰ بہت آرام ہے۔ میاں اسمعیل کے وفات فرزند محلِ غم و اندوہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسمعیل بیچارہ پر بڑا صدمہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اسے صبر بخشے۔ میں نے ایک اشتہار آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ یقین کہ پہنچ گیا ہوگا۔ ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

۱۱ اگست ۱۸۸۸ء

والسلام۔ خاکسار

غلام احمد از قادیان

۱ بشیر اَوَّل ۲ یہاں پر ”بیچار“ کا لفظ اصل خط سے ہی رہ گیا ہوا ہے۔ اس لئے یہاں جگہ خالی چھوڑی گئی ہے۔

## مکتوب نمبر ۱۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفق عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل کی ڈاک میں آپ کا خط پہنچ کر موجب خوشی و خرمی ہوا۔ میں آپ کے اخلاص اور محبت سے شکر گزار ہوں۔ حَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا۔ آج چند اشتہار بھیجے جاتے ہیں اور سب طرح سے خیریت ہے۔ بشیر احمد بفضلہ تعالیٰ صحیح و تندرست ہے گویا نئے سرے اللہ تعالیٰ نے اس کے قالب میں جان ڈالی ہے۔ مولوی محمد یوسف صاحب و دیگر احباب کو السلام علیکم۔

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۲۳ اگست ۱۸۸۸ء

## مکتوب نمبر ۱۶

(منقول از نسخہ منقولہ جو خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نقل کروا کر اس کے آخر پر خود

دست مبارک سے حسب ذیل کلمات تحریر فرمائے۔)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفق عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے مناسب سمجھا کہ ایک نقل جو اب مولوی حکیم نور الدین صاحب آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ سو بھیجتا ہوں۔ باقی خیریت ہے۔ ہمیشہ اپنے حال خیریت مال سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد از قادیان

۲۸ نومبر ۱۸۸۸ء

## مکتوب نمبر ۱

عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی روایا انشاء اللہ تقدیر نہایت عمدہ ہے۔ بہر حال جلد یادیر سے اس کا ظہور ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں نے رفع و ساوس خام طبع لوگوں کے لئے چند اشتہار چھپوائے ہیں۔ امرتسر میں چھپ رہے ہیں۔ جب آئیں گے تو اشتہار بھیجا جائے گا۔

والسلام

۱۷/ دسمبر ۱۸۸۸ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۹/ جمادی الاول کو میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام بطور تقاؤل بشیر الدین احمد رکھا گیا۔

والسلام

بروز جمعہ اس کا عقیقہ ہے اطلاعاً لکھا گیا۔

خاکسار

۱۵/ جنوری ۱۸۸۹ء

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ پہنچا۔ چونکہ مجھے پہلے سے آپ کے آنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کی تحریر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ امید کہ بلا توقف دو چار روز تک ہی آجائیں۔ یہ عاجز اکثر بیمار رہتا ہے۔ لوگوں کے خطوط کا جواب بھی نہیں لکھا جاتا۔ امید ہے کہ آپ ہر یک طرح کا کام محض لِلّٰہ کر کے مجھے آرام پہنچائیں گے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

۲۲ جنوری ۱۸۸۹ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

مشفق مجی میاں عبد اللہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ خط کے پڑھنے کے بعد آپ کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ آپ کے تڑدات دور فرمادے۔ آمین۔ اور دین میں استقامت بخشے۔ آمین۔ روبرج ہونا صرف ایک ہی خیال سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جلد جلد اپنے حالات خیریت سے مطلع فرمایا کریں۔ والسلام

۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۲۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفقِ اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سترہ روز سے لودھانہ میں آیا ہوا ہوں۔ محلہ اقبال گنج اترا ہوا ہوں۔ آپ کو اطلاع دی گئی تھی مگر کمال افسوس کہ آپ کا خط تک نہیں آیا۔ ابھی میں ۲ مارچ ۹۰ء تک اسی جگہ ہوں اس لئے مکلف ہوں کہ اپنی خیریت سے اطلاع دیں اور اگر ایک دن کے لئے آجائیں تو بہت خوب۔ راقم

غلام احمد

از طرف حامد علی اور حافظ نور احمد السلام علیکم

از لودھانہ اقبال گنج

۲۲ فروری ۱۸۹۰ء

## مکتوب نمبر ۲۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفقِ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ دو ماہ سے یہ عاجز بیمار ہے۔ پہلے دنوں میں بیماری کی ایسی شدت ہوئی تھی۔ بظاہر امید زندگی منقطع ہو چکی تھی بلکہ خبر وفات مشہور ہو گئی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ آرام ہے۔ مگر تاہم ضعف و ناتوانی اس قدر ہے کہ خط لکھنا تو درکنار، خط لکھوانا بھی مشکل ہے اور ہر طرف سے خط بکثرت آتے ہیں۔ آپ اگر براہ مہربانی اس وقت اپنے وعدہ کا ایفا فرمائیں۔ یعنی ایک دو ماہ تک یہاں رہ جاویں تو مجھ کو بہت مدد ملے گی اور آپ کو ثواب ہوگا۔ بخدمت مولوی محمد یوسف صاحب السلام علیکم۔ براہ مہربانی یہ خط جہاں میاں عبداللہ صاحب ہوں۔ وہیں پہنچادیں۔ والسلام

مرسلہ مرزا غلام احمد از قادیان

۳۱ مئی ۹۰ء

(یہ خط و نیز خطوط نمبر ۲۳ لغایت ۲۵ حضرت اقدس کے اپنے دست مبارک کے لکھے ہوئے نہیں مگر

لفظ بہ لفظ لکھوائے ہوئے حضرت اقدس ہی کے ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم)

## مکتوب نمبر ۲۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفق اخو یوم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ چونکہ میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں اور بہت ناطقت ہو گیا ہوں۔ اس لئے مجھ سے خطوط کا جواب نہیں لکھا جاتا۔ اگر آپ ایسے موقع پر دو مہینے کے لئے آجائیں تو بہتر ہوگا۔ امید ہے کہ ہفتہ دو ہفتہ تک وصولی مالیہ سے فراغت ہو جائے گی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

مرسلہ مرزا غلام احمد

۳ جون ۹۰ء

از قادیان



## مکتوب نمبر ۲۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفق اخو یوم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ میری طبیعت بہ نسبت سابق رو بصحت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ آپ بعد وصول مالیہ اس جگہ آنے کا قصد کریں۔ عوضی مقرر کرنا رخصت حاصل نہ کریں۔ بعد وصولی مالیہ بہ تسکین تام رخصت لے کر آرام سے آجائیں۔ جلدی نہ کریں تاکہ حرج نہ ہو۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

۱۷ جون ۹۰ء

مرسلہ مرزا غلام احمد

از قادیان

## مکتوب نمبر ۲۵

مشفق اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ پہلے خط کا جواب دیا گیا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ ایک دو مہینے کے واسطے بغرض تبدیل آب و ہوا دس بارہ روز تک بمقام لدھیانہ جاؤں گا۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ آپ بعد فراغت از کام و فرائض منصبی اپنے کے رخصت لے کر آرام سے آویں۔ والسلام

مرسلہ مرزا غلام احمد

۲۰/جون/۹۰ء

قادیان



## مکتوب نمبر ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

مشفق اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز بمقام لدھیانہ محلہ اقبال گنج۔ مکان شہزادہ حیدر مقیم ہے۔ اسی جگہ پر آپ تشریف لاویں۔ بوجہ علالت وضعف زیادہ نہیں لکھ سکا۔ والسلام  
خاکسار

۱۵/جولائی/۹۰ء

غلام احمد عفی عنہ

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج



## مکتوب نمبر ۲۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفقِ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نہایت تعجب کا مقام ہے کہ پھر نہ آپ آئے اور نہ کوئی خط آیا۔ سخت حیرانی اور تفکر ہے۔ مناسب ہے کہ بواپسی ڈاک اپنے حالات خیریت سے اطلاع دو۔ اور یہ بھی کہ اب آنا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ میں نے سنا تھا کہ بباعث کاروبار مردم شماری اب آنا مشکل ہے۔ ضرور اپنے حال سے بہت جلد اطلاع دیں۔

والسلام

۳ ستمبر ۱۸۹۰ء

خاکسار

غلام احمد

از لدھیانہ



## مکتوب نمبر ۲۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفقِ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ پہنچ کر باعث تسلی ہوا۔ یہ عاجز ابھی اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اخیر ستمبر تک اسی جگہ

لدھیانہ میں ہی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ بخدمت سید محمد شاہ صاحب السلام علیکم۔ والسلام

خاکسار

۹ ستمبر ۱۸۹۰ء

غلام احمد عنی



## مکتوب نمبر ۲۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفقِ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمۃ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ عاجز بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۰ء بروز بدھ بروقت ۱۲ بجے دن کے انشاء اللہ تقدیر قادیان کی طرف روانہ ہوگا۔ اس لئے اطلاع کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ملنے کے لئے آجائیں اور اگر حرج کار ہو تو خیر۔ کسی دوسرے وقت ملاقات ہو جائے گی۔ اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔ والسلام  
۱۲ اکتوبر ۱۸۹۰ء خاکسار غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۳۰

مشفقِ و محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پس از سلام مسنون۔ واضح رہے کہ آپ کا کارڈ مورخہ پہنچا۔ امر معلومہ<sup>۱</sup> کے واسطے کوشش کی گئی ہے اور حسب درخواست آپ کے ایک شخص کو اس امر کے واسطے کہہ دیا گیا ہے، بندوبست ہو رہا ہے۔ جس وقت معاملہ طے ہو جاتا ہے آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اختتام مردم شماری کے بعد یہاں قادیان میں آویں اور ضرور آویں۔ بالمشافہ اس امر معلومہ پر زیادہ گفتگو کی جائے گی۔ ایک جدید رسالہ بنام فتح اسلام تیار ہوا ہے اور مطبع میں زیر طبع ہے۔ عنقریب شائع ہوا چاہتا ہے۔ یہ رسالہ دنیا میں ایک بالکل بظاہر نئی مگر دراصل قدیم بات کا ظاہر کرنے والا ہوگا۔ آپ عنقریب اس کو مطالعہ کریں گے۔ بعد اس کے کہ مطبع سے نکلتا ہے۔ آپ کے پاس بھیج دیا جائے گا اور سب طرح فضل الہی سے خیریت ہے۔

راقم

مرزا غلام احمد از قادیان

۲۹ دسمبر ۱۸۹۰ء

(یہ خط بھی حضرت اقدس کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ کسی اور شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے)

## مکتوب نمبر ۳۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

محبی اخویم مثنیٰ عبداللہ صاحب سَلَّمَهُ رَبُّهُ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد مدعا یہ ہے کہ خط مرسلہ آپ کا آیا۔ حال معلوم ہوا۔ آپ کے کام کا انتظام درپیش ہے۔ آپ تسلی رکھو اور دعا بھی کروں گا۔ والسلام خیر الختام  
از بندہ خدا بخش جالندھری شیخ حافظ حامد علی السلام علیکم  
مرزا غلام احمد  
از قادیان ۲ جنوری ۹۱ء

(اور یہ خط ۳۱ بھی مثل خط نمبر ۳۰ حضور کا اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا نہیں ہے)



## مکتوب نمبر ۳۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخویم محبی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے لئے دعا کی گئی اور حوالہ بخداوند کریم کیا گیا۔ آپ ضرور دو ماہ کے لئے  
میرے پاس آجاویں کہ میرے پاس خطوط کا کام بہت ہے اور میں ایک طرف بیمار ہوں۔ ایک طرف  
کام بہت ہے۔ سخت لاچار ہوں۔ مکان وہی لدھیانہ محلہ اقبال گنج ہے۔ والسلام  
خاکسار  
غلام احمد عفی عنہ  
۱۵ مارچ ۱۸۹۱ء



## مکتوب نمبر ۳۳۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
دس روپیہ آپ کے پہنچ گئے۔ جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا۔ آپ کے تفکر پیش آمدہ کی نسبت ضرورتاً تحریر فرمادیں کہ اب اس سے ہر طرح خدا تعالیٰ نے نجات بخشی ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

۱۷ مارچ ۱۸۹۱ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۳۳۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مشفق اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
ایک اور ضروری کام ہے۔ آتے ہوئے ایک روپیہ کے چوزہ مرغ یعنی ایسے مرغ جو کم عمر ہوں۔ چھ مہینہ سے زیادہ کے نہ ہوں۔ ضرور خرید کر لے آویں اس جگہ سے وہ سب روپیہ انشاء اللہ دیا جائے گا۔ چار روپیہ کاروغن اور ایک روپیہ کے مرغ نوجوان۔ کل پانچ روپیہ۔ والسلام  
بخدمت سید محمد شاہ صاحب السلام علیکم  
خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۲۶ جولائی ۱۸۹۱ء

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۳۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشفق مجی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کارڈ پہنچا مگر ایسے وقت میں کہ میں بوجہ خارش بہت تکلیف میں تھا۔ میں انشاء اللہ القدر آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔ میں چند ہفتہ سے بہت علیل ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرماوے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

از حامد علی صاحب السلام علیکم

۵ دسمبر ۹۱ء



## مکتوب نمبر ۳۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجی اخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت ایک رسالہ ”نشان آسمانی“ آپ کی خدمت میں ارسال ہے اور رسالہ ”دافع الوسوس“ طبع ہو رہا ہے۔ شاید دو ماہ تک چھپ جائے۔ دیکھئے آپ کی ملاقات کب ہوتی ہے۔ اپنی ملاقات سے مسرور الوقت کرتے رہیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۲۳ جولائی ۱۸۹۲ء

## مکتوب نمبر ۳۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیز میاں عبد اللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے مقدمہ کے لئے محضرت عزت جلّ شانہ و عزّ اسمہ دعا خیر کی گئی۔ اللہ جلّ شانہ منظور فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ آپ کے آنے کی خوشخبری سے بہت خوشی ہوئی۔ کتاب ”آئینہ کمالات اسلام“ چھپ رہی ہے۔ باقی سب خیریت ہے اور آپ کی انتظار۔ والسلام

خاکسار

۲ ستمبر ۱۸۹۲ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۳۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز میاں محبی عبد اللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ دعا کی گئی ہے۔ امید ہے کہ تادست داد ملاقات اپنے حالات خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## مکتوب نمبر ۳۹

(مکتوب حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جو حضرت ممدوح نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے جناب مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو بھیجا)

السلام علیکم

آج صبح کے آٹھ بجے تین شوال، ۲۰/اپریل ۱۸۹۳ء حضرت کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ مبارک باد۔  
سب احباب کو اطلاع دے دینا۔

والسلام

۲۰/اپریل ۹۳ء

نور الدین

از قادیان



## مکتوب نمبر ۴۰

محبی اخو یم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کل قریباً ایک ماہ سفر میں رہ کر قادیان میں آیا ہوں۔ امید کہ اپنے صاحبزادہ کی خیر و عافیت سے مطلع فرمائیں۔

والسلام

۱۵ دسمبر ۱۸۹۳ء

خاکسار

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۲۱

عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم

میں نے دعا کی ہے اور بدل و جان آپ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنا فضل شامل حال رکھے۔ آمین ثم آمین۔ اس وقت نہایت کم فرصتی ہے اس لئے کم لکھا۔

والسلام

۲۶ فروری ۱۸۹۴ء

خاکسار

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۲۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بوجہ علالت طبیعت جلدی سے جواب نہیں لکھ سکا۔ جو کچھ آپ نے مجھ سے مشورہ لینا چاہا ہے۔ میری دانست میں اس کام میں بہت احتیاط اور سوچ لینا چاہئے اور میری دانست میں جب تک آپ نہ دیکھ لیں۔ جلدی نہیں کرنا چاہئے۔ بوجہ علالت زیادہ نہیں لکھ سکا۔ مگر اس بات کو خوب یاد رکھیں۔

والسلام

بخدمت اخویم سید محمد شاہ صاحب السلام علیکم

خاکسار

۲۵ مارچ ۱۸۹۴ء

غلام احمد

ازقادیان

(نوٹ) یہ مشورہ مولوی عبداللہ صاحب نے ایک جگہ پر اپنے نکاح ثانی کے متعلق بذریعہ عریضہ حضور سے لیا تھا۔ جس کی تاریخ نکاح ۲۱ شوال ۱۳۱۱ھ بھی اور دوسروں پر یہ مہر بھی مقرر ہو چکا تھا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے محض تبرکاً حضور سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تھا اور اپنے عریضہ میں ظاہر بھی کر دیا تھا کہ تمام امور طے ہو چکے ہیں۔ صرف تبرک کے لئے حضور سے مشورہ طلب کیا ہے۔ جس پر حضور نے یہ جواب لکھ کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کی اشد تاکید فرمائی۔ چنانچہ میں حضور کے اس ارشاد کی بنا پر رمضان شریف ہی میں غوث گڑھ سے دو تین احباب کو ہمراہ لے کر اس گاؤں میں پہنچا اور جا کر کچشم خود اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ کوئی بد شکل نہیں تھی مگر مجھے اس کی شکل دیکھتے ہی اس سے اس قدر نفرت اور کراہت ہوئی کہ جس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے اس نکاح کی تجویز منسوخ کی گئی اور میرا ایمان حضرت اقدس پر اور بھی بڑھ گیا۔



## مکتوب نمبر ۴۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفق اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اپنے والد صاحب کی طبیعت کا حال لکھیں۔ ابھی اشتہار چار ہزار چھپ کر نہیں آیا۔ جس وقت آئے گا۔ انشاء اللہ آپ کی خدمت میں مرسل ہوگا۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۲۳ اکتوبر ۱۸۹۴ء



۱۔ ”چار ہزار روپیہ والا اشتہار“ جو آتھم کے متعلق شائع فرمایا تھا۔

## مکتوب نمبر ۴۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد صاحب کی صحت سے خوشی ہوئی۔ اب آپ کو خدا تعالیٰ مقدمات کے ہم و غم سے نجات بخشے۔ آج میں نے آپ کے لئے جناب باری تعالیٰ میں دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر خاص فضل کرے۔ آمین ثم آمین۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام  
یکم نومبر ۹۴ء  
خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

آپ کے پاس ”اشہد انہما تین ہزار و چار ہزار“ پہنچ گئے یا نہیں۔



## مکتوب نمبر ۴۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محبی و مشفق اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے لئے حضرت باری عزّ اسمہ میں تہجد میں دعا کی گئی۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرمائیں اور اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ اپنی خیریت عافیت سے جلد مطلع فرمائیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۱۲ نومبر ۱۸۹۴ء

(نوٹ) مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس دُعا کی قبولیت ایک عظیم الشان نشان کی صورت میں دیکھی جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دفعہ محکمہ نظامت بسی (ریاست پٹیالہ) میں ایک مال کے مقدمہ میں ایک شہادت کے لئے میری طلبی ہوئی تھی اور میرا ارادہ اس رمضان میں غوث گڑھ کی مسجد میں اعتکاف کرنے کا تھا۔ ناظم صاحب بسی چونکہ مسلمان اور پابند صوم و صلوة تھے۔ میں نے پروانہ طلبی پر رپورٹ کر دی کہ یہ میرے اعتکاف کے دن ہوں گے۔ اس لئے مہربانی فرما کر کوئی اور تاریخ مقرر فرماویں۔ اس پر میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اس رپورٹ کے پیش ہونے پر ناظم صاحب نے اس غصہ میں آ کر کہ ہمارے حکم کی تعمیل نہیں کی مجھے معطل کر دیا اور اسی تاریخ پر حاضری کا مجھے مکر حکم بھیج دیا۔ میں اعتکاف توڑ کر بسی میں حاضر عدالت ہو گیا۔ دو مہینہ بھر میں وہاں ہر روز کچہری میں پورے وقت کے لئے حاضر ہوتا رہا کوئی پیشی نہ ہوئی۔ جس پر میرے ایک عزیز بھائی ہاشم علی صاحب زراہ ہمدردی میرے پاس وہاں بسی میں پہنچے اور مجھ سے کہا کہ اس طرح پر تو معلوم نہیں آپ کو کب تک یہاں بیٹھے رہنا پڑے۔ میں اس ناظم کے کسی رشتہ دار کی اس کے پاس سفارش لے آتا ہوں۔ یہ حاضر کر لے گا۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ آپ مجھے اس بارہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے لینے دیں۔ اس کے بعد جس طرح پر ارشاد ہو گا کریں گے۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں اس بارہ میں مفصل عریضہ لکھ دیا اور اس میں لکھا کہ اگر حضور اجازت دیں تو اس کے پاس کسی کی سفارش کرائی جائے۔ میرے اس عریضہ کے جواب میں حضور نے یہ خط خاکسار کو لکھا جس میں یہ بشارت تھی کہ اس کے لئے ”حضرت باری عزّاسمہ میں تہجد میں دعا کی گئی“۔ مجھے اس والا نامہ کے پہنچتے ہی اطمینان ہو گیا اور میں نے منشی ہاشم علی صاحب کو کہہ دیا کہ اب کسی سفارش کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت صاحب نے خدا تعالیٰ کی جناب میں سفارش فرمادی ہے اور مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ اب میرا کام بن گیا ہے۔ اس کے بعد منشی ہاشم علی صاحب واپس چلے گئے اور اس سے تین چار روز بعد میری پیشی ہو گئی۔ ناظم صاحب نے اظہار افسوس کے ساتھ اپنے حکم کو واپس لیا اور مجھے کام پر واپس حاضر کر دیا اور ایام معطلی کی تنخواہ

بھی دلا دی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ میں جب اپنے حلقہ میں چلا گیا۔ تو اس کے پندرہ بیس روز کے بعد اپنا ایک خاص آدمی میرے پاس بھجوا کر مجھے اپنے پاس بلوایا اور ایک اپنا خاص اعتباری رنج کا کام میرے سپرد کر دیا اور مجھ کو برکمان اپنے پاس رکھ لیا اور میری جگہ پر میری خواہش اور درخواست کے مطابق میرے ایک شاگرد عزیز عطاء الہی کو جو غوث گڑھ کا رہنے والا ہے اس حلقہ غوث گڑھ پر میرا قائم مقام پٹواری کر دیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اس کام کو عرصہ ایک سال میں بہت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا جس سے اسے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اس عرصہ میں اُس نے اپنے ماتحت ایک آسامی پر جس کی تنخواہ میری اس وقت کی موجودہ تنخواہ سے دو چند سے بھی زیادہ تھی بغیر میری خواہش اور اطلاع کے مجھے ترقی دلا دی اور اس کی منظوری بھی لے لی۔ اس کے بعد مجھے اس نے اطلاع دی۔ لیکن یہ بات مجھے پسند نہ آئی کیونکہ میں غوث گڑھ ہی میں رہنا پسند کرتا تھا۔ جب اس کی منشا کے مطابق میں اس کے کام کو سرانجام دے چکا اور اس سے فارغ ہو گیا تو چونکہ وہ کام اس کے بہت بڑے دنیوی فائدہ کا تھا۔ اس لئے وہ بہت ہی خوش ہوا اور اس موقع پر اس نے نوکروں کو انعامات دیئے۔ اس وقت میں نے موقع پا کر اُس سے کہا کہ آپ مجھے بھی کچھ انعام دیجئے۔ اُس نے کہا اچھا، کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے خوشی سے علاقہ غوث گڑھ میں عہدہ پٹوار پر ہی واپس کر دیں۔ میں ترقی لینا نہیں چاہتا اس پر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ تُو تو بیوقوف ہے۔ تیرے ساتھ میں بھی بیوقوف بن جاؤں۔ میں تو تجھ کو اس سے بھی زیادہ ترقی دے کر اپنی پیشی میں رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا کہ میں یہاں نہیں رہنا چاہتا۔ آپ مجھے پٹوار پر حلقہ غوث گڑھ میں واپس کر دیں۔ اس کے بعد میرے والد صاحب اور دوسرے اقرباء کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ ناظم مجھے اپنی پیشی میں رکھنا چاہتا ہے اور میں انکار کر رہا ہوں اور پٹوار پر غوث گڑھ واپس آنا چاہتا ہوں۔ اس بات سے میرے والد صاحب و دیگر متعلقین سب ناراض ہوئے۔ آخر میں نے یہ معاملہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک آپ کا غوث گڑھ میں رہنا مفید ہے۔ اس پر میں نے سب کو قطعی جواب

دے دیا اور ناظم صاحب کو بھی کہہ دیا کہ میں واپس ہی جاؤں گا۔ آخر انہوں نے افسوس کے ساتھ لکھا کہ میں نے تو تمہیں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایسا چاہا تھا۔ اگر ایسا نہیں چاہتا تو میں اجازت دیتا ہوں۔ آخر میں واپس اپنے حلقہ غوث گڑھ میں آ گیا۔ اس وقت وہ ترقی کر کے میرٹھی ہو گیا تھا۔ مجھے غوث گڑھ میں واپس آنے سے بہت فائدے پہنچے چنانچہ تمام گاؤں احمدی ہو گیا۔ وہ میرے غوث گڑھ واپس آ جانے اور خود بڑے عہدہ پر ہو جانے کے بعد بھی میری بہت عزت کرتا تھا اور اکثر میری سفارشیں منظور کیا کرتا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے فوت ہو چکا ہے۔



## مکتوب نمبر ۴۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ اپنی خیر خیریت اور حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماویں اور اس جگہ

والسلام

سب طرح سے خیریت ہے۔

خاکسار

۷/دسمبر ۱۸۹۴ء

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۴۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں خط تو کئی بھیجے گئے مگر چونکہ پتہ درست نہ تھا۔ اس لئے غالباً نہیں پہنچے ہوں گے۔ کل آپ کے خط پہنچنے سے خوشی ہوئی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک بلا سے نجات دی اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کے والد صاحب کو بھی جلد شفا بخشنے۔ آمین۔ امید ہے کہ خیر خیریت سے جلد اطلاع بخشیں (گے)۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عنی عنہ

۱۰/دسمبر ۱۸۹۴ء



## مکتوب نمبر ۴۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ امید کہ اپنی صحت تندرستی سے بہت جلد اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلدی شفا بخشنے اور غم و ہم دور کرے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

۲۸/اپریل ۱۸۹۵ء



## مکتوب نمبر ۴۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مدت کے بعد آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ مقام شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہم غم سے نجات بخشی۔ وہ غفور ورحیم ہے اور آخر بندوں پر رحم کرتا ہے اور جو آپ نے اپنی غفلت کا حال لکھا ہے۔ عزیز من! درحقیقت نہایت خوف کی جگہ ہے۔ یہ زندگی جس کے ساتھ ہزار ہا بلائیں اور خوفناک مرضیں اور انواع واقسام کی مصیبتیں لگی ہوئی ہیں وہ بجز خدا تعالیٰ کے رحم کے بسر نہیں ہو سکتی۔ پس ہر ایک رات اور دن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور اپنے اعضاء کو بدیوں سے بچانا جان گداز مصیبتوں سے بچنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ انسان کا وجود ایک طرفۃ العین کے لئے بھی اپنی زندگی کا مالک نہیں۔ رات کو ہنستا سووے اور دن کو روتا اٹھے۔ یہی دنیا کی وضع ہے۔ جس کی پناہ سے ہر ایک دم گزرتا ہے۔ اگر وہی ناراض ہو تو پھر کیا ٹھکانا ہے؟ مناسب کہ بہت استغفار کرتے رہیں اور اللہ جلّ شانہ کی عظمت اپنے دل میں بٹھائیں اور میں نے آپ کے تقویٰ اور استقامت ایمانی اور صراطِ مستقیم کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ جلّ شانہ قبول فرماوے اور کبھی کبھی اگر رخصت مل سکے تو ضرور ملا کریں۔ رسالہ ”نور القرآن“ جو اب چھپا ہے شاید آپ کو پہنچا ہوگا اور ایک اور کتاب نہایت لطیف چھپ رہی ہے۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں معلوم نہیں کہ کس وقت اس کائنات عالم سے گزر جائیں اس لئے یہی دعا اور مدد عا ہے کہ دینی خدمات حسب المراد ہم سے صادر ہوں۔

والسلام

باقی سب خیریت ہے۔

خاکسار

۴ جون ۱۸۹۵ء

غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۵۰ ❁

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محیٰ انویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ بائیس روپے حسب تفصیل آپ کے خط کے مجھ کو پہنچ گئے مگر مجھ کو ان لفظوں سے سخت حیرانی ہوئی جو آپ نے اپنی نسبت استعمال کئے ہیں۔ اس واسطے اطلاع دیں تا اگر کوئی امر قابل دعا ہو تو آپ کے لئے دعا کی جائے۔ ایسے الفاظ استعمال کرنا منع ہے۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

والسلام

۴ جنوری ۱۸۹۶ء

خاکسار

غلام احمد

آپ کا اقرار تھا۔ ایسا ہی مجھ کو یاد ہے کہ کچھ مدت رخصت لے کر یہاں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ موقعہ کرے کہ آپ رخصت لے کر آویں۔



۱۔ مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جن الفاظ کی طرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجھے اپنا نام ”عبداللہ“ لکھتے ہوئے اپنی حالت پر نظر کر کے شرم آئی اور میں نے اپنے خیال پر نظر کر کے خط کے نیچے اپنا نام بجائے عبداللہ لکھنے کے ”عبدالشیطان“ لکھ دیا جس پر حضور نے ہدایت فرمائی۔

## مکتوب نمبر ۵۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کو ضرور آنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ رخصت منظور ہو جاوے۔ میں اس وقت علیل ہوں۔ زیادہ نہیں لکھ سکا۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

از قادیان

۱۵ فروری ۱۸۹۶ء



## مکتوب نمبر ۵۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ مقدمہ کی فتح آپ کو مبارک ہو۔ اور اس جگہ آپ کی انتظار لگی ہوئی ہے، ضرور آویں مگر ایک مہینہ سے رخصت کم نہ ہو۔ اس سے پہلے بھی ایک خطر روانہ کر چکا ہوں۔ اب احتیاطاً دوسرا خط لکھا گیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۲۸ فروری ۱۸۹۶ء



## مکتوب نمبر ۵۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ میاں غلام قادر کی طبیعت اچھی نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ ابھی تک کچھ فائدہ نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے آپ خود آ کر یا کسی دوسرے کو بہت جلد بھیج کر اس بات کی تحریک کریں کہ کسی طرح وہ سنور میں چلے جائیں۔ شاید تبدیلی ہو اسے خدا تعالیٰ فضل کرے۔ اس میں توقف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر حالت زیادہ خراب ہو تو پھر سفر مشکل ہے۔

خاکسار

۹/۱۸۹۶ء

غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۵۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ کی دو ماہ کی رخصت منظور ہوگئی۔ اب آپ کو جلد اس جگہ آنا چاہئے۔ منشی غلام قادر صاحب کی طبیعت بہ نسبت سابق صحت کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے۔ البتہ تپ ہنوز دامنگیر ہے۔ خدا تعالیٰ شفاء بخشے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلدی آویں۔ دیر نہ کریں کیونکہ آپ کے آنے سے ان کو بہت حوصلہ ہوگا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

۲۱/۱۸۹۶ء

غلام احمد عفی عنہ

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میاں غلام قادر میرے رشتہ کے بھائی تھے۔ انہیں مرض سہل ہوگئی تھی اور بہت دُبلے ہو گئے تھے۔ جس پر بغرض علاج از حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں انہیں یہاں لے آیا تھا۔ حضرت اقدس نے بھی ان کے لئے ایک نسخہ تجویز فرمایا تھا۔ مگر وہ جانبر نہ ہوئے اور واپس سنور پہنچ کر وفات پا گئے۔

## مکتوب نمبر ۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ  
نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اب تک نہیں آئے۔ مانع بخیر ہو۔ اول نشی غلام قادر کی نسبت میرا یہ خیال تھا کہ بعض مجرب نسخے جو میرے والد صاحب سے مجھ کو یاد ہیں اور ایسی بیماریوں کی نسبت گویا حکم اکسیر رکھتے ہیں اس جگہ ان کو ٹھہرا کر استعمال کرواؤں لیکن بعد اس کے مجھ کو معلوم ہوا کہ اس جگہ وہ دوائیں تازہ بتازہ پیدا ہونا بہت مشکل اور محال کی طرح ہے اور کسی قدر ضعف ان کو زیادہ ہے۔ اس لئے اب تاخیر علاج میں کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ سو میرے نزدیک بہت مناسب ہے کہ وہ سنور میں ٹھہریں اور امید ہے کہ اس جگہ وہ دوائیں روز بروز تازہ بتازہ مل جائیں گی۔ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ تجویز کی جائے۔ انشاء اللہ مجھے قوی امید ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء بخشے۔ لہذا آپ کو مکلف (کرتا) ہوں کہ دو تین روز کے لئے آپ ضرور آجائیں۔ ہرگز توقف نہ کریں کیونکہ ان بیماریوں میں غفلت کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اپنا حرج کر کے بھی آجائیں۔ اگر میں اس جگہ اس بات کو ممکن دیکھتا کہ یہ علاج باسانی ہو سکتا ہے تو آپ کو تکلیف نہ دیتا مگر اب یہی دیکھتا ہوں کہ بغیر ان کے سنور رہنے کے یہ علاج ہو نہیں سکتا۔ ماسوا اس کے ان کی والدہ بھی نہایت قلق میں ہیں۔ اس صورت میں ان کو بھی تسلی رہے گی۔ تاکید یہی ہے کہ جلد آویں اور اگر کوئی ایسا مانع ہو تو اپنی جگہ عبدالرحمن یا کسی اور کو بھیج دیں تاکید ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

(نوٹ) مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ عبدالرحمن میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔



## مکتوب نمبر ۵۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخیوم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منشی غلام قادر صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی سنور میں ہیں۔ آج میں نے جواب لکھ دیا ہے۔ چاہئے کہ توجہ سے ان کا علاج کریں اور ماء الشعیر میں یہ دوائیں ڈال دیا کریں۔

عنا ب ۵ عدد تخم خشخاش سفید ۵ ماشہ  
اصل السوس مقشر ۳ ماشہ کبر با ۵ رتی  
سرطان مغسول ۳ عدد سپستان ۷ دانہ

اور جلد جلد اطلاع دے دیں اور بنفشہ اب ڈالنا مناسب نہیں۔ خاکسار

غلام احمد

۳۱ مئی ۱۸۹۶ء



## مکتوب نمبر ۵۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ اخیوم منشی غلام قادر صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخویم میاں عبداللہ صاحب کا خط پہنچا۔ پہلے اس سے گولیاں ارسال کر چکا ہوں۔ مناسب ہے کہ ایک شیشی پوٹ واٹن کی جو انگریزی دوا ہے خرید کر لیں اور غذا کے بعد ایک چاء کے چمچے کی مقدار پر پی لیا کریں اور اگر موافق ہو تو دو چمچ پی لیا کریں اور کبھی دودھ میں چاء ڈال کر پیویں۔ ایسی غذا

والسلام

کھادیں جو جلدی ہضم ہو جاوے۔

خاکسار

۱۲ جون ۱۸۹۶ء

غلام احمد

## مکتوب نمبر ۵۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
محیٰ اخو یم منشی غلام قادر صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
جو گولیاں بھیجی گئی ہیں ان میں ہرگز کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ صرف کسی وجہ سے دھوکا لگا ہے۔  
مناسب ہے کہ اول ایک گولی کا چہارم حصہ کھالیا کریں۔ پھر رفتہ رفتہ گولی زیادہ کر لیں اور قریب  
۲ رتی کے کہہ باپس کر کھالیا کریں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام  
۱۷/جون ۹۶ء  
خاکسار  
غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۵۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
عزیزی اخو یم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
میں نے آج ایک خط آپ کی نسبت بخدمت ماسٹر قادر بخش صاحب روانہ کر دیا ہے۔ اطلاعاً  
لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کے تمام کام درست کرے۔ آمین۔ باقی سب خیریت ہے۔  
۱۰/جولائی ۱۸۹۶ء  
والسلام  
خاکسار  
غلام احمد  
از قادیان



## مکتوب نمبر ۶۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی اخو یم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو نئی شادی مبارک ہو۔ بروز جمعہ حسب تحریر آپ کے طعام ولیمہ آپ کی طرف سے مہمانوں کو کھلایا گیا۔ چونکہ مہمان بہت تھے اور سیٹھ صاحب<sup>۱</sup> اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور دوسرے بہت معزز دوست موجود تھے اور اسی سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ اس لئے دس روپیہ کافی نہ تھے۔ لہذا اس خوشی میں <sup>عطلے</sup> دس روپیہ میں نے اپنی طرف سے ڈال کر بیس روپیہ دعوت میں خرچ کئے۔ عمدہ پلاؤ نمکین اور زردہ نہایت عمدہ اور روغن جوش اور قورمہ اور نان اور شیریں چاء وغیرہ کھانا تھا۔ مہمان نہایت خوش ہوئے اور کھا کر آپ کو دعاء خیر کہی۔ شاید یہ طعام ولیمہ اس خوبی سے کسی جگہ آپ کو اتفاق نہیں ہوگا۔ والسلام

خاکسار

۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء

غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۶۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی مثنقی اخو یم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچ کر جناب الہی میں آپ کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مشکلات پیش آمدہ دور فرماوے اور آپ کی مراد آپ کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بیشک آپ بعد استخارہ مسنونہ تبدیلی کے التوا کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ حسب المراد تقرب پیدا کرے۔ والسلام

خاکسار

۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۶۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
اس وقت آپ کا خط پہنچا۔ آپ کے والد صاحب کی بیماری کا حال معلوم کر کے ان کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے اور تقصیر معاف کرے۔ آمین ثم آمین۔ اس وقت، وقت بہت تنگ۔ اسی قدر پر کفایت کرتا ہوں اور انشاء اللہ پھر بھی دعا کروں گا۔  
والسلام  
خاکسار  
۲۰ نومبر ۱۸۹۷ء  
مرزا غلام احمد  
از قادیان



## مکتوب نمبر ۶۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ  
محیٰ اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کی فتح یابی سے طبیعت خوش ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ سنایا گیا کہ آپ کی طبیعت کچھ بیمار ہے۔ خدا تعالیٰ شفا بخشے۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے جلد مطلع فرمائیں اور اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔  
والسلام  
خاکسار  
بخدمت اخویم مولوی محمد یوسف صاحب السلام علیکم  
غلام احمد  
۴ اپریل ۹۸ء  
از قادیان ضلع گورداسپور

## مکتوب نمبر ۶۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محی عزیزی میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ لدھیانہ میں طاعون پیدا ہونے سے بہت اندیشہ ہوا۔ خدا تعالیٰ خیر کرے۔ اس میں مسئلہ شرعی یہ ہے کہ اگر طاعون یا ہیضہ کی ایک دو واردات ہوں تو اس شہر سے نکلنا جائز ہے۔ لیکن اگر وبا پھیل جاوے۔ تو پھر نکلنا حرام ہے۔ چونکہ ابھی لدھیانہ میں وبا پھیلا نہیں ہے۔ اس لئے اختیار ہے کہ وہاں سے جلد نکل جائیں۔ اس جگہ بڑی مشکل یہ ہے کہ مکان نہیں ملتا۔ اکثر لوگ شرارت سے دیتے نہیں۔ ہمارے گھر میں بیس<sup>۲</sup> کے قریب عورتیں بھری ہوئی ہیں۔ نواب صاحب بھی مع عیال واطفال اس جگہ ہیں۔ سو اس گھر میں تو بالکل گنجائش نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ قریب قریب بھی کوئی گنجائش نہیں اور دور میں شاید بہت تلاش کرنے سے کوئی ویران کوٹھ بے پردہ مل جائے تو تعجب نہیں مگر شرفاء کے رہنے کے لائق تو کوئی نظر نہیں آتا۔ جب تک مکان کا پختہ بندوبست نہ ہووے، ہرگز قدم نہیں اٹھانا چاہئے تا عیال اور اطفال کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ طاعون کا دورہ ساٹھ ساٹھ اسی اسی برس ہوتا ہے۔ پس اگر طاعون لدھیانہ میں پھیل گئی تو یہ سمجھو کہ شاید اس صدی کے پورے ہونے تک پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ یہ یقینی امر ہے نہ ظنی۔ طبی تجربے اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر اگر شہر کو چھوڑنا ہو تو اس نیت سے چھوڑنا چاہئے کہ اب تمام عمر ہم اس سے الگ رہیں گے اور اپنے مکانات اور دوسرے تعلقات کا پورا انتظام کرنا چاہئے کیونکہ یہ سفر گویا ہمیشہ کے لئے الوداع ہے۔ پھر دوبارہ شہر میں داخل ہونا ممانعت ہوگی۔ اگر خدا چاہے تو چند وارداتوں کے بعد اس بیماری کو لدھیانہ سے دور کر دے لیکن اگر یہ بیماری لدھیانہ میں پھیل گئی تو پھر غالباً ایک عمر لے گی۔ دیکھو کتنے برس سے بمبئی میں پھیل رہی ہے۔ یہ تمام امور سوچ لینے چاہئیں۔ یہ سرسری کام نہیں ہے۔ اگر لدھیانہ کے قریب کوئی گاؤں ہو جو طاعون سے پاک ہو تو بہتر ہوگا کہ اس میں گھر لیا جائے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ برابر ہر روز خبر رکھ سکتے ہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

(نوٹ) اس خط پر حضور نے تاریخ نہیں دی ہے۔ ہاں اس بات سے اس سال کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جس میں یہ حضور نے لکھا ہے کہ یہ طاعون کے حملے پہلے سال کا واقعہ ہے۔ حضور اپنے مکتوب مورخہ ۲۷/۱۲ اپریل ۹۸ء بنام سیٹھ حاجی عبدالرحمن اللہ رکھا صاحب مدرسی رضی اللہ عنہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں“ اور مکتوب مورخہ ۱۵/۱۵ مئی ۹۸ء بنام سیٹھ صاحب موصوف، نیز فرماتے ہیں کہ ”اس طرف طاعون چمکتی جاتی ہے۔ اب اسی کے قریب گاؤں ہیں۔ جن میں زور و شور ہو رہا ہے۔ قادیان میں یہ حال ہے کہ لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کو بھی خفیف سا تپ چڑھتا ہے۔ دوسرے دن کانوں کے نیچے یا بغل کے نیچے یا بُن ران میں گلٹی نکل آتی ہے۔ گلٹی تیسرے چوتھے روز خود بخود تحلیل ہو کر کم ہو جاتی ہے“ مگر اس خط بنام مولوی عبداللہ صاحب میں یہ کوئی ذکر نہیں کہ اس علاقے میں بھی طاعون نمودار ہو رہی ہے۔ جس سے بطور تخمینہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط مارچ یا اپریل ۹۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو اس محل پر درج کیا گیا اور اس خط کے آخر میں حضور نے اپنا اسم مبارک بھی تحریر نہیں فرمایا ہے مگر یہ خط ہے حضور کے اپنے قلم اور دست مبارک کا لکھا ہوا۔

یہ خط حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب مولوی عبداللہ صاحب کو مولوی صاحب کے ایک ایسے خط کے جواب میں تحریر فرمایا تھا جو انہوں نے ماسٹر قادر بخش صاحب احمدی ساکن لودھانہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں لکھا تھا۔



## مکتوب نمبر ۶۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.....!..... مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ عمر..... رکھا ہے۔ کل بہت تکلیف سے..... گیا ہے۔ دود بنے ذبح کئے گئے۔ جن کا گوشت نہایت عمدہ تھا اور ایک دیگ گوشت کے پلاؤ کی اور ایک دیگچہ زردہ شریں مزعفر کا تیار کیا گیا اور روٹی اور گوشت بھی پکایا گیا اور نہایت عمدگی سے مہمانوں کو جو ستر کے قریب ہوں گے۔ کھلایا گیا آپ کی نیک نیتی کی وجہ سے دونوں پلاؤ ایسے عمدہ تھے جو چھوڑنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ باعث نہایت لذیذ..... دودور کا بیاں کھائیں اور بہت ہی..... کی قدرت ہے کہ اتفاقاً چاول..... عمدہ اور باریک ہاتھ آگئے کہ قادیان میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اس لطف کے ساتھ یہ کام صرف (لومے) روپیہ تک انجام پذیر ہو گا مگر آپ سے میں اس قدر لینا نہیں چاہتا۔ ہم اس خوشی میں نصف کے شریک ہو جاتے ہیں لہذا آپ صرف (بیٹہ) روپیہ کسی وقت بھیج دیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اتفاقاً دعوت عقیقہ کے روز جس قدر مرد مہمان تھے۔ گھر میں عورتیں مہمان بھی بہت جمع تھیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ پلاؤ شیریں و نمکین نہایت عمدہ خوشگوار تیار ہوا اور گوشت شور بہ و سالن بہت عمدہ تھا اور روغن جوش کی قسم میں سے تھا۔ والسلام

۱۔ اس خط میں تین جگہ پر کچھ عبارت کٹی ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اس اصل خط کا اتنا حصہ جدا ہو کر کہیں ضائع ہو گیا ہو ہے۔ ان کٹی ہوئی سطروں سے پہلی اور چھٹی سطر کی کٹی ہوئی عبارت کے متعلق اندازہ سے بھی کچھ نہیں لکھا جاسکتا ہے۔ دوسری سطر کے کٹے ہوئے حصہ کا مفہوم جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب نے بتایا۔ یہ تھا کہ ”دراز کرے اس کا نام برکت اللہ“ تیسری جگہ کے اس حصہ کا مفہوم مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ ”اس کا عقیقہ کیا“ اور چوتھی کا ”ہونے کے بجائے ایک ایک رکابی کے (بعض) نے“ اور پانچویں کا ”خوش ہوئے خدا تعالیٰ“۔

(نوٹ) خط پر تاریخ درج نہیں تھی مگر اس میں شک نہیں کہ یہ خط تخمیناً ۱۵ جون ۱۹۸۰ء کے بعد دو تین دن کے اندر کا لکھا ہوا ہے کیونکہ ۱۵ جون کا حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کا مولوی عبداللہ صاحب کے نام جو خط ہے اس میں لکھا ہے کہ حضور نے اس عقیدے کے لئے دو بکرے تلاش کرنے کا حکم دیا اور نام برکت اللہ رکھا ہے۔

## مکتوب نمبر ۶۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 آپ کے گھر کے لوگوں کے لئے دعا کی گئی۔ آپ پھر لکھیں کہ اب کیسی حالت ہے۔ باقی  
 خیریت ہے۔  
 والسلام  
 خاکسار  
 ۲۴ جولائی ۱۸۹۸ء  
 مرزا غلام احمد  
 از قادیان

## مکتوب نمبر ۶۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی مخلصی اخویم میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 بوصول خط بدریافت صحت عزیز رحمت اللہ اطمینان ہوئی۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے۔ آمین  
 اور تفصیل روپیہ (۱۵۰) سے اطلاع ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور تمام شرکاء خدمت کو ثواب اور  
 اجر بخشے۔ آمین ثم آمین۔ امید کہ کبھی ملاقات کے لئے بھی وقت نکالا کریں۔ والسلام  
 تمام احباب کو سلام علیکم  
 خاکسار  
 ۲۴ دسمبر ۱۹۸۰ء  
 غلام احمد غفنی عنہ

## مکتوب نمبر ۶۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدر آج ہی عبدالوحید کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ اور انشاء اللہ القدر آپ کے اور آپ کی چھوٹی بیوی کے لئے بھی جناب الہی میں دعا کروں گا۔ وہ دوا جو دی گئی تھی کھانے کے بعد کھانا بہتر ہے اور کسی قدر بقدر ہضم دودھ استعمال کرنا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

۱۹/مارچ ۱۸۹۹ء



## مکتوب نمبر ۶۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تحفہ مرسلہ تھ طلائی بہ سبیل ڈاک مجھ کو پہنچ گیا۔ اس سے بڑھ کر علامت اخلاص اور دلی محبت کیا ہوگی کہ آپ نے اپنے گھر کے لوگوں کے زیور کو بھیج دیا اور نیز آپ کے گھر کے لوگوں کی محبت اور اخلاص قابل تعریف ہے کہ زیور جو عورتوں کو بالطبع عزیز ہوتا ہے۔ اس کے دینے سے دریغ نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ آپ کو اس سلسلہ کی خدمت کے لئے دل میں جوش آ رہا تھا اور باعث کثرت مصارف اور قلت آمدن روپیہ میسر نہ ہو سکا۔ اس صورت میں دل کی بیتابی نے یہی ہدایت

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے۔

دی کہ آپ اپنی عزیز زوجہ کا زیور اتار کر بھیج دیں۔ سو خدا تعالیٰ آپ کو اس اخلاص کی بہت بہت جزائے خیر دے اور آپ کی زوجہ کو علاوہ ثوابِ آخرت کے دنیا میں بہت سے زیورِ طلائی عنایت کرے کہ ”ذہ ادنیٰ ستر“ آخرت“ تو ایک وعدہ ہے۔ آمین ثم آمین۔ ہم نے آپ کی مرضی کے موافق تعمیل کر دی ہے اور مدت دراز گزر گئی ہے کہ آپ نہیں آئے۔ بہتر ہے کہ موسمِ سرما میں کوئی ایسی تجویز نکالیں کہ ایک ماہ تک قادیان میں ٹھہر سکیں۔ دیکھیں آئندہ طاعون کی کیا صورت ہے۔ کب تک اس کے ٹھہرنے کے لئے حاکم حقیقی کا حکم ہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار

۲۸ جولائی ۱۹۰۱ء

مرزا غلام احمد

از قادیان

(نوٹ نمبر ۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو پورا کرنے والے اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس بات کو بھی کہ ”ذہ ادنیٰ اور ستر“ آخرت تو ایک وعدہ ہے، اب بیس سال کے بعد لفظ بلفظ پورا کیا اور وہ اس طرح سے کہ اگست ۱۹۲۱ء میں مولوی عبداللہ صاحب کے فرزند اصغر اور مولوی صاحب موصوف کی اس چھوٹی بیوی کے اکلوتے بیٹے عزیز عبدالقدیر کی اہلیہ کے رخصتانہ کے موقع پر اس ایک نتھ طلائی قیمتی (پیسے) روپیہ کی بجائے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اور اپنی خاص حکمت سے جس کو وہی جانتا تھا۔ عزیز کی اہلیہ کو دس طلائی زیور جن کی قیمت اس نتھ کی قیمت سے ذہ چند سے بھی یک صدر روپیہ اوپر ہے پہنائے جس کے متعلق پہلے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ زیوروں کو شمار کرنے کے وقت حضور کی یہ بات یاد آئی۔ جسے اس وقت مولوی صاحب موصوف نے اپنے گھر کے لوگوں کے پاس بیان کیا جس سے سب کے ایمان بفضلہ تعالیٰ اور بھی بڑھے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔

(نوٹ نمبر ۲) مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ عبدالقدیر میرا لڑکا (جو برکت اللہ کے بعد پیدا ہوا) اس کا عقیدہ میں نے خود قادیان آ کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرایا۔ عقیدہ کے دن حضور کو سردرد کا دورہ تھا۔ شام کے وقت جب میں حضور کے پاس اندر گیا تو حضور نے فرمایا کہ ہم نے جو کھانا عقیدہ کے کھانے میں اپنے لئے منگوایا تھا۔ وہ

اسی طرح پڑا ہے (جس جگہ پر پڑا تھا اس کی طرف اشارہ بھی فرمایا) چونکہ ہمارے سردرد کا دورہ ہے۔ اس واسطے اس میں سے ہم نے ایک چاول تک نہیں کھایا۔ اس کے بعد جب میں نے غوث گڑھ سے حضور کی خدمت میں وہ زیور بھیجا۔ جس کا اس خط میں ذکر ہے تو میں نے ساتھ ہی یہ درخواست بھی بذریعہ عریضہ حضور کی خدمت میں کی کہ کل چونکہ عقیقہ کے روز حضور نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ اس لئے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اس زیور کی قیمت میں سے فلاں قدر رقم (غالباً دو روپیہ لکھے تھے یا اس سے کم و بیش) کا عمدہ کھانا میری طرف سے تیار کروا کر حضور تناول فرمائیں۔ اس بات کی طرف حضور نے اپنے اس فقرہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ”آپ کی مرضی کے موافق تعمیل کر دی ہے۔“



## مکتوب نمبر ۷۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا چندہ مرسلہ مبلغ ۳۱۰ (تیس روپے سات آنے) پہنچ گیا ہے۔ میں نے ابھی آپ کے لئے دُعا کی ہے۔ سخت امتحان کے دن ہیں۔ آپ بھی توجہ سے توبہ استغفار کرتے رہیں۔ بہت دُعا کرتے رہیں۔ ہماری جماعت کے لئے ایک خاص رعایت ہوئی مگر معلوم رہے کہ کسی حد تک بعض کا بطور شہادت فوت ہونا ممکن مگر تشویش کامل۔ تباہی خانگی سے محفوظ رہے گی۔ کم ابتلا ہوگا۔ توبہ کے لئے

ہر ایک پر زور دیں اب وقت ہے آئندہ جاڑا خطرناک ہے۔ والسلام

خاکسار

تاریخ مہر روانگی از ڈاک خانہ قادیان

غلام احمد

۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء



## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنائت نامہ آپ کا پہنچا۔ افسوس کہ آپ کے پہلے خط کا مضمون مجھے یاد نہیں رہا اور تعجب کہ آپ کو جواب نہ پہنچا۔ نہ معلوم کیا سبب ہو یا شاید خط گم ہو گیا ہو۔ میاں عبدالعزیز اور ابراہیم کے لئے انشاء اللہ دُعا کروں گا اور ٹیکہ اگرچہ بیہودہ سا علاج ہے اور کہتے ہیں کہ خطرہ سے خالی نہیں اور بعض اس سے مجزوم اور دیوانہ بھی ہو گئے ہیں۔ بعض طاعون کو خود بلا کر جان عزیز کھوتے ہیں مگر آپ ملازم ہیں۔ آپ کو شاید تو کلاً علی اللہ لگانا ہی پڑے گا۔ میں نے ٹیکہ کے باب میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے ”کشتی نوح“ وہ چھپ رہا ہے۔ اگر آپ دو ہفتہ کے بعد اطلاع دیں تو آپ کو پہنچ سکتا ہے۔ والسلام

خاکسار

۱۸ ستمبر ۱۹۰۲ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہنچا۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں۔ آپ کو مناسب ہے کہ دو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان میں آجائیں۔ آپ کو عمر کے اوائل حصہ میں اگرچہ قادیان رہنے کا اتفاق ہوا مگر اب نہیں ہوا۔ اب ہونا ضروری ہے۔ اس بات میں ضرور غور کرنا چاہئے۔ والسلام

خاکسار

اخویم سید محمد شاہ صاحب کو سلام علیکم

مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان

۲۷ اپریل ۱۹۰۳ء

## مکتوب نمبر ۳۷

نَحْمَدُهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیزی مشفقی محبی میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دن سے آپ کا خط پہنچا ہوا ہے۔ مگر مجھے دو ماہ سے اس قدر کھانسی ہے کہ میں جواب لکھنے سے مجبور رہا۔ اس وقت بھی میری حالت تحریر کے قابل نہیں تھی۔ اپنے تئیں ضبط کر کے لکھا ہے۔ افسوس کہ میں علالت طبع سے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ بعد صحت انشاء اللہ آپ کے لئے دُعا کروں گا۔

والسلام

صرف رسید کے طور پر یہ خط بھیجتا ہوں۔

خاکسار

۴ جنوری ۱۹۰۴ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچ کر بدریافت خیر و عافیت نہایت خوشی ہوئی۔ امید کہ جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتے رہیں گے اور جو کچھ آپ نے ارادہ کیا ہے کہ یک صد روپیہ سالانہ معہ چندہ احباب غوث گڑھ روانہ کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اس کا آپ کو ثواب بخشے۔ باقی ہر طرح سے

والسلام

یہاں خیریت ہے۔ ایک اشتہار ساتھ اس کے ارسال ہے۔

خاکسار

۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اخویم مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ کبھی آپ کو ملاقات کے لئے بھی آنا چاہئے۔

## مکتوب نمبر ۷۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
محی اخویم میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رخصت منظور ہونے سے بہت خوشی ہوئی اور دُعا ہے کہ عزیز رحمت اللہ کو بھی خدا تعالیٰ اس عہدہ پر مستقل فرماوے۔ آمین۔ اور یہ آپ کے اختیار میں ہے، جس بات میں آرام دیکھیں وہی طریق اختیار کریں۔ چاہیں تو عیال کو ہمراہ لے آویں۔ چاہے مجرّد آجائیں۔ چند روز سے ہمارے گھر میں بعض مہمان مع عیال اُترے ہوئے ہیں اور ان کا ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ عید تک اسی جگہ رہیں۔ لہذا عید تک کل مکان رکا ہوا ہے لیکن اگر آپ مع عیال آویں۔ تو انشاء اللہ کوئی اور بندوبست ہو جاوے گا۔ مسّی علیا کی بیعت منظور کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ والسلام  
۲۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء  
مرزا غلام احمد غنی عنہ



## مکتوب نمبر ۷۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ  
از عائدہ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ تمام خط اوّل سے آخر تک غور سے پڑھا گیا۔ میں بخوبی اس بات پر مطمئن ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں خلوص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور آپ کو فطرتی مناسبت ہے اور ایسی محبت ہے کہ زمانے کے رنگ بدلانے سے دور نہیں ہو سکتی۔ سو میں آپ پر بہت خوش ہوں۔ ظاہری ملاقات میں اگر کچھ بعد واقع ہوگئی ہے تو یہ صورتی بعد آپ

کے باطنی قرب کا کچھ خارج نہیں۔ انشاء اللہ ملاقات بھی کسی وقت ہو جائے گی اور آج جس قدر بعض لوگوں میں بد خیالات و ظنونِ فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزرہ نہیں اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سرلیج التّعیر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہے۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے بشمول سے کچھ برکت زیادہ کرتے ہیں اور نہ اپنے مخالفانہ قیل و قال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ کسی بندہ پر ناراض ہو تو تمام دنیا مل کر اس بندہ کو اپنی مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی اور اگر راضی ہو تو اُس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایہ حمایتِ الہی ہو اس کو کسی کی دوستی و دشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص اپنا جو ہر ظاہر کرتا ہے۔ نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری اور صدق اور صفا سے اپنی نکو کاری کا ثبوت دیتا ہے اور بد آدمی اپنی بد خیالی اور بد فعلی اور بد گمانی سے اپنے مادہٴ بد کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ جلّ شانہ نے فرمایا ہے۔ **كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ**<sup>۱</sup> یعنی ہر ایک شخص اپنے مادہ اور اپنی فطرت کے

مطابق عمل کر رہا ہے اور اس جگہ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

سب کی طرف سے السلام علیکم

غلام احمد

۶ مارچ ۱۹۰۸ء

از قادیان



## مکتوب نمبر ۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ایک نہایت دردناک خط پہنچا۔ درحقیقت اس قدر غم اور صدمہ جو چاروں طرف سے آپ کے دل کو گھیر رہا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا امتحان ہے۔ خدا کرے جو آپ اس امتحان میں صادق نکلیں۔ میں نے اس خط کے لکھنے سے پہلے جناب الہی میں بہت دعا کی ہے۔ اگر تقدیر مبرم نہ ہو تو قبول ہونے کی امید ہے۔ مجھے اب تک آپ نے پتہ نہیں دیا کہ مرض کی کیا حالت ہے۔ کیا دست تو نہیں آتے؟ بدن تو بہت لاغر نہیں؟ کس درجے پر بخار معلوم ہوتا ہے؟ اور بخار کو کتنے دن ہو گئے ہیں؟ اور میں ایک نسخہ اس خط کے ہمراہ بھیجتا ہوں۔ وہ میرے بہت سی جگہ تجربہ میں آچکا ہے۔ برگ بید اور گل نیلوفر کے عرق کے ساتھ اس کو کھانا چاہئے۔ بلا توقف کھانا شروع کر دیں اور دل برداشتہ نہ ہوں۔ خدا سب چیز پر قادر ہے۔ دو تین ماہ کی مدت ہوئی کہ میرا لڑکا مبارک احمد جو اس کی والدہ کو بہت ہی پیارا تھا۔ تپ سے فوت ہوا ہے۔ اس کے انتقال کے قریب وقت میں۔ میں نے ان کو کہہ دیا کہ دیکھو اب یہ لڑکا مرنے والا ہے اور ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ جو مارنے والا ہے وہ مرنے والے سے ہمیں زیادہ پیارا ہے اور یہی طریق ایمان کامل کا ہے کہ صرف یہ کہو کہ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ**۔ خدا کی امانت تھی۔ خدا نے لے لی۔ سو انہوں نے لڑکے کی موت کے وقت ایسا ہی کہا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی مرجائے تو یہ غیر معمولی بات نہیں۔ ہم بھی تو ہمیشہ کے لئے اس دنیا میں نہیں رہیں گے۔ خدا کے نزدیک انہیں کو مراتب ملتے ہیں جو اس چند روزہ زندگی میں تلخی دیکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اگر خوش ہوتا ہے تو بدل عطا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز طریق عوام نہیں اختیار کرنا چاہئے۔ خدا جس سے پیارا کرتا ہے اس کو کوئی مصیبت بھی بھیجتا ہے۔ سو نہایت استقلال سے خدا تعالیٰ پر توکل کرو اور اس سے نوا امید مت ہو اور مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ والسلام راقم

مرزا غلام احمد بقلم خود

۱۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر رحمت اللہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت بخشی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

## (نسخہ مرضِ دِقِّ وِ سِلِّ وِ دِیْکِرِ تِیْہَا)

## هُوَ الشَّافِی

طباشیر	صمغ کبیرا	نشاستہ	گل سرخ منزوع	رَبُّ السَّوْس
۲ درم	۲ درم	۲ درم	۶ درم	۶ درم
مغز تخم خیارین	کدو	تخم خرفہ	کانور	زعفران
۴ درم	۴ درم	۴ درم	یک درم	نیم درم

کوفتہ بیخنے بہ لعاب ایسبغول اقراص بندند۔ خوراک دو نیم درم۔ یہ سب دوائیں۔ قرص بنا کر اور ان میں کانور داخل کر کے یا بطور سفوف رکھ کر دو وقت تین تین ماشہ دے دیں اور پھر پانچ ماشہ کر دیں۔ اگر عرق تیار نہ ہو تو بلا توقف یہی نسخہ دیں۔ پھر جلدی سے عرق تیار کر لیں۔  
(اس خط پر تاریخ درج نہیں تھی سیاق و سباق دیکھ کر اس کو اس جگہ پر درج کیا گیا)



## مکتوب نمبر ۷۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے لاہور میں آپ کا خط ملا۔ میں باعث علالت طبع والدہ محمود احمد کے اور نیز باعث خود اپنی بیماری کے تبدیل آب و ہوا کے لئے لاہور میں آ گیا ہوں۔ کمزوری دماغ کے لئے میری دانست میں بیجی جیسی اور کوئی عمدہ چیز نہیں ہے وہ استعمال کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ دعا کروں گا۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

۲ مئی ۱۹۰۸ء

مرزا غلام احمد

از (لاہور)

## مکتوب نمبر ۷۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور میں قادیان سے ہو کر دونوں خط آپ کے مجھ کو ملے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس دلازار تشویش سے نجات بخشے اور آپ کے لختِ جگر کو کامل شفا عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ حالات سے مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔ میں بیمار تھا اور میرے گھر کے لوگ مجھ سے زیادہ بیمار تھے۔ اس لئے تبدیل ہوا کے لئے لاہور میں آگئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غم سے رہائی بخشے۔

۳ مئی ۱۹۰۸ء

والسلام۔ خاکسار

مرزا غلام احمد غنی عنہ

## مکتوب نمبر ۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

محبی عزیز میاں عبداللہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ رحمت اللہ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ مگر مناسب ہے کہ جب تک پوری قوت نہ ہو دوا کھاتے رہیں۔ ابھی قرص کا فور کو نہیں چھوڑنا چاہئے اور بہتر ہے کہ اکثر اوقات باہر ہوا میں رہیں۔ اگر ایسی جگہ میسر آوے کہ باغ ہو اور درختوں کا سایہ ہو اور کھلی ہوا تو یہ بہت ہی بہتر ہے اور ایک بڑی دوا ہے اور تاریک جگہ اور بند ہوا کی جگہ میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے۔ باغ کے سایہ کی ہوا حکم اکسیر رکھتی ہے مگر شام کے وقت باغ میں نہ رہیں اور گائے کا دودھ بہت پیویں جس قدر ہو سکے تھوڑا جوش دے لیا کریں۔ خداوند تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ باقی سب خیریت ہے۔ مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔

والسلام۔ خاکسار

مرزا غلام احمد

(میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے)

## مکتوب نمبر ۸۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے لاہور میں آپ کا خط ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آپ کے فرزند لختِ جگر کو مرض سے صحت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ میرے گھر کے لوگ بیمار تھے۔ تبدیل آب ہوا کے لئے لایا ہوں۔ شاید ایک ماہ تک ہم یہاں رہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔

خاکسار

۵ مئی ۱۹۰۸ء

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۸۲

مشفق میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم

انشاء اللہ کل آپ کو سمجھا دوں گا اور کل کسی وقت آپ بیعت کر لیں۔

(نوٹ) اس پرچہ پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ ہاں تخمیناً ۹۳ء کا لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ بیعت جس کا اس میں ذکر ہے۔ ۸۹ء والی بیعت سے تین چار سال بعد میں ہوئی تھی۔ اس خط کی تاریخ ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ کہ ترتیب میں اسے کس خط کے بعد اور کس سے قبل رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسے اس جگہ پر درج نقل کیا گیا۔

## الفاظ بیعت اولیٰ

(جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو بمقام لدھیانہ لی تھی ۱۸۸۹ء میں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہُ وَنُصَلِّیْ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتیٰ الوسع کار بند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاعْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَاِنَّہُ لَا یَعْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ



## مکتوب نمبر ۸۳

(ہردواہلیہ مولوی محمد عبداللہ صاحب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہُ وَنُصَلِّیْ

میں محض تمہاری دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نماز کی پابند رہو اور اپنے خاوند میاں عبداللہ کی تابعداری رکھو کیونکہ عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچائے گا اور ان کی اولاد عمروالی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔

والسلام

مرزا غلام احمد



# عكس مکتوبات

بنام

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکس مکتوب نمبر ۱

صحت  
 میری افرام میں عذرا ہے  
 بس کہ ہفتوں تک مانت نامہ ہو گیا ہے  
 عین بعض روزوں میں عافیتا دیاں میں ہے  
 سر جان پر ان طوفانوں کا دور دورہ ہے  
 وصف بصیرت ایسی پرستانہ کے سر میں تامل ہے  
 شاد و زور خدا کے لئے ہے تو بہت سوچ کر ہیں  
 مسرت آجاتے ہیں کہ اللہ کے ارشاد میں  
 ہے جس کی دل سے والد کے صلح زمانہ  
 خود ہے زنا اللہ صفت علیہ کہ کتبوں سے

(تصویر انگریزی میں لکھی گئی ہے اور اس میں وہاں تک لکھا گیا ہے جہاں تک  
 لکھا گیا ہے)

عکس مکتوب نمبر ۲

شفقِ رُخسِ سلمہ سودا گریں رہا ہے شامے شام  
 سرکھا بہ عیاں گریں راز سے ہمارے جاگت رہا ہے  
 خوراکِ تن صفت بہت سا ہونے سے گزرتا  
 حور میں رہا رہتا ہے میں ہاں رہتا ہے نفس  
 لہذا حقیقت نرنے ہو گیا تو صفت بچہ ہونے سے  
 فالار علیٰ حمد و زماں  
 در دہ



عکس مکتوب نمبر ۴

از کون کا کہہ کر شکم پر ماخوذ ساری عیب آتے ہیں

سید علی گڑھ سے ماخوذ ساری عیب آتے ہیں اور اس

طبیعت درستی نہیں رہتی اور اس کے کمر پر

طمانت اور خوب سہم ہے اور اس

کا کہہ کر شکم

پر اس کے

سے ماخوذ ساری عیب آتے ہیں اور اس کے

## عکس مکتوب نمبر ۵

مستنیر ملک عبدالرحمن قندہ شہید  
 حیدرآباد خٹوہلہ جیل سے  
 سائبر گراہ دہریز انٹرنیٹ  
 لیکر عادیات حلہ ادریں اور دہریز  
 خدو کوئی لکھتے روز روزہ سو ادریں کہ  
 سائبر فتح محمد خان ایم اے لکھتے  
 اور ایک دستاویز لکھتے سن لکھتے  
 نہ ہر نئے العوز حلہ ادریں اور دہریز  
 لکھتے ادریں در لکھتے لکھتے لکھتے

# عکس مکتوب نمبر ۶

علم دانش سے  
 نذ عا فر غلجہ سے کھلی ہوئی کتاب سے کہ کتب و کتب  
 کچھ معلوم ہے اور ساتھ لیکچر اور ڈراما لکھ کر بھی  
 آجائیں اور بہت ہی مناسب ہیں اور وقت بھی اس کا  
 مفید ہے ساتھ لادیں۔ یہاں تک کہ کاتبہ جو  
 ۵ — ۲ — ۱۶

ماوراء جہاں لکھا ہے  
 مکتوب رقم

یہ سنی ہے اور  
 اس کے لئے اور کئی قلم و سانس لے لیں اور  
 اور دیگر کام ہر سانس کو تو فائدہ دینے اور  
 اس کے لئے اور کئی قلم و سانس لے لیں

# عکس مکتوب نمبر ۸

سید محمد علی صاحب  
 کے لئے و تمام وہ ہمیں دیکھ کر ہی خود بخود مسکرائے گا  
 کہ اس لئے اللہ تعالیٰ فرمائے کہ وہ اپنے لئے فائز ہو جائے  
 کہ وہ کسی کو نہیں دے گا۔ اس میں اس قدر ہے کہ  
 ہمیں اس سے روکنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علی اوستہ اور  
 اس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہے۔  
 اور اس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہے۔  
 اور اس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہے۔  
 اور اس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہے۔  
 اور اس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہے۔

## عکس مکتوب نمبر ۹

بارگاہِ اہل سنت والجماعہ  
 دارالافتاء اسلامیہ پاکستان  
 راجہ پورہ، لاہور۔  
 رقم: ۱۰۰۰/۱۰۰۰  
 تہ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
 مکمل شدہ

## عکس مکتوب نمبر ۱۰

حکم درویشی و عام سبب کفر و فساد است  
 فرجیت سوئے ایک زمانہ درویشی اس صلبہ آغاز تا بدین  
 خیال سرور شد جزا سے کہ ملک با ایمان سرور و سلام است  
 بہت دور است و بہ تحقیق میں جو دنیا گاہ درویشی سے  
 آج رہتے ہیں خدا را فریضے کن تا جبکہ درویشی کا دار

بکار کفر و فساد است  
 نمک و شمع  
 کمالیہ  
 کمالیہ  
 کمالیہ  
 کمالیہ

## عکس مکتوب نمبر ۱۱

مقدر تیرا سناں عبداللہ <sup>سید</sup> حضرت آسہ کی ایک درک میری طرف  
 دیا کرتا کرتا حضرت آسہ کی تقدیر جو میری تقدیر سے  
 الگ ہے وہ نہ میری تقدیر ہے اور نہ ہی میری تقدیر ہے  
 میری تقدیر ہے اور میری تقدیر ہے اور میری تقدیر ہے  
 حضرت میری تقدیر ہے اور میری تقدیر ہے اور میری تقدیر ہے

## عکس مکتوب نمبر ۱۲

بچہ رحمہ اللہ علیہ  
 محمد رفیق صاحب  
 سب سے پہلے  
 قلیل و کثیر  
 دماغی اور جسمانی  
 صحت اور تندرستی  
 کے لیے  
 دعا کرتا ہوں  
 اور اللہ تعالیٰ سے  
 دعا کرتا ہوں  
 کہ وہ آپ کو  
 سب سے بہتر  
 اور سب سے  
 زیادہ  
 کامیاب  
 بنائے۔



عکس مکتوب نمبر ۱۲

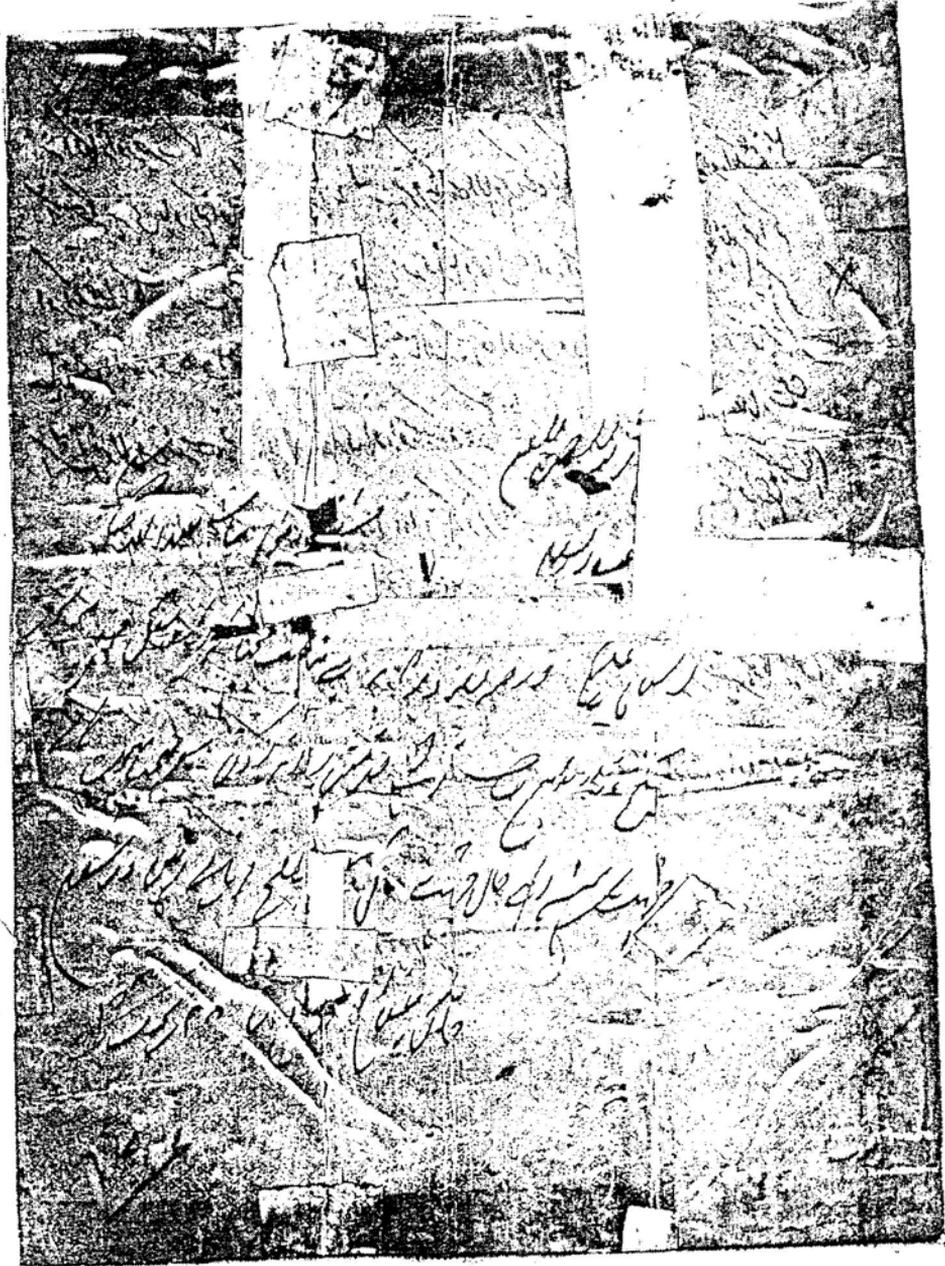
درود خاندانی اسرار علم قرصہ اللہ ویر کاتسیر  
 عدت بعد از یکا ۷۷ بہت خوشی ہوگی یہ عکس قرصہ  
 عکس دلع  
 عسالت نام پر چھ بیڑا کہتے ہیں یہ جان کہ کلمہ قرصہ  
 اس کی رو سے کہتے ہیں کہ معلم ہم کو جانم کھ لیا اور ہم کو اس  
 لفظ کا بہت ارکام ہے اس کا اصل کے انات فرزند کل علی ایوان  
 ان کے بعد انہا کے راجوں کے حاصل میں ۵ سر اسرار علوم نام اسرار  
 کے ہیں کہ ہے۔ یہ ان کے انہا کے کہ وہ توحید کا تعلق ہے اور ان کے یہ ان کا

اسرار اسرار کا کہ وہ علم اسرار  
 اسرار اسرار کا کہ وہ علم اسرار  
 اسرار اسرار کا کہ وہ علم اسرار

## عکس مکتوب نمبر ۱۵

مکتوب نمبر ۱۵ کے جواب میں  
 سید محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی  
 نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کے  
 مکتوب کو پڑھا ہے اور میں نے  
 اس میں جو باتیں لکھی ہیں  
 ان سے متفق ہوں اور میں نے  
 ان باتوں پر عمل کرنے کا ارادہ  
 کیا ہے۔ میں نے آپ کے مکتوب  
 کو پڑھا ہے اور میں نے اس میں  
 جو باتیں لکھی ہیں ان سے متفق  
 ہوں اور میں نے ان باتوں پر  
 عمل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

عکس مکتوب نمبر ۱۶



## عکس مکتوب نمبر ۱

حضرت رفیق میرا عبدالودود صاحب نے لکھا ہے کہ  
 آپ نے حضرت محمدؐ کی روح پر انوار اللہ تعالیٰ نازل فرمایا  
 جس سے آپ کے اسرار کھلے اور آپ نے زمین پر آکر  
 تمام طرح کی باتیں حضرت محمدؐ سے سنی ہیں اور  
 میں نے بھی ان باتوں کو سنا ہے اور ان کو لکھا ہے

عکس مکتوب نمبر ۱۸

بہار الامم للعلم  
من رابع  
وہو علیہ السلام  
عاشی ای الامم کو ہی کہہ ہی فرمایا ہے  
حضرت امام غزالی نے کہا ہے کہ "اللہ تعالیٰ  
ہرگز نہیں فرمائے گا کہ وہ اپنے  
رخصتہ لکھائے  
وہاں تک کہ وہ اپنے  
فرمان سے  
وہاں تک کہ وہ اپنے  
فرمان سے

عکس مکتوب نمبر ۱۹

سید محمد امجد علی  
 علی گڑھ  
 اے عکس درمیان ۱۹۱۷ء میں آپ نے اہل خانہ پر کیا حرکت  
 تھی جس کی وجہ سے آپ نے اپنی بہت ضرورت سے آپ کو روک دیا۔  
 مجھے بہت غصہ ہوا اور اس وقت تک کہ آپ کو روک دیا۔  
 ہے اس لیے کہ عاقبت اس کا کیا نتیجہ ہے تو کہ (مکتوبہ) جو آپ نے  
 سنہ ۱۹۱۷ء میں لکھا تھا آپ نے اس کا نام لکھ کر لکھ دیا۔  
 اور اس کے بعد اس کا نام لکھ کر لکھ دیا۔

## عکس مکتوب نمبر ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 مفتی محمد صابو عبداللہ صاحب مدظلہ العالی  
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند  
 ضلع دیوبند  
 دہلی  
 میں  
 درج ذیل خط کو  
 دیکھا گیا ہے۔  
 جس میں  
 مذکورہ  
 صاحب مدظلہ  
 نے  
 فرمایا ہے کہ  
 یہ خط  
 میرا  
 نہیں ہے۔  
 اور  
 میں  
 اس  
 خط  
 کو  
 دیکھنے  
 کا  
 موقع  
 نہیں  
 ملا۔  
 اس  
 خط  
 کو  
 دیکھنے  
 کے  
 بعد  
 میں  
 اس  
 خط  
 کو  
 اپنے  
 پاس  
 رکھنے  
 سے  
 انکار  
 کر  
 رہا  
 ہوں۔  
 اس  
 خط  
 کو  
 دیکھنے  
 کے  
 بعد  
 میں  
 اس  
 خط  
 کو  
 اپنے  
 پاس  
 رکھنے  
 سے  
 انکار  
 کر  
 رہا  
 ہوں۔



### عکس مکتوب نمبر ۲۲

بسم الله الرحمن الرحيم -  
 ادرائے گزشتہ مکتوب کی تشریح کے لئے  
 جو آپ نے فرمایا ہے اس کے لئے میں  
 شکر ادا کرتا ہوں۔ لیکن اگر  
 آپ کو یہ معلوم ہوگا تو

السلام - درود و تعظیم - عموماً دعائے  
 عاجز ہیں۔ یہ - یہی دونوں ہیں۔ یہی ہے سنت  
 ہوئی ہے۔ لیکن اسے زندگی منقطع ہو چکی ہے  
 بلکہ خود تا شہر سوئی ہے۔ اب لفظ کا بہت  
 کتبہ آرام ہے۔ اگر نام خوف و تار تار استقامت  
 کہ خود کو چھوڑ کر ہرگز نہ کہہ سکتے ہیں  
 اور یہ ہرگز سے خود کو ہٹا دینے - آپ اگر  
 میں نے کہتے ہیں اسے کہ ایسا نہیں ہے۔ یہی ہے کہ  
 کہہ بیان رہے ہیں۔ یہی ہے کہ ہرگز نہ کہہ سکتے ہیں

## عکس مکتوب نمبر ۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مُحَمَّدٌ وَآلِہٖٖ  
 صَلَوٰتُہٗ  
 وَرَحْمَتُہٗ  
 سَلَامٌ  
 مُمْتَنِعٌ - اَحْمَدُ مَبَانِ عَمِدٍ  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْفَا حَطِّہٖ یُوکَلِّمُہٗ  
 مِنْ رَکْعَتِہٖ سَبْعَ اَیَّاتٍ - لَوْ رَدِّتْنَا فَاقَتْ  
 یَسُوکَیْنِہٖ - اَسَدٌ مَجْمُوعٌ خَطُوۃً مَحْرُوبٌ  
 یَسْتَجِیۡنُہٗ - رَزَّابِہٖ اَلْحَقُّ مَوْقُوفٌ  
 لَیْسَ اَنْ یَسْتَجِیۡنُہٗ - تُوْبَتِہٖ یَسُوکَیْنِہٖ  
 مُمْتَنِعٌ مَتَّوۡوَلٌ یَسُوکَیْنِہٖ  
 زَیۡدٌ حَرَبٌ - وَاسَلَامٌ - وَرَسُوۡلٌ  
 فِزْرِ شَمْلِہٖ اَعْمُوۡرٌ  
 مَدْرَسَہٗ  
 قَادِیَانِ

## عکس مکتوب نمبر ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - بحمدہ و نفع

مشفقہ انجمن بن عبد اللہ

السلام علیکم - در عقدہ رہم - آف خفہ ہونے

پر طبیعت بہ نسبت سبب زور صحت

الحمد للہ - آب بعد وصولی مایہ رسگدہ استغفار

کریں - عوفی مقور زر زرخصت

نکریں - بعد وصولی مایہ بہ سکن نام خصت

بیکر آرام سے آؤن جلد ندرین - سالہ ہر ہر

رہد و صحت - مدد -

مردوزر غنی احمد ز ماہ - ۱۰ - ۱۰

## عکس مکتوب نمبر ۲۵

مرسد مرزہ قدم احد

قادیان

۲۵  
مکتوب انجمن بین عبد اللہ

السلام علیکم - ورحمۃ اللہ علیہم - اے اراوہ پیرا  
بہ خط کا جواب دیا گیا۔

اب میرا ارادہ ہے کہ ایہ مکتوب میرے  
بعض تہذیب آب و ہوا دوس بارہ روز تک  
مقام لاولانہ میں رکھوں۔ ایہ مکتوب میرے  
ہاں رہے۔ اب بعد از انعام و ذوالفیض منصبی میری  
بخدمت کیند اراوہ پیرا۔

## عکس مکتوب نمبر ۲۶

بحمدہ حمدیہ الم مستغنیہ فی علم رسدہ علسک و روحہ اردو دریا تر و پ گمانت  
 نکتہ و نظارہ  
 معنی سیرت و عارفانہ مورخانہ محلہ اقبال گنج صاحبہ شہزادہ حیدر  
 مقیم سے ایسے فکر سے آپ سرفراز لادینج پروردگارت  
 وضیفہ نامہ سیرت و رسدہ  
 قاکار علی محمد علی از مورخانہ محلہ اقبال گنج

۱۵  
 ۵۲  
 ۷

# عکس مکتوب نمبر ۲۷

کج اللہ من العلیٰ مشفق زخوم صان عبود اللہ صانع کما  
 کس زینت سبب تعالیٰ کرم بوم شہ اس از اور نہ از سوزی تا  
 سخت خیز ز یاد از انگیز سنا بس کز کلاسے درگ این  
 حلاوت خربت کھنک دو رودی میں کرب  
 سیر بکند یا ستن فی سہام کرب است نگار و سار بوم نگار  
 کج اللہ من العلیٰ مشفق زخوم صان عبود اللہ صانع کما  
 کس زینت سبب تعالیٰ کرم بوم شہ اس از اور نہ از سوزی تا  
 سخت خیز ز یاد از انگیز سنا بس کز کلاسے درگ این  
 حلاوت خربت کھنک دو رودی میں کرب  
 سیر بکند یا ستن فی سہام کرب است نگار و سار بوم نگار



عکس مکتوب نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی  
 مدرسہ دارالعلوم دیوبند  
 دیوبند  
 میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
 آپ کی زندگی میں ہر لمحہ اللہ کی رحمت سے  
 مالا مال رہے اور آپ کو ہر لمحہ اللہ کی  
 رحمت سے محروم نہ رہے۔ آمین  
 مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی  
 مدرسہ دارالعلوم دیوبند  
 دیوبند

## عکس مکتوب نمبر ۳۰

مشفق دینی انجمن بیان عبد اللہ صاحب السلام کے نام لکھنا

پس اس مضمون کو دیکھتے ہیں کہ آپ کا کارڈ مورخہ بیونچیا۔ امرسلوہ کے آٹھ  
 گوشش کی گئی ہے اور حسب درخواست آپ کے ایک شخص کو اس  
 ورک کے بدلے میں بندوبست ہوا ہے جس وقت معاملہ طے  
 ہو جاتا ہے آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ مناسب یہ ہے  
 کہ آپ انتظام سرور شہاری کے بعد یہاں قاریاں میں آدین اور  
 آدین۔ بائٹ نہ اس امر سلوہ پر زیادہ گفتگو کی جائے گی۔ اس  
 جدید رسالہ بنام فتح الاسلام تیار ہوا ہے اور مطبع میں زیر طبع ہے  
 عنقریب شائع ہوا جاتا ہے۔ یہ رسالہ دنیا میں ایک بالکل نیا  
 نئی مگر دراصل قدیم بات کا نظارہ کرنے والا ہوگا۔ آپ تعریفوں کو  
 مطالعہ کر لیں بعد اسکا کہ مطبع سے گفتگو کر کے یا میں مسجد یا جامعہ  
 اور سب طرح نفع الہی سے فریست ہے  
 رقم سرور اعلام لکھنا اور دیا  
 مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱

## عکس مکتوب نمبر ۳۱

محترمہ ریاضی - محترمہ افریقہ کے عبدالمدین صاحب سلمہ  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی دعاؤں سے ہمیں  
 حال معلوم ہوا آپ کی کام کا انتظام درپیش ہے آپ کی سہلی رکن اور  
 دعا گراؤں اور اللہ عزوجل کے احسان اور ضرورت سے  
 ازینہ خورگی جائیداد سے حافضہ حامد علی اللہ علیہم  
 جزا اعلم  
 از نقادان

عکس مکتوب نمبر ۳۲

اے میرے دوست! میری طرف سے  
 یہ خط لکھنے میں کئی دن لگے  
 ہیں۔ میں نے سب سے پہلے  
 اپنے دل کی بات لکھی ہے۔  
 اگر تم کو اس سے کوئی  
 بات ہو تو مجھے بتا دے۔  
 میں تم سے بہت محبت کرتی  
 ہوں۔ تم کو بھی یہ بات  
 یاد رکھو کہ میں تم سے  
 کبھی نہیں ہٹتی۔  
 تم کو بھی یہ بات یاد  
 رکھو کہ میں تم سے  
 کبھی نہیں ہٹتی۔

عکس مکتوب نمبر ۳۳

بحوالہ  
 کتبہ  
 جس اخصیہ میں بعد اللہ  
 اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم  
 ہر ایک کو اپنا اللہ قرار دینا کفر ہے  
 نسبت روز جزا و عذاب  
 ہر ایک کو اپنا اللہ قرار دینا کفر ہے  
 ہر ایک کو اپنا اللہ قرار دینا کفر ہے  
 ہر ایک کو اپنا اللہ قرار دینا کفر ہے  
 ہر ایک کو اپنا اللہ قرار دینا کفر ہے

## عکس مکتوب نمبر ۳۴

محترم سرکار کے سامنے عرض ہے کہ میں نے اپنے  
 عزیزوں کو اس مکتوب کے بارے میں بتایا ہے۔ ان  
 نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ ان کے خیال میں  
 یہ ایک بہتر اور دلچسپ مکتوب ہے۔ ان کے  
 خیال میں اسے پڑھ کر آپ کو بھی اس کا  
 اسی اثر ہوگا۔ ان کے خیال میں اسے  
 پڑھ کر آپ کو اس کا اسی اثر ہوگا۔

عکس مکتوب نمبر ۳۵

کرم اللہ الرحمن الرحیم  
 محترم زینب  
 شفق بی بی راجہ علیہ السلام  
 سلام و درود و تحیات مبارک  
 سرگرمی کے وقت میں تمہیں پریم  
 نازش سے لطف میں تمہیں  
 رستہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 دعا کروں گا کہ تمہیں سب  
 عین من نور کا رہا

صابریہ بی بی  
 کرم اللہ الرحمن الرحیم  
 محترم زینب  
 شفق بی بی راجہ علیہ السلام  
 سلام و درود و تحیات مبارک  
 سرگرمی کے وقت میں تمہیں پریم  
 نازش سے لطف میں تمہیں  
 رستہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 دعا کروں گا کہ تمہیں سب  
 عین من نور کا رہا

ماکہ علیہ السلام  
 ماکہ علیہ السلام  
 ماکہ علیہ السلام

عکس مکتوب نمبر ۳۶

کج الحاد  
 و حکم  
 کہ وہ تم  
 بیچے تو تم  
 اس وقت ایک رسالہ  
 مدرسہ ارسالیہ  
 طبع ہوگا  
 ایک رسالہ  
 دفعہ رسالہ  
 رسالہ

عکس مکتوب نمبر ۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
عکس نمبر

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی  
مقدمہ لکھ کر حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی  
کو ارسال فرمائیں تاکہ وہ اسے اپنے مکتوب نمبر ۳۷  
میں منسلک فرمائیں۔

فائدہ غلام احمد  
۱۵/۱۲/۱۹۲۴

عکس مکتوب نمبر ۳۸

کج الحوائج  
 کس زینس  
 طرز کجی انجمن میان علیہ السلام  
 ایسے حکم و رسم سے بعد ہر جامع عنایت سے ہر  
 حد تک آواز کو صواب اور دعا کی  
 ہے اس میں نادرست اور لغوات سے اپنے  
 حالات کو اس کے مطلع فرماتا ہے اور اس سے  
 بات فرماتے ہیں اور اس کا کہہ کر علیہ السلام سے  
 کہہ کر اور اس سے

عکس مکتوب نمبر ۲۰

لہ  
 محمد رفیع میاں عبداللہ  
 راجہ علیگ و حکیم و حکیمہ لکھنؤ دربارہ میں کل دربارہ  
 دربارہ لکھنؤ میں رہ کر تاراج لکھنؤ یا امرتسر  
 راجہ خواجہ برزہ دربارہ لکھنؤ میں  
 دربارہ لکھنؤ و لکھنؤ  
 ۱۵۰۰  
 ۱۵۰۰

عکس مکتوب نمبر ۴۱

لودھ  
 گلبرگ بیگم صاحبہ  
 دلہا ملک نے دعا کی ہے اور بھلا جائے  
 وہ اپنے دعاؤں کا حضور سے ملے  
 ہے رہنا نفل شاد حال رکھے  
 رہیں ان کو وقت لائے کرانے  
 ہے رہنے کے لیے دعا  
 صاحبہ (عکس مکتوب نمبر ۴۱)

عکس مکتوب نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
کے دل سے

سحر

اپنے عزیز زینا مبارک علیہ السلام

وہم علیہ السلام اور اللہ سبحانہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو

مبارک و نیک و خوشحال و کامیاب و سعادتمند و خوش نصیب و

مبارک و نیک و خوشحال و کامیاب و سعادتمند و خوش نصیب و

مبارک و نیک و خوشحال و کامیاب و سعادتمند و خوش نصیب و

مبارک و نیک و خوشحال و کامیاب و سعادتمند و خوش نصیب و

مبارک و نیک و خوشحال و کامیاب و سعادتمند و خوش نصیب و  
۱۹۳۳  
۱۰/۱۰/۱۹۳۳

عکس مکتوب نمبر ۲۳

الحمد لله  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ السلام  
 السلام  
 علیکم وعلیٰ آلکم  
 والسلام  
 طسبت حال گشت الی اللہ ط  
 بہتر فیہ ہر وقت  
 انکس اللہ فی ہر  
 حال  
 اللہ علیہ السلام  
 ۱۵

عکس مکتوب نمبر ۴۴

اے میرے عزیز  
 میری دعا ہے کہ  
 تم سب کو  
 اللہ تعالیٰ سے  
 کئی کئی سالوں  
 تک صحت مند  
 رہنا نصیب ہو  
 اور اللہ تعالیٰ  
 تمہاری ساری  
 حاجتیں پوری  
 کرے۔ آمین

## عکس مکتوب نمبر ۴۵

السلام علیہ وسلم  
 جس نے تیری دعا میں میری دعا  
 کے لئے دعا کی ہے وہ دعا قبول ہوگی۔  
 اور اگر دعا قبول نہیں ہوگی تو دعا  
 کے لئے دعا کی ہے۔

میں تمہیں دعا دے گا۔  
 اسم اللہ والحمد لله رب العالمین  
 صلواتی وکرمات اللہ تعالیٰ علیہ  
 اور اس کے لئے دعا کی ہے۔

کے لئے دعا کی ہے۔  
 صلواتی وکرمات اللہ تعالیٰ علیہ

دعا کی ہے۔

۱۵/۶/۲۰۲۲

عکس مکتوب نمبر ۴۶

السلام علیکم وعلیٰ آئالتکم  
 ورحمۃ اللہ علیہم  
 کونین  
 جنہا عزیزا  
 السلام علیکم وعلیٰ آئالتکم  
 ورحمۃ اللہ علیہم  
 فریفت اور حالات  
 ملک و سرور  
 ربیع  
 و لای



عکس مکتوب نمبر ۴۸

السلام  
 علیکم وعلیٰ آئالتہم  
 ورحمۃ اللہ علیہم  
 محمد بن عبد اللہ  
 اللہم عیبک در حقہ اللہ در بیان اب کما کنت نامہ  
 عدو اللہ ان کنت تہذرتہ  
 جلد اللہ ودر حقہ اللہ ان کما کنت نامہ  
 لافا کنت اور غم در حقہ اللہ  
 کما کنت نامہ ۱۱۹۰

## عکس مکتوب نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محسن اعظم صانع اللہ صمدی  
سکسوز

اللہم علمک اور حقہ اللہ اور باقیہ ایک مدت کہ کہہ آتا ہے کہ بتائے، مہربانی تمام ملکات  
کہ حور زینا کی آپ کے معنی کے کلمات جیسے وہ عقود و رسم ہے اور آخر  
بہتوں پر مع کرتا ہے اور جو آپ کی اپنے غفلت کا حال لکھتا ہے عزیز تر در  
صفت خوف کی نظر ہے میری زندگی کے ساتھ ہزار ہا بدترین اور خوفناک و صبر  
اور انواع وقت کی نصیحت لکھتے ہیں وہ حور زینا کی مع کاسٹرنی کرانے  
ہیں کہ یہ رات اور دن میں حور زینا سے ڈرنا اور اپنے اعضا کو ہلکے  
بچا جانے لگا رہے ہیں کہ اپنے اپنے اس کے بہتر کہی بہتر ہیں  
وجود رکھتے ہیں کہ اپنے اپنے روز گانا لکھتے ہیں رات کو سوتا

اور وہ گورنار ہوتی ہے <sup>دہلی</sup> انھوں نے رضا سے حکم دیا ہے کہ ایک مع گورنار

اور وہی نازانوں سے تفریق کی تھی مگر مناسب ہے کہ مستعد اور زمیندار اور

والہ علی شہانہ کی طاقت و اقتدار سے ان کے ہاں دست اور بیخے کے ہونا اور اس کی طاقت

و حکایت اور حیرت آمیز اور یہی طاقت اور اس کی طاقت اور اس کی طاقت

اور اس طاقت کی آفرینہ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ

اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ

اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ

اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ

سب سے زیادہ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ

# عکس مکتوب نمبر ۵۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 محمد بن ابراهیم صاحب مدظلہ العالی

آپ کے حکم پر حضور اللہ علیہ وسلم کے  
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مکہ مکرمہ کی طرف سے  
 آپ کے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

میں سے ایک شخص کو  
 آپ کے دربار میں لے کر آئے ہیں

لا تقبلوا من قبلہ  
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

میں سے ایک شخص کو  
 آپ کے دربار میں لے کر آئے ہیں

عکس مکتوب نمبر ۵

اے میرے دوست  
 میری دعا ہے کہ  
 تم سب کو  
 اللہ تعالیٰ سے  
 کلمہ پڑھو  
 آمین  
 میری دعا ہے کہ  
 تم سب کو  
 اللہ تعالیٰ سے  
 کلمہ پڑھو  
 آمین  
 میری دعا ہے کہ  
 تم سب کو  
 اللہ تعالیٰ سے  
 کلمہ پڑھو  
 آمین

عکس مکتوب نمبر ۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھرا لکھنؤ۔ پتہ ۵۵

وہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔  
اپنے اپنے گھر میں رہیں۔ مگر ایک نئے شخص کا نام ہے۔  
اس کا نام ہے کہ وہ لکھنؤ میں ہے۔ اب اس کا نام ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس مکتوب نمبر ۵۲

۱۰۶۶

# عکس مکتوب نمبر ۵۳

۱۵/۱۱/۵۷

محترم شیخ صاحب  
محترم مولانا صاحب

بسم اللہ

مجموعی اجتماع میان سیدنا حضرت سیدنا  
 اور ان کے عزیزوں اور شاگردوں کے ساتھ  
 کیجئے اور ان کے دلوں میں اللہ کی حمد و ثناء  
 کی جائے اور ان کے دلوں میں اللہ کی  
 رحمت و کرم کی یاد آئے اور ان کے دلوں  
 میں اللہ کی عظمت و جلال کی یاد آئے  
 اور ان کے دلوں میں اللہ کی  
 رحمت و کرم کی یاد آئے اور ان کے دلوں  
 میں اللہ کی عظمت و جلال کی یاد آئے

عکس مکتوب نمبر ۵۴

کراچی  
 ۱۱/۱۱/۱۹۶۸  
 محترم صاحب  
 محلہ کراچی  
 کراچی  
 میرٹھامیت خورشید صاحبہ کے پاس  
 دروانہ آصفیہ میگزینوں کے ساتھ  
 حیدرآباد  
 سعادت بہمنی صاحبہ کے پاس  
 سکریٹری البتھہ نزد ایس او کراچی  
 حیدرآباد کراچی آف جہان پور کراچی

میرٹھامیت خورشید صاحبہ کے پاس  
 حیدرآباد کراچی آف جہان پور کراچی  
 سکریٹری البتھہ نزد ایس او کراچی  
 سعادت بہمنی صاحبہ کے پاس  
 دروانہ آصفیہ میگزینوں کے ساتھ  
 حیدرآباد  
 کراچی  
 ۱۱/۱۱/۱۹۶۸  
 کراچی

# عکس مکتوب نمبر ۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت و عمل علی

رسول اکرم

بھئی رفیق بیان عبداللہ

اللہ پاک کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کو دیکھ کر اپنے آپ کو دیکھ کر اپنے آپ کو دیکھ کر

ہو اولیٰ فی صفاتہ کی نسبت میرا یہ عقل تھا کہ سمجھتا

حجرت سخی جو میری اور اللہ کے جگہ پادشہ اور ایسے حکام

سب کو ہم کر کے دیکھ کر دیکھ کر انکو دیکھ کر اسکا کائنات

لیکن سب کو دیکھ کر یہ معلوم کر کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

میں نے اس سب کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

اور ان کی بہت مامیوں کو کہہ کر میں نے ان کو اور ان میں کہہ کر ان کو اور ان  
ناہت میں کہ میں نے ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر  
نہی کے لئے ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان  
میں ان کو کہہ کر  
ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر  
ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر  
ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر  
ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر ان کو کہہ کر



عکس مکتوب نمبر ۵۷

سید محمد رفیع  
 صاحب  
 مدرسہ اسلامیہ  
 کراچی  
 محترم  
 میرا نام محمد رفیق ہے  
 جو مدرسہ اسلامیہ  
 کراچی میں  
 پڑھتا ہوں  
 میں نے  
 آپ سے  
 ملنے کا  
 بہت  
 ارادہ  
 رکھتا ہوں  
 لیکن  
 ابھی  
 تک  
 اس  
 ارادہ  
 کی  
 تکمیل  
 نہیں  
 ہو سکی  
 ہے  
 میں  
 آپ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 بہت  
 شوق  
 رکھتا  
 ہوں  
 اگر  
 آپ  
 مجھ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 ارادہ  
 رکھتے  
 ہیں  
 تو  
 میں  
 آپ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 بہت  
 شوق  
 رکھتا  
 ہوں  
 میں  
 آپ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 بہت  
 شوق  
 رکھتا  
 ہوں  
 میں  
 آپ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 بہت  
 شوق  
 رکھتا  
 ہوں  
 میں  
 آپ  
 سے  
 ملنے  
 کا  
 بہت  
 شوق  
 رکھتا  
 ہوں

عکس مکتوب نمبر ۵۸

حکم اللہ علیہ وسلم  
 محمد بن عبد اللہ  
 علی بن ابی طالب  
 اس کے درجہ اللہ تعالیٰ جو انہیں  
 زمین پر لایا ہے اور انہیں  
 و میں ان کے ساتھ ہے کہ انہیں  
 اس کے ساتھ ہے کہ انہیں  
 ان کے ساتھ ہے اور انہیں







عکس مکتوب نمبر ۶۳

بحوالہ  
 سید احمد علی  
 مسیح  
 محسن احمد خان عبداللہ  
 درود علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی  
 درود علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 اسی طرح اچھے حالات خیریت سے طبع  
 درود اور ایک اور خط لکھا گیا ہے  
 خیریت  
 درود اور ایک اور خط لکھا گیا ہے  
 از ۱۶۵۰ ز (۱۹۳۱ء)



# عکس مکتوب نمبر ۶۹

سبحانہ اعلا

مخبر

مخبر

جس نے اپنی اپنی زبان میں لکھا ہے  
 اس کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم  
 ہمیں اس کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم  
 اور دل کو جیت گیا ہے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم  
 اپنے کو جیتا اور ہر ایک کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم  
 قابل تریف ہے کہ ہر ایک کو روکے اور ہم کو روکے اور ہم  
 اس کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم کو روکے اور ہم  
 اس کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم کو روکے اور ہم  
 اس کے لئے کہ وہ ہم کو روکے اور ہم کو روکے اور ہم

دل کی بتوں لاپی ہمت وہی کرے اپنے عزیزوں  
 پر کبھی کبھی سرفروزیوں سے گریں اور لاف  
 جرات فرود اور اس کے زور کو علاحدوں کو  
 اہل حق کے ایمان سے اپنے ملائے نہایت  
 کر دینا اور اکثر اہل حق کو زور دے کہ  
 ہے اس کے لئے ہرگز ہرگز نہیں ہرگز  
 گوارا ہے کہ اس کے لئے ہرگز نہیں ہرگز  
 کہ اس کے لئے ہرگز نہیں ہرگز  
 دیکھو اس کے لئے ہرگز نہیں ہرگز  
 ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز  
 ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز



## عکس مکتوب نمبر ۱

محمد احمد علی  
 سید صاحب  
 جس عریض میں علامہ صاحب  
 رسم ملک دھرم اللوہیہ عزت منی اس کے لئے  
 افسوس کرتا ہوں۔ پہلی خط لکھوں تو میں ہر قسم کا  
 اور قلم کے آپ کو خوب سے ہو چکا ہے ہم کیا سب سے  
 یا مگر حفظ لکھیں گے۔ میں عدو العزیز اور اہل  
 لئے اسرار اللہ سے ان کا۔ اور یہ کیا اہم ہے  
 علاج ہے اور کچھ سے اہل حق سے خاتمہ اور بعض  
 اس کے مہتمم اور دین میں لکھتے ہیں بعض طاقتوں کو  
 حوزہ مدرسہ عالیہ میں لکھیں آپ کے لئے  
 سب سے بڑا مسئلہ ہے اور یہ ہے کہ

بیانیہ میں ایک رسالہ لکھی جہاں اس  
 کی شرح و سبب اور اس کی روشنی  
 سے اس کی روشنی اور روشنی ہے

دراصل اس  
 کی روشنی ہے

۱۰  
 ۱۹۰۰

# عکس مکتوب نمبر ۷۲

سید الفاضل  
 محبت دین علی صاحب  
 محمدی انور صاحب  
 السلام علیکم وعلیٰ آئینکم  
 ورحمۃ ربکم  
 اللہ تعالیٰ تمہیں  
 ہر کام میں کامیاب  
 فرمائے اور ہر غم  
 دور فرمائے۔ آمین  
 تمہاری بہن  
 سیدہ امینہ

## عکس مکتوب نمبر ۷۳

کمالیہ  
 لڑکے شعیب حج منان علی اللہ  
 اللہ علیکم درجہ اولیٰ اللہ ان دنوں  
 اپنے خونی سرخ ہاتھ لڑکھی لڑائی سے  
 اس قدر کٹا ہے کہ اس کو کفیم سے  
 بچو یہ اوقت نہیں آئے تیرے  
 لڑائی نہیں ہے اپنے سے صوفیوں  
 لڑائی ہے اس وقت سے صلاحت کلمہ  
 رہ رہے ہیں تمہارا لہجہ

اِنَّ اللّٰهَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

عکس مکتوب نمبر ۷۴

بمقام صاحب

جی ڈی اے ایف ایم سینٹر

اورنگ آباد ضلع اورنگ آباد

پریسنگ پریس

# عکس مکتوب نمبر ۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
عذرتی و تقویٰ علی ربک العلی

محبتی اظہار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

السلام علیکم و علیٰ آئینہ اللہ علیہم و علیٰ وصیئہ اللہ علیہم  
 سب سے پہلے حضور اور دعا کی گزرتی ہے اللہ کے ہر نبی کے لیے  
 جنت ہے۔ مستقل فریاد اس میں اور یہ کہ ارضیہ حیات  
 ہی جنت میں آگے لگتی ہے۔ طبیعتی اختیار میں جنت  
 میں نہیں آئے گا۔ حاجت پور ہونے کے بعد ہی  
 جنت میں آئے گا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے  
 اور اللہ کے رسول کے لیے جنت میں آگے لگتی ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے جنت میں آگے لگتی ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے جنت میں آگے لگتی ہے۔



ایسا ہے اور زمانہ میں ہی میں گڑھے لوگ نہ اپنے گھول کے گھول بکت بنانا چاہتے ہیں۔  
 نہ اپنے ٹانغا نہ پہل نہ پانی کے گڑھے گڑھے گڑھے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی سہارا  
 خدا کا نام ہے اور اگر بوند پر ناز ہے تو تمام دنیا ملکر دوسرا بنا کر اپنے سہارا بنائے  
 گا۔ یہ سہارا رکھتے اور اگر اپنے سہارا کو گڑھے گڑھے بنائے تو خدا کے جو کفر حقیقت میں  
 سہارا اور زمانہ ہانتے ہیں اور ان کے دوسرے دوسرے کے گھول میں سہارا ہوتا ہے۔  
 کھول بنا جو ہر گھول کرنا ہے ایک اور اپنے لئے باتوں اور مادہ اور اس کا اور حقیقی  
 اپنے بے مارا ہونے کا ہے اور برادری اپنے بوجھ اور بوجھ اور اس کے  
 اپنے مادہ بولچو کھا کرنا ہے اور نہ حل ہانڈے رہتا ہے۔ کلاسیک علم کا حکمت  
 یعنی سہارا کھول اپنے مادہ اور اپنے گھول اور علم کا گڑھا ہے۔

اور اگر بگڑا اور بگڑا ہے۔ قیمت کے درمیں  
 خاکہ غلطی اور زمانہ میں  
 سہارا کے لئے علم کا گڑھا ہے  
 ۱۶

## عکس مکتوب نمبر ۸۰

بکر اللہ الرحمن الرحیم  
 مکہ و اہل بیت اور اہل بیت  
 جمعی خزانہ خانہ مکتوب نمبر ۸۰

اس عکس اور کتب اللہ و کتب اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 رحمت اللہ علیہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ  
 مناسبی کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ  
 ایسی کتب کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ  
 اگر اوقات بار بار میں رہا اور ایسی کتب  
 ایسی کتب کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ  
 کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ کتب اللہ

دردی اور تیرے جسم اور بندہ ہم کی طبع میں ہے

نہ تو تیرا نہ تو تیرے جسم کی طبع میں ہے

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

تیرے جسم کی طبع میں ہے، نہ تو تیرے جسم میں ہے اور

## عکس مکتوب نمبر ۸۱

بکرم اللہ الرحمن الرحیم  
محض درود سے

اسلام آباد اور کراچی کے درمیان

میں لاہور سے آپ کو ملے گا اللہ کے فضل سے

خوبی سے ملے گا اور میں بھی اللہ کے فضل سے

خوبی سے ملے گا اور میں بھی اللہ کے فضل سے

اس کے بعد میں بھی اللہ کے فضل سے

خوبی سے ملے گا اور میں بھی اللہ کے فضل سے

اللہ کے فضل سے

حضرت خان صاحب

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سلمہ

## حضرت خان صاحب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سلمہ کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب جماعت احمدیہ میں ایک خاص مقام رفیع رکھتے ہیں۔ اپنے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، اخلاقِ فاضلہ کے لحاظ سے اور اس نسبت کی وجہ سے جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ آپ حضرت اُمّ المؤمنین (مَتَّعَنَا اللَّهُ بِطَوْلٍ حَيَاتِهَا) کے حقیقی بھائی ہیں ان کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظرِ کیمیا اثر کے نیچے ہوئی ہے۔ میں حضرت میر صاحب کو جماعت احمدیہ کے صوفی منش بزرگوں میں سب سے بلند مقام پر دیکھتا ہوں۔ وہ روحانیت سے سرشار اور قربِ الہی کے لئے بیتاب قلب رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کے سلسلے میں اہل بیت کی روایات کو مستثنیٰ کر کے آپ کا مقام ہی بلند ہے اور میں تو ان کو بھی اہل بیت میں داخل سمجھتا ہوں۔ ان کی بیان کردہ روایات نہایت صاف اور صحیح ہیں۔ انہوں نے چوتھائی صدی کا زمانہ حضرت اقدس کے ساتھ گزارا ہے۔ وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہیں اور میں ان کو آیت اللہ یقین کرتا ہوں۔ ان کی زندگی اور ان کا ڈاکٹر ہونا یہ سب ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے۔ حضرت میر صاحب کا تذکرہ تفصیل سے مرحوم عرفانی صغیر لکھنا چاہتے تھے۔ ان کے نوٹوں کی بنا پر اب کتاب تعارف میں انشاء اللہ خدا کے فضل سے خاکسار لکھنے کا عزم رکھتا ہے۔ حضرت میر صاحب کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ جیسے حضرت نانا جان رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عزت صہر حاصل تھی۔ حضرت میر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (جو المصلح الموعود اور مثیل مسیح بھی ہیں) سے یہ نسبت خدا کے فضل سے حاصل ہے۔ حضرت میر صاحب کے نام کے مکتوبات ان کی روایات کے سلسلے میں سیرۃ المہدی میں درج ہوئے ہیں اسی سے لے کر مع ان روایات کے جن کے تحت وہ درج ہوئے ہیں اور حضرت مخدومی مرزا بشیر احمد صاحب سَلَّمَهُ اللَّهُ الْآخِذُ کے نوٹ کے ساتھ درج کر رہا ہوں۔ (عرفانی کبیر)

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت خان صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سلمہ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۲۵۲
۲	۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء	۲۵۳
۳	۳۱ اگست ۱۹۰۵ء	۲۵۴
۴	بلا تاریخ	۲۵۷

## مکتوب نمبر ۱

عزیزی میر محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم

حامل ہذا کو محمود احمد کی خیر و عافیت کی دریافت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اور احتیاطاً دس روپے محمود احمد کے لئے بھیجے جاتے ہیں اگر کو لووائن کی قیمت میں کمی ہو تو دس روپے میں سے دے دیں باقی خیریت ہے۔

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکرر یہ ہے کہ محمود احمد کی والدہ چاہتی ہیں کہ ایک دن کے لئے محمود احمد کی خبر لے آویں۔ مناسب ہے کہ میاں معراج دین صاحب کو اطلاع دے چھوڑیں کہ ایک دن کے لئے اپنا حصہ مکان جہاں پہلے رہی تھیں خالی کر دیں صرف ایک رات رہیں گی ابھی یہ بات ایسی پکی نہیں ہے مگر شاید وہ روانہ ہوں۔ محمود احمد کو بہت یاد کرتی ہیں اور بے قرار ہیں۔

والسلام ☆

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

اس چٹھی پر ذیل کی یادداشت درج ہے۔

”یہ رقعہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے جو کہ فاطمہ بنت قاضی ضیاء الدین صاحب کے پاس سے ملا ہے اور تبرکاً اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں۔ فقط۔ محمد عبداللہ احمدی بوتالوی۔“



ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے مختلف حصوں میں رہائش تبدیل فرماتے رہتے تھے۔ سال ڈیڑھ سال ایک حصہ میں رہتے۔ پھر دوسرا کمرہ یا دالان بدل لیتے۔ یہاں تک کہ بیت الفکر کے اوپر جو کمرہ مسجد مبارک کی چھت پر کھلتا ہے اس میں بھی آپ رہے ہیں اور ان دنوں میں گرمی میں آپ کی اور اہل بیت کی چار پائیاں اوپر کی مسجد میں جو صحن کی صورت میں ہے بچھتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے جس زمانے کا ہوش ہے میں نے آپ کو زیادہ تر اس کمرہ میں رہتے دیکھا ہے جس میں اب حضرت اماں جان رہتی ہیں جو بیت الفکر کے ساتھ شمالی جانب واقع ہے۔ ☆

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں لاہور میڈیکل کالج میں فقہ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

## مکتوب نمبر ۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیزی اخویم میر محمد اسماعیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ بار بار خوفناک الہام ہوتا ہے اور کسی دوسرے سخت زلزلہ ہونے کی اور آفت کے لئے خبر دی گئی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ فی الفور بلا توقف وہ مکان چھوڑ دو۔ اور کسی باغ میں جا رہو۔ اور بہتر ہے کہ تین دن کے لئے قادیان میں آکر مل جاؤ۔

☆☆  
والسلام

خاکسار

۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء

مرزا غلام احمد



ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میری شادی کی تیاری ہوئی تو میں دہلی کے شفا خانہ میں ملازم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کے متعلق خط و کتابت ہوتی تھی۔ میں پہلے اس جگہ راضی نہ تھا۔ آپ نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ لڑکی کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو پھر بھی تم اس جگہ کو منظور کر لو۔ اگر اس کے اخلاق پسندیدہ نہ ہوئے تو میں انشاء اللہ اس کے لئے دعا کروں گا جس سے اس کے اخلاق درست ہو جائیں گے۔ حضور کے خط کی نقل یہ ہے۔

## مکتوب نمبر ۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عزیزی میر محمد اسماعیل صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے تمہارا خط پڑھا۔ چونکہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ بات ضروری ہے کہ جو امر اپنے نزدیک بہتر معلوم ہو اس کو پیش کیا جائے۔ اس لئے میں آپ کو لکھتا ہوں کہ اس زمانے میں جو طرح طرح کی بدچلنیوں کی وجہ سے اکثر لوگوں کی نسل خراب ہو گئی ہے۔ لڑکیوں کے بارے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ بڑی بڑی تلاش کے بعد بھی اجنبی لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے کئی بد نتیجے نکلتے ہیں۔ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے باپ داداؤں کو کسی زمانے میں آتشک تھی اور کئی مدت کے بعد وہ مرض ان میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض لڑکیوں کے باپ داداؤں کو جذام ہوتا ہے تو کسی زمانہ میں وہی مادہ لڑکیوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض میں سل کا مادہ ہوتا ہے۔ بعض میں دق کا مادہ اور بعض کو بانجھ ہونے کی مرض ہوتی ہے اور بعض لڑکیاں اپنے خاندان کی بدچلنی کی وجہ سے پورا حصہ تقویٰ کا اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ ایسا ہی اور بھی عیوب ہوتے ہیں کہ اجنبی لوگوں سے تعلق پکڑنے کے وقت معلوم نہیں ہوتے لیکن جو اپنی قرابت کے لوگ ہیں ان کا سب حال معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے میری دانست میں آپ کی طرف سے نفرت کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ بشیر الدین کی لڑکی دراصل بد شکل ہے یا کانی یعنی یک چشم ہے یا

کوئی ایسی اور بد صورتی ہے جس سے وہ نفرت کے لائق ہے۔ لیکن بجز اس کے کوئی عذر صحیح نہیں ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے اپنے والدین کے گھر میں اور اخلاق ہوتے ہیں اور جب شوہر کے گھر آتی ہیں تو پھر ایک دوسری دنیا ان کی شروع ہوتی ہے۔ ماسوا اس کے شریعت اسلامی میں حکم ہے کہ عورتوں کی عزت کرو اور ان کی بد اخلاقی پر صبر کرو اور جب تک ایک عورت پاک دامن اور خاوند کی اطاعت کرنے والی ہو تب تک اس کے حالات میں بہت نکتہ چینی نہ کرو کیونکہ عورتیں پیدائش میں مردوں کی نسبت کمزور ہیں۔ یہی طریق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بد اخلاقی کی برداشت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی عورت کو تیر کی طرح سیدھی کر دے وہ غلطی پر ہے۔ عورتوں کی فطرت میں ایک کجی ہے۔ وہ کسی صورت سے دور نہیں ہو سکتی۔ رہی یہ بات کہ سید بشیر الدین نے بڑی بد اخلاقی دکھائی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ جو لوگ لڑکی دیتے ہیں۔ ان کی بد اخلاقی قابل افسوس نہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے اوائل میں کچھ بد اخلاقی اور کشیدگی ہوتی ہے اور وہ اس بات میں سچے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگر گوشہ لڑکی کو جو ناز و نعمت میں پرورش پائی ہوتی ہے۔ ایک ایسے آدمی کو دیتے ہیں جس کے اخلاق معلوم نہیں اور وہ اس بات میں بھی سچے ہوتے ہیں کہ وہ لڑکی کو بہت سوچ اور سمجھ کے بعد دیں کیونکہ وہ ان کی پیاری اولاد ہے اور اولاد کے بارہ میں ہر ایک کو ایسا کرنا پڑتا ہے اور جب تم نے شادی کی اور کوئی لڑکی پیدا ہوئی تو تم بھی ایسا ہی کرو گے۔ لڑکی والوں کی ایسی باتیں افسوس کے لائق نہیں ہوا کرتیں۔ ہاں جب تمہارا نکاح ہو جائے گا اور لڑکی والے تمہارے نیک اخلاق سے واقف ہو جائیں گے تو وہ تم پر قربان ہو جائیں گے۔ پہلی باتوں پر افسوس کرنا دانائی نہیں۔ غرض میرے نزدیک اور میری رائے میں یہی بہتر ہے کہ اس رشتہ کو مبارک سمجھو اور اس کو قبول کر لو۔ اور اگر ایسا تم نے کیا تو میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اپنے کسی مخفی خیال پر بھروسہ مت کرو۔ جوانی اور ناتجربہ کاری کے خیالات قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ موقعہ کو ہاتھ سے دینا سخت گناہ ہے۔ اگر لڑکی بد اخلاق ہوگی تو میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ اس کے اخلاق تمہاری مرضی کے موافق ہو جائیں گے اور سب کجی دور ہو جائے گی۔ ہاں اگر لڑکی کو دیکھا نہیں ہے تو یہ ضروری ہے کہ اول اس کی شکل و شبہت سے اطلاع حاصل کی جائے۔ لڑکپن اور طفولیت کے زمانہ کی اگر بد شکل بھی ہو

تو وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتی۔ اب شکل و صورت کا زمانہ ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ شکل پر تسلی کر کے قبول کر لینا چاہئے۔ مولود بے شک پڑھے۔ آخر وہ تمہارا ہی مولود پڑھے گی۔ حرج کیا ہے۔

والسلام

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء

مرزا غلام احمد

(آخر صفحہ کے بعد) مکرر یہ کہ اس خط کے پڑھنے کے بعد صاف لفظوں میں مجھے اس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر بھیج دیں۔ وَاللّٰهُ عَالِمٌ -

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خط بیاہ شادی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق ایک نہایت ہی قیمتی فلسفہ پر مبنی ہے اور یہ جو حضرت صاحب نے خط کے آخر میں مولود کے متعلق لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری ممانی صاحبہ اپنے والدین کے گھر میں غیر احمدیوں کے رنگ میں مولود پڑھا کرتی تھیں اور غالباً ان کے والد صاحب کو اصرار ہو گا کہ وہ بدستور مولود پڑھا کریں گی۔ جس پر حضرت صاحب نے لکھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب لڑکی بیاہی گئی اور خاوند کے ساتھ اس کی محبت ہو گئی تو پھر اس نے ان رسمی مولودوں کو چھوڑ کر بالآخر گویا خاوند کا ہی مولود پڑھنا ہے۔ سوا بیاہی ہو اور اب تو خدا کے فضل سے ہماری ممانی صاحبہ احمدی ہو چکی ہیں۔



## مکتوب نمبر ۴

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عزیز مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء بقضاء الہی فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ ہم اپنے رب کریم کی قضا و قدر پر صبر کرتے ہیں۔ تم بھی صبر کرو۔ ہم سب اس کی امانتیں ہیں اور ہر ایک کام اس کا حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کہنے کو تو اس قسم کے الفاظ ہر مومن کہہ دیتا ہے۔ مگر حضرت صاحب کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ حقیقی ایمان اور دلی یقین کے ساتھ نکلتے تھے اور آپ واقعی انسانی زندگی کو ایک امانت خیال فرماتے تھے اور اس امانت کی واپسی پر دلی انشراح اور خوشی کے ساتھ تیار رہتے تھے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہمارے حقیقی ماموں ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ حضرت مسیح موعود اپنے چھوٹے عزیزوں کی طرح خط و کتابت فرماتے تھے۔ ان کی پیدائش ۱۸۸۱ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا ذکر انجام آتھم کے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں ۷۰ نمبر پر کیا ہے مگر چونکہ سید محمد اسماعیل دہلوی طالب علم کے طور پر نام لکھا ہے۔ اس لئے بعض لوگ سمجھتے نہیں۔ ست پنجن میں بھی ان کا نام انہی الفاظ میں درج ہے۔



حضرت سیدؑ

اسماعیل آدم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ



## احباب بمبئی

### حضرت سیٹھ اسماعیل آدم سلمہ اللہ تعالیٰ

#### کے نام تعارفی نوٹ

بمبئی کو اپنی تجارتی اور سیاسی حیثیت سے جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ بمبئی گویا باب عالم ہے۔ جن کو بمبئی کو دیکھنے کا کبھی موقع ملا ہے وہ وہاں کی مصروف زندگی کو دیکھ کر یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یہاں کے رہنے والوں کو مذہب کے متعلق سوچنے کا بھی وقت مل سکتا ہے۔ بمبئی ایک بین الاقوامی شہر بن گیا ہے۔ ہندوستان کے اس سب سے بڑے شہر میں احمدیت کی بنیاد ۱۸۹۲ء میں رکھی گئی اور سب سے پہلے بابا زین الدین ابراہیم جو ایک کپڑے کی مل میں انجینئر تھے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس وقت ہمارے محترم بھائی سیٹھ اسماعیل آدم بدو شباب میں تھے۔ وہ ایک معزز مین خاندان کے فرد تھے۔ اسی قبیلہ کے جس کے ایک فرد حضرت سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدرسی رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی زمانہ کا اسماعیل آدم اپنی قوم کے نوجوانوں میں ایک ہونہار اور علمی مذاق کا نوجوان تھا۔ مذہب کی اہمیت مقبولیت کے رنگ میں گوسمجھتا تھا مگر مذہب کی عملی روح اس زمانہ کے تاجرنوجوانوں کی طرح نہ تھی۔ ہاں علمی مذاق تھا۔ اخبار بینی اور اخبار نویسی کا بھی مذاق تھا۔ یہی مذاق انہیں احمدیت کے لئے رہنمائی کرنے والا ہوا۔ ۸۵-۱۸۸۶ء کے قریب ان کے اندر حق پرستی اور حق جوئی کی فطرتی چنگاری سلگ اٹھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اخبار اذکار نے ان کو تحقیق حق کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے متعلق مفصل حالات ان کے تذکرہ میں آئیں گے انہوں نے اپنے پیر صاحب العلم (جھنڈے والا پیر) سے ایک حلفی بیان چاہا اور فارسی زبان میں ایک خط لکھا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

”ہم تو دنیا دار ہیں اور روحانی آنکھوں سے اندھے ہیں اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں۔ صاحب بصیرت ہیں۔ لہذا آپ حلفاً جواب دیں کہ

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مہدویت و مسیحیت اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب؟ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ (مرزا صاحب) سچے ہوئے اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ جھوٹے ہیں اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا تو ہماری گمراہی کا وبال سب آپ کے سر پر ہے۔“

اس کا جواب حضرت پیرسائیں جھنڈے والے صاحب نے جو لکھا۔ وہ بھی درج ذیل ہے۔

شہادت اول:- ہمارے سلسلہ کا دستور ہے کہ مابین نماز مغرب و عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کیا کرتے ہیں۔ ایک روز حلقہ میں بحالت کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا تو ہم نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت! یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا۔

### ”ازماست“

یعنی مرزا غلام احمد تو ہماری طرف سے ہے۔

شہادت دوم:- ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں یہی سنت رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص (حضرت مسیح موعود) پر کفر کے فتوے لگا دئے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

”در عشق مادیوانہ شدہ است“

یعنی مرزا غلام احمد تو ہمارے عشق اور محبت میں دیوانہ ہیں۔

شہادت سوم:- ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اس لئے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اٹھتے ہیں اور بعد نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں اور یہ بھی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں کچھ وقت غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دے دیئے تو آپ نے بڑے جلال میں تین بار

دوہرا کر فرمایا۔

”هُوَ صَادِقٌ. هُوَ صَادِقٌ. هُوَ صَادِقٌ“

یعنی مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔ مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔ مرزا غلام احمد تو سچے ہیں۔  
یہ جواب ”پیر سائیں جھنڈے والے“ صاحب نے جناب سیٹھ اسماعیل آدم صاحب آف بمبئی  
کے پاس یہ لکھ کر کہ

”یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے۔ ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے۔ ماننا ماننا آپ  
کا کام ہے۔“ (را تم رشید الدین پیر صاحبُ الْعَلَمُ) بھیج دیا۔

یہ جواب پہنچنا تھا کہ سیٹھ اسماعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی اور آپ  
کے حلقہ اطاعت میں داخل ہو گئے۔

سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد کل کا اسماعیل بالکل بدل گیا اور حقیقی معنوں میں ابدال  
ہو گیا۔ قابلیت موجود تھی، اخلاص تھا۔ اس سلسلہ میں آ کر ترقی کرتا چلا گیا اور وہ پھر بمبئی کے سلسلہ کا  
آدم قرار پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاشقانہ رنگ میں اخلاص ہے اور سلسلہ کی  
خدمت میں انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ ان کی تفصیل کتاب تعارف میں آئے گی۔  
خلافتِ ثانیہ کی اول ہی بیعت کر لی مگر بعد میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم اور دوسرے لاہوری  
احباب کے اثر میں لاہور سے تعلق رہا مگر قادیان سے قطع تعلق کیا نہ فسخ بیعت۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے  
توفیق بخشی کہ اصل مرکز سے کامل طور پر وابستہ ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی  
سیٹھ صاحب سے بڑی محبت تھی اور اس محبت کے اظہار کو خاکسار عرفانی نے بارہا دیکھا۔ ۱۸۹۸ء  
سے مجھے شرف ملاقات نصیب ہوا اور اس تعلق موڈت و اخوت میں ہر نئے دن نے ترقی بخشی۔ اب  
ہم دونوں ستر سے اوپر جا رہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں  
ہو کر ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ ذیل کے خطوط انہیں کے نام ہیں اور حضرت سیٹھ صاحب اب  
کاروباری سلسلہ سے ریٹائر ہو کر سلسلہ کے کاموں میں مصروف ہیں اور جماعت احمدیہ بمبئی کے امیر  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت سلسلہ کے لئے تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

(خاکسار عرفانی کبیر)

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت سیٹھا اسماعیل آدم صاحب سلمہ اللہ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۲ فروری ۱۹۰۰ء	۲۶۵
۲	۹ جنوری ۱۹۰۲ء	۲۶۵
۳	۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء*	۲۶۶
۴	۲۵ دسمبر ۱۹۰۴ء	۲۶۷
۵	۳ مئی ۱۹۰۷ء	۲۶۸
۶	بلا تاریخ	۲۶۹
۷	بلا تاریخ	۲۶۹
۸	۳ اگست ۱۹۰۷ء	۲۷۰
۹	۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء	۲۷۰
۱۰	۲۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء	۲۷۱
۱۱	بلا تاریخ	۲۷۲
۱۲	یکم دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۷۲
۱۳	بلا تاریخ	۲۷۳
۱۴	بلا تاریخ	۲۷۳
۱۵	۲۲ دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۷۴
۱۶	۲۰ جنوری ۱۹۰۸ء*	۲۷۴

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج آپ کا محبت نامہ مع مبلغ دس روپے میرے پاس پہنچا خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر بخشے۔ آمین ثم آمین۔ تجارت کی رونق اور بے روٹتی اور امور کی طرح خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یہ سب اس ملک کی شامت اعمال میں ہے۔ آپ ایک مدت تک مجھے یاد دلاتے رہیں۔ میں انشاء اللہ التقدير دعا کرتا رہوں گا۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

۱۲ فروری ۱۹۰۰ء

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا اور نیز مبلغ دس روپے کا نوٹ پہنچا خدا تعالیٰ آپ کے ترددات دور فرماوے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ بہت کریم ورحیم ہے۔ وہ بہت کریم ورحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ فضل و کرم کرتا ہے۔ دنیا میں انسانوں کو تھوڑی سی تکلیف دے کر رحمتوں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس پر توکل رہنا چاہئے اور میں نے بھی آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین۔ باقی سب طرح سے خیریت رہے۔

والسلام

۹ جنوری ۱۹۰۲ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

## مکتوب نمبر ۳\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجی عزیز سیٹھی اسماعیل آدم سلمہ

نَحْمَدُهُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت اور اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے یعنی ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے۔ میں آپ کے اس مجاہدہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے۔ آمین۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہ

نوٹ نمبر ۱:- حضرت سیٹھی اسماعیل آدم کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک خاص مکتوب درج کیا جاتا ہے۔ اس خط کا نوٹو الحکم کے جو بلی نمبر میں مرحوم محمود احمد عرفانی نے شائع کیا تھا۔ یہ خط اپنے اندر ایک تاریخ رکھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ بنصرہ العزیز کی شادی پر مکرمی حضرت سیٹھی اسماعیل آدم نے ایک تحفہ حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا وہ ایک ٹوپی تھی اور اوڑھنی تھی۔ ٹوپی پر کلابتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام درج تھا۔ فرزند دلہند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۱ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت سیٹھی صاحب دوسرے اکابر صحابہ کی طرح اس وقت بھی حضرت خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا یقین رکھتے تھے۔

نوٹ نمبر ۲:- حضرت سیٹھی اسماعیل آدم صاحب کے نام کے خطوط سے خود سیٹھی صاحب کی سیرۃ پر بھی ایک روشنی پڑتی ہے۔ گو مکتوبات کی اشاعت میں مکتوب الیہ کے سوانح حیات یا سیرۃ پر بحث مقصود نہیں۔ یہ چیزیں خود ان کے سوانح حیات میں تفصیلاً اور کتاب تعارف میں اجمالاً آئیں گی

مگر میں یہاں اپنے دلی جوش کو دبانہ رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط سے مکرم سیٹھ صاحب کا یہ عمل ثابت ہوتا ہے کہ وہ جب حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھتے تو اس کے ساتھ ضرور ایک مقررہ رقم بھیجتے۔ خواہ ایسے خطوط کتنی مرتبہ لکھنے پڑتے۔ یہ دراصل قرآن مجید کی اس ہدایت پر عمل تھا کہ

”مومنو جب تم رسول سے علیحدہ مشورہ کرو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ پیش کیا کرو یہ تمہارے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔“

یہ ایک روح تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدسی نے اپنی جماعت میں پیدا کر دی تھی۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔  
(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محبی انخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی ڈاک میں مبلغ پندرہ روپے مرسلہ آپ کے مجھ کو عین اس وقت پہنچے جب کہ سالانہ جلسہ آخری ..... میں ضرورت تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان تمام خدمات کی جزائے خیر بخشے۔ آمین۔ باقی بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ گاہے گاہے اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

۲۵ دسمبر ۱۹۰۴ء

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
محبی انخوم سیدھا اسماعیل آدم صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط آمدہ سے واقعہ درد ناک آپ کی اہلیہ کی وفات سے اطلاع ہوئی **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**۔ دعا بہت کی گئی تھی مگر تقدیر مبرم کے ساتھ کیا چارہ ہے بجز اس کے کہ صبر اور رضا سے کام لیا جائے۔ مجھے آپ کی زبانی معلوم ہے کہ آپ کی یہ اہلیہ مرحومہ بڑی خیر خواہ اور آپ کی تکالیف کے وقت خود اپنے آپ کو درد اور تکالیف میں ڈالتی تھی۔ جب کہ آپ کو طاعون ہوئی تو آپ کی خدمت کرنے کے وقت اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی۔ درحقیقت ایسی دلی خیر خواہ بیویاں بہت ہی کم ملتی ہیں اور ان کے مرنے سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور نیز ان کے مرنے سے خانہ داری کا انتظام تمام درہم برہم ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر سے موافقت کرنا اور اس کی رضا پر راضی ہونا سچے ایماندار کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے کہ وہ مصیبت کے وقت انشراح صدر سے صبر کرتے ہیں یا نہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ کی بیماری میں آپ کو بہت تکلیف ہے اس لئے دعا بار بار کی گئی مگر چونکہ آسمان پر ان کی موت مقرر ہو چکی تھی اور عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اس لئے دُعا بے سود تھی۔ بہر حال اب آپ کو صبر کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی نعم البدل سے اس درد کو دور کر دے۔ آپ کی موجودہ تکالیف کی گھبراہٹ تو بے شک آپ کو بہت صدمہ پہنچا رہی ہو گی مگر صبر کریں خدا آپ کو اس مصیبت کی جزا دے۔ آمین۔

والسلام

باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

خاکسار

۳ مئی ۱۹۰۷ء

مرزا غلام احمد بقلم خود



## مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے آپ کے خط کا میں جواب لکھ چکا ہوں اور نوٹ دس روپیہ کے پہنچنے کی بھی اطلاع دے چکا ہوں۔ آپ کے تجارتی کام میں تشویش ہونا میرے لئے باعثِ تفکر ہے۔ خدا تعالیٰ غیب سے آپ کے لئے کوئی سامان میسر کرے اور کام میں رونق بخشنے۔ آمین۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ دوسرا خط بھی پہنچ گیا۔ باقی سب خیریت ہے۔

والسلام

غلام احمد



## مکتوب نمبر ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ مع نوٹ مبلغ دس روپیہ مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو آپ کی ان خدمات کا دست بدست بدلہ دے۔ آمین۔ درحقیقت تجارت کے امور میں ہر جگہ یہی ہوا چل رہی ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس ہوا کو بدلا دے۔ آمین۔ انشاء اللہ القدر آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ ہمیشہ اپنے حالات ابتلاآت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محیٰ خویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں نے پہلے خط کا جواب بھیج دیا تھا۔ شاید ڈاک میں گم ہو گیا ہو۔ میں انشاء اللہ دعا کروں گا۔ پہلے بھی دعا کی تھی۔ منی آرڈر نہیں پہنچا، غالباً کل تک پہنچ جائے گا۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

قادیان

۳ اگست ۱۹۰۷ء



## مکتوب نمبر ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مشتمل عزا پر سی عزیز مرحوم مبارک احمد مع مبلغ دس روپیہ کے نوٹ کے پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر بخشے۔ میں ہمیشہ آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء



## مکتوب نمبر ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا اخلاص نامہ مع نوٹ مبلغ ۱۰ روپے پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ خدا تعالیٰ یہ نئی شادی آپ کے لئے مبارک کرے اور اس میں آپ کا صدمہ اور غم بھلا دے۔ آمین۔ بفضلہ تعالیٰ سب طرح خیریت ہے۔ میں یہ خط بمبئی میں بھیجتا ہوں۔ امید ہے انشاء اللہ العزیز اس خط کے پہنچنے تک آپ بخیر و عافیت بمبئی میں پہنچ گئے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے۔ والسلام  
۲۱/۱۰/۱۹۰۷ء خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

### عید الفطر مبارک باد

جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ایدم اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل اس کے ایک عریضہ مع ایک پارسل بذریعہ ڈاک مورخہ ۲۳/رمضان المبارک کے روز خدمت عالی میں ارسال کیا تھا یقین ہے کہ پہنچا ہوگا۔ آج روز اس عریضہ کے ساتھ مبلغ دس روپیہ کا نوٹ ارسال خدمت ہے۔ غالباً یہ عید الفطر کے روز پہنچے گا۔ یہ تحفہ عید قبول فرماویں اور دعا سے یاد شاد فرماویں۔

آپ کا خاکسار خادم

اسماعیل آدم

از بمبئی

۵ نومبر ۱۹۰۷ء

## مکتوب نمبر ۱۱

دس روپیہ پہنچ گئے۔

والسلام  
(غلام احمد)



مخدومی

السلام علیکم

اتفاقاً پرانے کاغذات میں سے یہ کاغذ☆ نکلا ہے جس پر حضرت صاحب کے دست مبارک سے لکھا ہوا ہے اس واسطے ارسالِ خدمت ہے۔

والسلام  
عاجز محمد صادق



## مکتوب نمبر ۱۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
محی الخویم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی تاریخ آپ کا محبت نامہ مع مبلغ دس روپیہ مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان تمام خدمتوں کی جزائے خیر بخشے آمین۔ اس طرف بھی قحط پڑ گیا ہے۔ یہ تمام انسانوں کی شامت اعمال ہیں۔ آگے طاعون کے دن بھی قریب آتے جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ ایک پیش گوئی میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آئندہ ایک سخت طاعون ہونے والا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال۔ اسی طرح ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام  
مرزا غلام احمد

یکم دسمبر ۱۹۰۷ء

☆ یہاں کاغذ سے مراد 'دس روپے پہنچ گئے' والا مکتوب ہے۔ (ناشر)

حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیٹھ اسماعیل آدم کالڑکا پلگ سے بیمار ہے۔ انہوں نے دعا کے واسطے لکھا ہے۔ (محمد صادق)

## مکتوب نمبر ۱۳

السلام علیکم

میرے نام بھی کل خط آیا تھا اور نیز دس روپیہ آئے تھے کہ اب بہ نسبت سابق اچھا ہے اور کل تار آئی تھی۔ میری طرف (سے) آپ خط لکھ دیں کیونکہ میں اس وقت بیمار ہوں اور خط میں لکھ دیں کہ تار پہنچ گئی تھی دعا کی گئی تھی اور اب خط بھی پہنچ گیا اور دس روپیہ بھی پہنچ گئے ہیں۔ دعا کی جاتی ہے جلد اور واپسی صحت سے اطلاع بخشیں۔ یہی خط میری طرف سے ڈاک میں روانہ کر دیں۔ اپنے ہاتھ سے لکھ دیں اور میری طرف سے لکھ دیں کہ آج بخار سے میں خود نہیں لکھ سکتا۔ والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

## مکتوب نمبر ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ پہنچا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے لَحْتِ جگر کو طاعون کے صدمہ میں بچا لیا۔ درحقیقت یہ نئی زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ پر بہت ہی رحم کیا کہ اس مہلک مرض میں بچا لیا۔ اس خط میں ایک نوٹ مبلغ دس روپیہ پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ باقی بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیر و عافیت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

## مکتوب نمبر ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے پارچہ جات کا پارسل پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ آمین۔ اس وقت وہ تمام پارچہ جات جو تقسیم کرنے کے لائق تھے غرباء مستحقین کو تقسیم کر دیئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین اور جو خاص ہمارے گھر کے لئے آپ کا تحفہ تھا اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا بدلہ دے۔ آمین۔ باقی بفضلِ تعالیٰ تادم حال سب طرح سے خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی مع اہل و عیال خیریت اور امان سے رکھے اور بلاؤں سے بچا دے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام خاکسار

۲۲ دسمبر ۱۹۰۷ء

مرزا غلام احمد غنی عنہ تعالیٰ

از قادیان

## مکتوب نمبر ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ مبلغ دس روپے کے نوٹ کے پہنچا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے کئی دفعہ دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو حوادث روزگار سے بچا دے۔ آمین۔ یہ آپ کے اخلاص کی نشانی ہے کہ باوجودیکہ کاروبار تجارت کی ویسی حالت نہیں جیسا کہ آپ لکھتے ہیں تب بھی ہمارے سلسلہ کے لئے آپ کی طرف سے برابر مدد پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے کاروبار تمام آسان کر دے اور مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا غلام احمد

۲۰ جنوری ۱۹۰۸ء



# عكس مکتوبات

بنام

حضرت سیدھا اسماعیل آدم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# عکس مکتوب نمبر ۳

۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء 30-10-1902

مکتوب نمبر ۳  
Received  
3-11-1902

بھائی عزیز! خیر! کسٹم اگاناں!  
اسلام علیکم اور رحمہ اللہ! یہ کہتا ہوں کہ تمہارا اور احمد  
مختار جوڑا کی برصغیر میں آمد اور ان کی آمد کی  
تقریب سے ہمیں بھی بخیر اطلاع ہو اور ان کی  
میں سے بھی تمہاری اور احمد کے مابین  
اور اس حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
دین اور دنیا میں ان کو اچھے نصیب سے لے کر  
سالہ تھوڑے سے لے کر

## عکس مکتوب نمبر ۱۶

سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عموماً مکتوباً

دریں مکتوب میں مذکور ہے کہ  
 یہاں مسلمانانہ طور پر مسیحیوں کے ساتھ  
 پیشانیوں پر لکھ کر ان کے ساتھ ساتھ  
 دینہ دینا اور ان کے ساتھ ساتھ  
 یہاں مسلمانانہ طور پر مسیحیوں کے ساتھ

حضرت شیخ

فتح محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت شیخ فتح محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

شیخ فتح محمد صاحب آغاز شباب میں بحیثیت طالب علم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حضور جموں پہنچے اور آپ کی خدمت میں کچھ کتابیں پڑھیں اور آپ کے توسط سے سلسلہ ملازمت میں منسلک ہو گئے۔ ذہین اور زیرک ہونے کے ساتھ طبیعت تیز تھی اور اس وجہ سے دوستوں کی بجائے دشمن زیادہ پیدا کر لیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اخلاص رکھتے تھے اور حضور مؤلفۃ القلوب کے طور پر ہمیشہ دلداری فرماتے۔ پنشن لے کر آخر قادیان آ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ہمیشہ چشم پوشی فرماتے رہے۔ بالآخر میں تو قادیان سے باہر گیا ہوا تھا معلوم ہوا کہیں روپوش ہو گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ستاری فرمائے۔ ان کی اولاد میں صلاحیت ہے اور وہ سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ شیخ صاحب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط کا ایک اچھا مجموعہ تھا اور مجھے دینے کا وعدہ کرتے رہے مگر میری غیر حاضری اور ان کی روپوشی نے موقعہ نہ دیا۔ ذیل کے مکتوبات ان کے فرزند رشید صالح محمد صاحب سے حاصل کر کے ملک فضل حسین صاحب نے الفضل میں شائع کئے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت شیخ فتح محمد صاحب رحمہ اللہ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۹ مارچ ۱۸۹۰ء	۲۷۹
۲	۱۶ ستمبر ۱۸۹۰ء	۲۷۹
۳	۱۸ مارچ ۱۸۹۱ء	۲۸۰
۴	۱۸ جولائی ۱۸۹۱ء	۲۸۰
۵	۲۳ اگست ۱۸۹۱ء	۲۸۱
۶	۲۳ دسمبر ۱۸۹۱ء	۲۸۱
۷	۲ جولائی ۱۸۹۲ء	۲۸۲

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مکرمی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فتح محمد حصول بشارت کے لئے دو رکعت نماز وقت عشاء پڑھ کر اکتالیس دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے اوّل و آخر گیارہ گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور اپنے مقصد کے لئے دعا کر کے رو بقبلہ با وضو سو رہے۔ جس دن سے شروع کریں۔ اسی دن تک اس کو ختم کریں۔ انشاء اللہ العزیز وہ امر جس میں خیر اور برکت ہے۔ حالت منام میں ظاہر ہوگا۔ والسلام☆

خاکسار

۹ مارچ ۱۸۹۰ء

غلام احمد

باعث ضعف وعلالت فتح محمد کی طرف خط نہیں لکھا گیا۔

(پتہ) بمقام جموں دارالریاست۔ مکرمی اخویم حکیم نور الدین صاحب ملازم و معالج ریاست۔



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
عزیزی میاں فتح محمد صاحب سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خط پہنچا۔ چونکہ اکثر اوقات طبیعت ضعیف رہتی ہے اس لئے خط کے جواب میں تاخیر ہوئی۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت سے مطلع کرتے رہیں۔

والسلام

غلام احمد عفی عنہ

۱۶ ستمبر ۱۸۹۰ء

بمقام لدھیانہ اقبال گنج



## مکتوب نمبر ۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مہربانی نامہ پہنچا۔ آپ کے ترددات بہت طول پذیر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ رہائی بخشے۔ شاید ایک ہفتہ ہوا۔ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کیا کروں تو میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔ خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر۔ سو آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ جل شانہ آپ کوئی راہ پیدا کر دے گا۔

والسلام

غلام احمد

۱۸ مارچ ۱۸۹۱ء

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج

(نوٹ از ناقل) اس خط کے بائیں طرف اوپر کے حصہ میں مندرجہ ذیل عبارت بھی لکھی ہوئی ہے۔

”از طرف عاجز حامد علی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ الہامی الفاظ جس روز آپ

کا خط پہنچا اسی روز معلوم ہوئے۔“



## مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُہُ وَنُصَلِّیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفقِ اخویم میاں فتح محمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا شفقت نامہ لودہانہ میں مجھ کو ملا۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے بہت تردد ہوا۔ آپ کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت جلد شفا بخشے۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

۱۸ جولائی ۱۸۹۱ء

غلام احمد از لودھیانہ

## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مشفقی مجبیٰ خویم سلمہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط پہنچا۔ تسلی رکھیں۔ انشاء اللہ العزیز میں آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔

مشکلے نیست کہ آساں نشود

استغفار کا ورد رکھیں اور مجھ کو اپنے حالات سے خبر دیتے رہیں۔ میں لودھیانہ میں اسی مکان میں ہوں۔

والسلام

۲۳ اگست ۱۸۹۱ء

خاکسار

غلام احمد

از لودھیانہ

## مکتوب نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیزی میاں فتح محمد صاحب سلمہ اللہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی اور میں بھی علیل رہا ہوں۔ اب

بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ آپ بوجہ تعلق ملازمت معذور ہیں کچھ معلوم نہیں کہ کب آپ کی ملاقات ہو۔

ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع و مسرور کرتے رہیں۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار

۲۳ دسمبر ۱۸۹۱ء

غلام احمد

از قادیان

## مکتوب نمبر ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی اخویم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ افسوس کہ آپ پھر معطل اور بے کار ہیں۔ میں انشاء اللہ العزیز آپ کے لئے دعا کروں گا اور ظاہری سعی و کوشش آپ کرتے رہیں اور التزام نماز اور توبہ و استغفار ضروریات سے ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی پریشانی دور کرے اور وہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

والسلام

۲ جولائی ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



حضرت مولوی

عبدالقادر صاحب لودھانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودھانویؒ

صفحہ	تاریخ تحریر	مکتوب نمبر
۲۸۶	۲۱ مئی ۱۸۳۷ء	۱
۲۸۸	۹ جون ۱۸۹۱ء	۲

## حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودہا نوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہین احمدیہ کے زمانے سے عقیدت و ارادت رکھتے تھے اور قدیم طرز کے علماء میں سے یہ ایک ایسے بزرگ تھے جو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باوجود قدیم وضع کے عالم ہونے کے اخلاص کے رنگ میں رنگین ہوئے۔ وہ ایک جید عالم تھے۔ حنفی المذہب تھے۔ آپ کے والد ماجد مولوی محمد موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ بھی بڑے عالم تھے۔ لودہانہ میں ان کا مدرسہ بڑی شان کا مدرسہ تھا۔ اسی مدرسے سے مکرمی مولوی ابوالبقا صاحب بقا پوری اور ان کے برادر بزرگ مولوی حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب بقا پوری رضی اللہ عنہ انہیں کے شاگردوں میں سے ہیں۔ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق اور جوش تھا اور وہ جہاں جاتے حضرت اقدس کے دعوے اور دلائل کو پیش کرتے اور علماء میں تبلیغ کرتے رہتے۔ خاکسار عرفانی سے ۱۸۸۹ء سے تعلقاتِ اخوت تھے۔ وہ مولوی مشتاق احمد صاحب کے پاس باقاعدہ آیا کرتے تھے اور مولوی صاحب موصوف میرے استاد تھے۔ افسوس ہے ان کو ہدایت نہ ہوئی۔ ان کا ذکر مکتوبات کی چوتھی جلد کے دوسرے نمبر میں آئے گا۔ جہاں ان کے نام کا خط درج ہوگا۔ غرض حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ سلسلے کے اولین علماء میں سے ایک نہایت مخلص اور جید عالم تھے۔ وہ خود لکھنے سے قاصر تھے اس لئے لودہانہ میں عموماً میر عباس علی صاحب کے خطوط میں جو کچھ عرض کرنا ہوتا کر دیتے تھے اور ان کے خطوط ہی میں جواب مل جاتا تھا اور کثرت سے قادیان آتے رہتے تھے اس لئے کچھ زیادہ خط و کتابت نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے بیکراں فضل کرے۔ آمین۔

(خاکسار عرفانی)

## مکتوب نمبر ۱

خدمتِ مخدومی مولوی عبدالقادر صاحب!

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ اَلدُّعَاءُ مَخَّ الْعِبَادَةِ<sup>۱</sup>۔ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ بھی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رَبُّ الْعَرْشِ تک پہنچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آ جایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہے گا تو یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جس میں سرگرمی سے دُعا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مرید ہے مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے ہو رہا ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے۔ سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مریدی کی حقیقت یہی دعا ہے۔ اگر مرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح، تب کام نکلتا ہے یعنی مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو، تا وہ کام کر دکھاوے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہونہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوتِ عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا یعنی ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگانِ خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے۔ پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے کہ اگر تم دُعا اور غمِ خواری خلقِ اللہ نہ کرو تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا کہ ہم کو اس جان کنی سے کیا اجر ملے گا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں بلکہ وہ سب کچھ قوتِ عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَعَلَّكَ بِاِحْجَافِ نَفْسِكَ  
اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ<sup>۲</sup> خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اٹھاتا ہے، اس سے تیری جان جاتی رہے گی۔ سو وہ عشق ہی تھا جس

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیروی مریدی کا یہی احوال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے کہ قوتِ عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غم خوار بننے کے لئے لائق ٹھہریں جیسے والدین اپنے بچہ کے لئے ایک قوتِ عشقیہ رکھتے ہیں تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوتِ عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ نخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے کیونکہ قوتِ عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لے کر آتی ہیں اور قوتِ عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْأَلَاءِ ظَاهِرُهَا وَبَاطِنُهَا۔

☆ خاکسار

مرزا غلام احمد

۲۱/ مئی ۸۳ء

بمطابق رجب ۱۳۰۰ھ



## مکتوب نمبر ۲

مشفقِ اخویم مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت مخلصی میاں عبداللہ صاحب اس غرض سے آپ کے پاس آتے ہیں کہ میں نے میاں گلاب شاہ صاحب کی وہ تمام پیشگوئی کتاب ازالہ اوہام میں درج کر لی ہے مگر ایک کسر اس میں باقی ہے اور وہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہے تنواد و تنوؤ آدمی کی تصدیق سے میاں کریم بخش کی راست بازی اور صادق القول ہونے کی گواہی لی جائے۔ جس قدر ایسے آدمی ہوں اسی قدر بہتر ہو سکیں گے اور نیز اگر گاؤں میں اور آدمی میاں گلاب شاہ کے دیکھنے والے باقی ہوں ان سے ان کی نسبت بطور گواہی کچھ زیادہ دریافت کیا جائے۔ براہ مہربانی پوری پوی کوشش کر کے اس کام کو انجام دلا دیں یہ نہایت ضروری ہے۔

☆ فقط

غلام احمد

از لودھیانہ

۹ جون ۱۸۹۱ء



حضرت سیدؑ

امیر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## مکرم سید امیر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(نوٹ) ان سید امیر علی شاہ صاحب کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کون بزرگ تھے مگر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد تفضل حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وہ حضرت اقدس کے دعاوی اور مقاصد سے آگاہ ہوئے تھے۔

انہیں اس امر پر غالباً اصرار تھا کہ حضرت اقدس اپنے دعاوی کا اظہار نہ کریں مگر حضور نے اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ جو شخص مامور برائے اصلاح خلق ہوتا ہے وہ اگر اظہار نہ کرے تو معصیت ہوتی ہے۔

(عرفانی کبیر)

## مکتوب

بخدمت انخویم مکرم سید امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تلطف نامہ بلف عنایت نامہ انخویم مولوی محمد تفضل حسین صاحب رسیدہ موجب ممنونی ہا  
 گرویدہ۔ کلماتے کہ ازراہنمائی نورایمان وحسن ظن کہ سیرت اخوان مومنین است حوالہ قلم آں  
 مہربان بہ پیرایہ مدح وثنا شدہ آں ہمہ برصفائی نظر فراست صحیحہ وطہارت باطن آں مکرم دلیل کافی  
 است۔ **تَبَّتْ كُمْ اللَّهُ عَلَيْهَا وَ الزَّمَكُمُ كَلِمَةَ التَّقْوَى**۔ اما سوالاتے کہ تحریر فرمودہ اند۔ دربارہ آں  
 شرمندگی ہا دارم کہ بوجہ علالت طبع و قلت فرصت از ارقام جواب آں کہ طولے دارد قاصرام و نصیحتے  
 چند کہ درج تلطف نامہ است شکر آں بر من واجب است۔ **جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَ اعْطَاكُمُ**  
**دَقَائِقَ الْهُدَى وَ النَّهْيِ** لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشارتے بسوئے آں می فرمائند معنی اش نمی فہم۔  
 شاید در وقت تحریر این نصیحت عبودیت این عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ۔ بندہ نہ از خود راہ اسرار  
 میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود روی چه کار۔ تابع مرضی مولے است بہر سو کہ می کشد میرود۔ مردہ  
 بدست زندہ است، بہر نچ کہ گردش دہند میگردد و این ہم عجب است کہ ہر چه از اظہار اسرار ملکوت  
 و قدرت حسی لایموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بہ انبیاء بنی اسرائیل تشبیہ  
 دادہ شدہ اند حرام نا جائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیاء مامور شدہ می آئند و اتمام حجیہ و قطع عذرات  
 منکرین لازم منصب ایشان است۔ آں گوشہ نشینان کہ بہ اصلاح خلق کارے ندارند، ونہ از  
 بہر دعوت حق مامورے شوند ایشان را ہمیں مناسب است مستور و مخفی دارند۔ اما آنکہ مامور باظہار  
 است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی و نافرمانست۔ قومی ہستند کہ خفا و کتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار  
 کنند مظنہ سلب ولایت ایشان باشد چرا کہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواهد بود۔ بہ امر اللہ تعالیٰ  
 و قوے دیگر است کہ از خود و نفس خود بکلی مسلوب اند بعشق اظہار الہی ملبت و معمور ایشان اگر چه  
 نبی نیستند مگر شان نبوت دارند و مثل انبیاء برائے اصلاح خلق می آیند لا جرم بنائے کار شان بر اظہار  
 است نہ بر اخفا و ادعائے منازل و جاہت و دعوی مقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و مکالمات

رحمانی و کشف اسرار روحانی در حق شان مضرت ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولیٰ و موجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظیمی است۔ غور فرمائیں کہ از ائمہ ہدیٰ چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب و رسائل شان موجود اند۔ مثلاً تالیفات و قصائد سیدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ و اشعار فخریہ سید الشہدادر معرکہ کر بلا بیان تو اتر یافتہ میشوند و چنداں از این جنس کلمات پُر ہستند کہ نتوان نہت۔ بچہیں جا بجا این چنین کلمات و این چنین دعاوی عالیہ در کتب این قوم مملو اند۔ حاجت زیادت بیان نیست۔ وَمَا أْبْرِي نَفْسِي  
 إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۗ ہر کہ برائے اظہار چیزے مامور  
 من اللہ باشد آن اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او۔ براں طعن و تشنیع بعید از کسانے ہست  
 کہ میدانند کہ این راہ در اُمت حضرت خیر الانام علیہ الف الف سلام از قدیم مکشوف است و این چنین  
 مردم ہمیشہ دریں اُمت بودہ اند و ہستند و خواہند بود۔ اگر کسے بہ نسبت تحدیث بہ نعمت اللہ چیزے از  
 آلا و نعماء کہ از حق و جلّ و علا نصیبش شدہ بیان کند بشرطیکہ مامور با خفانہ باشد در اں ہم با کہ  
 نیست بلکہ اشاعت علم و معرفت و خلق را از اں علم و معرفت متمتع و مستفیض گردانیدن بہتر از خفانے آن  
 علم و معرفت است و در حدیث آمدہ است کہ ہر کہ را علمے دادہ شد و او از اں علم بندگان خدا را نفع نہ  
 رسانید بروز قیامت از و مواخذہ خواہد شد۔ غرض حقیقت این است کہ بیان کردم۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ  
 بِحَالِ الْاَعْمَالِ بِالنِّيَّاتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

☆ خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



## فارسی مکتوب کا ترجمہ

بخدمت اخویم مکرم سید امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی اخویم محمد تفضل حسین صاحب کے عنایت نامہ کے ہمراہ آپ کا تَلَطَّف نامہ ملکر بہت ہی ممنونی کا موجب ہوا۔ وہ کلمات جو نور ایمان کی راہنمائی و حسن ظن کہ جو مومن بھائیوں کی سیرت سے ہے آں مہربان نے مدح و ثنا کے پیرایہ میں حوالہ قلم کئے ہیں وہ تمام صفائی نظر فراست صحیحہ اور آں مکرم کی طہارت باطنی پر کافی دلیل ہے۔ تَبَّتْ کُمْ اللہُ عَلَیْہَا وَ الزَّمَکُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی۔ جو سوالات کہ تحریر فرمائے گئے ہیں میں اس بارہ میں شرمندہ ہوں کہ بوجہ علالت طبع و فرصت کی کمی کے جواب لکھنے سے جو کہ کافی طویل ہوگا قاصر ہوں اور چند نصیحتیں جو کہ تَلَطَّف نامہ میں درج ہیں اُن کا شکر یہ مجھ پر واجب ہے۔ جَزَاکُمْ اللہُ خَیْرَ الْجَزَاِءِ وَ اَعْظَمُکُمْ دَقَائِقَ الْهُدٰی وَ النَّہٰی۔ لیکن الہامات کے اظہار سے منع کرنے کے متعلق جو اشارے آپ نے فرمائے ہیں اُس کے معنی میں نہیں سمجھا شاید اس نصیحت کے لکھتے وقت اس عاجز کی عبودیت آپ کے خیال عالی سے نظر انداز ہو گئی ہے۔ یہ بندہ خود اپنی طرف سے نہ تو اخفا کی راہ اختیار کرتا ہے اور نہ اعلان کی راہ۔ اس بندے کو اپنی مرضی سے کیا کام۔ یہ تو مولیٰ کی مرضی کے تابع ہے جس طرف وہ کھینچتا چلا جاتا ہے۔ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح بھی پھیر دے اسی طرف ہو جاتا ہے اور یہ بھی عجیب ہے کہ جو کچھ اظہار اسرارِ ملکوت کے اظہار اور قدرتِ حئی لایموت کے انبیاء علیہم السلام کو جائز ہے اُن کے جانشینوں پر جن کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے حرام اور ناجائز ہے۔ حالانکہ وہ انبیاء کی مانند مامور ہو کر آتے ہیں اور اتمامِ حجت و قطعِ عذرات منکرین اُن کے منصب کے لوازم میں سے ہے۔ دیکھیں وہ گوشہ نشین کہ جن کو اصلاحِ خلق سے کام نہیں ہے اور نہ ہی دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتے ہیں اُن کو یہی مناسب ہے کہ ان اسرار کو مستور و مخفی رکھیں لیکن وہ جو مامور بہ اظہار ہے وہ اگر اخفا کی راہ اختیار کرے تو وہ گنہگار اور نافرمان ہے۔ کچھ قومیں ہیں کہ اخفا اور چھپانا ان کا طریق ہے اور اگر اظہار کریں تو سلبِ ولایت ہوتی ہے کیونکہ اُن کا اظہار نفس کے جوش سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے امر سے ایک دوسری قوم ہے جو اپنی ذات سے اور اپنے نفس سے بگلی مسلوب ہیں اور

عشقِ اظہارِ الہی سے ملبّ و معمور۔ اگرچہ وہ نبی نہیں ہیں مگر شانِ نبوت رکھتے ہیں اور انبیاء کی مانند اصلاحِ خلق کے لئے آتے ہیں اور لاجرم اُن کے کام کی اساس اظہار پر ہے نہ انخفا پر۔ اور منازلِ وجاہت و مقامات و ولایت و بیانِ معاملات ربانی و مکالماتِ رحمانی اور کشفِ اسرارِ روحانی میں ان کے دعاوی اُن کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ مولیٰ کی خوشنودی کا باعث اور ترقیِ مدارج اور عظیم شجاعت کے تحقق کا موجب ہیں۔ غور فرمائیں کہ ائمہ ہدیٰ سے کس قدر کلماتِ فخریہ خود اُن کی کتب و رسائل میں موجود ہیں۔ مثلاً سیدی عبدالقادر رضی اللہ عنہ تالیفات و قصائد میں اور معرکہ کربلا میں اشعارِ فخریہ سید الشہدات سے پائے جاتے ہیں اور اس قسم کے کئی الفاظ بھرے پڑے ہیں کہ اُن کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح جا بجا اس طرح کے کلمات اور اس قسم کے دعاوی عالیہ اس قوم کی کتب میں بھرے ہوئے ہیں اس سے زیادہ بیان کی ضرورت نہیں **وَمَا أَبْرِي نَفْسِي** **إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي** کی رو سے جس چیز کا اظہار ماموریت من اللہ سے ہو وہ اظہارِ مظهرِ حقیقی کی طرف سے ہے اور اُس پر طعن و تشنیع ایسے لوگوں کی طرف سے بعید ہے جو کہ یہ جانتے ہیں کہ یہ راہِ اُمتِ حضرت خیر الانام جن پر ہزاروں ہزار سلام ہوں میں قدیم سے مکشوف ہے ایسے لوگ ہمیشہ اس امت میں رہے ہیں اور ہیں اور رہیں گے اور اگر کوئی شخص تحدیثِ نعمت اللہ کی نسبت سے آلا و نعماً جو اُسے حقِ جلّ و علاء کی طرف سے نصیب ہیں بیان کرے بشرطیکہ مامور باخفا نہ ہو۔ اس میں ہرج نہیں بلکہ اشاعتِ علم و معرفت۔ اور اس علم و معرفت سے لوگوں کو متمتع اور مستفیض کرنا اس علم و معرفت کے انخفا سے بہتر ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جس کسی کو کوئی علم دیا گیا اور اُس نے اُس علم سے بندگانِ خدا کو نفع نہ پہنچایا قیامت کے دن اُس سے مؤاخذہ ہوگا۔ غرض حقیقت یہی ہے جو میں نے بیان کر دی۔ **وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَالِ الْأَعْمَالِ بِالنِّيَّاتِ**۔ **وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى**۔

خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور



# ایک مدرس کے نام

## تعارفی نوٹ

تعلیم الاسلام قادیان کے ایک مدرس نے ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک معروضہ پیش کیا۔ جس میں بعض حالات کے ماتحت وہ استعفیٰ دینا چاہتا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس در سے نہ ٹلوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو فراست عطا فرمائی تھی اس کا نمونہ اس جواب سے ظاہر ہے اور نیز مدرسہ تعلیم الاسلام سے حضرت اقدس کا کیا منشا تھا نمایاں ہے۔

(عرفانی کبیر)

## مکتوب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے نزدیک یہ ارادہ ہرگز مناسب نہیں۔ اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفادینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادھر ادھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جائے گا۔ چاہئے کہ صبر کے ساتھ گزارا کریں۔ اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا تب بھی تو پانچ سات روپیہ میں گزارہ کرنا ہوتا بلکہ میں نے آپ کے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی کہ تادیب طبع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا تا عمدہ حالت میں ہو کر غیروں کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفادو گے تو عیال داری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے مہم ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد





حضرت مولوی

الہ دینا صاحب لودی ننگل رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## مولوی الہ دتا صاحب لودی ننگل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

مولوی الہ دتا صاحب لودی ننگل ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے صاحبزادے مولوی حکیم نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک حکیم حاذق اور جید عالم تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک بہترین مبلغ تھے۔ مولوی الہ دتا صاحب اہل حدیث مشرب تھے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت مولوی نور احمد صاحب بھی فرقہ اہل حدیث میں ممتاز تھے۔ ۱۸۷۲ء میں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے مولوی الہ دتا صاحب مرحوم کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب کی تعلیم کے لئے بلایا تھا اس لئے کہ وہ ایک جید عالم تھے۔ مولوی الہ دتا صاحب جب قادیان میں آئے تو اکثر حضرت اقدس سے بعض مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں فرقہ اہل حدیث (جو اس وقت وہابی مشہور تھے) کے لوگ بڑے خشک سمجھے جاتے تھے اور وہ تقلید و عدم تقلید کے مسائل میں متشدد واقع ہوئے تھے۔ روحانیت کے ساتھ انہیں دلچسپی نہ تھی۔ ظاہری امور پر زور دیتے تھے جیسے مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں فقیہ اور فریسی ہوتے تھے۔

مولوی الہ دتا صاحب زیادہ عرصہ تک قادیان میں نہ رہ سکے اور اس کام کو چھوڑ کر چلے گئے مگر حضرت اقدس سے ان کو محبت اور اخلاص تھا اور حضرت اقدس کے زہد و ورع کے وہ قائل تھے۔ واپس جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے حضرت اقدس کو ایک منظوم خط لکھا اور وہ فارسی زبان میں تھا۔ حضرت اقدس نے اس کا جواب فی البدیہہ فارسی نظم میں لکھ کر بھیج دیا اس خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے اس وقت بھی قائل تھے اور آپ کو زندہ نبی یقین کرتے تھے۔

اس خط سے اس محبت و عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے جو آپ کو نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم

سے تھی اور یہ اس قدر آپ پر غالب تھی کہ

”من تو شدم تو من شدی“

کا مضمون صادق آتا ہے۔ حضرت مولوی نور احمد صاحبؒ اس تبرک کو نہایت عزت و احترام سے رکھتے تھے۔ تبرک مکتوب ۱۹۰۹ء میں کپور تھلہ حضرت مفتی ڈاکٹر صادق صاحب سلمہ کے ذریعہ پہنچا اور پھر شائع ہو گیا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؒ نے اصل سے نقل کیا۔

(عرفانی کبیر)

## مکتوب نمبر ۱

## مکتوب در مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سپاس آں خداوند یکتائے را	بمہر و بمہ عالم آرائے را
اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا	
بہر لحظہ امید یاری ازوست	بہر حالتے دوست داری ازوست
ہمیں ہر وقت اس کی طرف سے مدد کی امید ہے اور ہر حالت میں اسی سے محبت کا تعلق ہے	
جہاں جملہ یک صنعت آباد اوست	خنک نیک بختے کہ در یاد اوست
سارا جہاں اسی کی کاریگری کا مظہر ہے خوش قسمت ہے وہ نیک بخت جو اس کی یاد میں رہتا ہے	
رسول خدا پرتو از نور اوست	ہمہ خیر ما زیر مقدر اوست
رسول اللہ اس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری ساری بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں	
ہماں سرور و سیّد و نور جاں	محمدؐ کزو بست نقش جہاں
وہی سردار، سیّد اور جاں کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی	
بشر کے پدے از ملک نیک تر	نہ بودے اگر چون محمدؐ بشر
انسان فرشتے سے کیوں کر بڑھ جاتا اگر محمد سا بشر پیدا نہ ہوتا	
دلش ہست نورانی و سرمدی	بتابد درو فرّو ایزدی
اس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے	
کسے کش بود مصطفیٰ رہنما	سر بخت او باشد اندر سماء
وہ شخص جس کا رہنما مصطفیٰ ہو اس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے	
پُر از یاد او ہست جان و دلم	بخواب اندر اندیشہ ہم نکلسم
میرے جان و دل اس کی یاد سے معمور ہیں خواب میں بھی مجھے کوئی دوسرا خیال نہیں آتا	
پس از وے سلام بتو اے شفیق	کرم گستر و ہم رہ و ہم طریق
اس کے بعد اے مہربان اور شفیق اور ہم خیال دوست میں تجھے سلام کہتا ہوں	

کہ یاد من خستہ کردی زِ دُور	فرستادہ نامہ ہنچو حور
کیونکہ تو نے اس عاجز کو اتنی دور سے یاد کیا اور ایک خط جو حور کی طرح حسین ہے مجھے بھیجا	
چناں نظم و نثرش کہ مانند آں	ندیدم بھر خود اندر جہاں
اس کی نظم اور نثر ایسی تھی کہ اس جیسی میں نے کبھی دنیا میں نہیں دیکھی	
صفاہا چناں اندر آں بیش بیش	کہ حاسد بہ بیند در آں روئے خویش
اس میں ایسی اعلیٰ درجہ کی صفائی ہے کہ دشمن اس میں اپنا منہ دیکھ سکتا ہے	
ظہوری گر آگہ شدے ز اں صفا	نشستے پس زانوئے اختفا
اگر ظہوری شاعر اس صفائی سے واقف ہو جاتا تو وہ منہ چھپا کر بیٹھ جاتا	
چناں در سخن صفوت و بندوبست	کہ عقد گہر را دہد صد شکست
آپ کی باتوں میں ایسی چمک اور ایسی ترتیب ہے کہ وہ موتیوں کے ہار کو بھی مات کرتی ہے	
تو گفتی سریرے است صفوت اساس	مرصع زِ یاقوت و مرجان و ماس
گویا وہ ایک ایسا چیدہ اور منتخب تخت ہے جو یاقوت، مرجان اور الماس سے جڑا ہوا ہے	
زہے نحو آں بود نحو سداد	ہمہ منطقم صرف آں نحو باد
واہ وا اس کی نحو کیسی اعلیٰ نحو ہے کہ میری ساری گویائی اس نحو پر قربان ہے	
سخن! را ازاں گونه آراستہ	نمے آید از پیر و نوخاستہ
اس میں کلام کو اس طرح آراستہ کیا گیا ہے کہ اور کوئی نہیں کر سکتا خواہ بوڑھا ہو یا جوان	
سخن! کو نمودست دُرّعدن	بہ معنی رسانید لفظ سخن
کلام سے گویا ایک دُرّعدن ظاہر ہو گیا جس نے الفاظ کو معانی تک پہنچا دیا	
سخن نام دریافت ز اں نامہ	زہے چنگلی ہائے آں خامہ
اس خط سے سخن نے نام پایا۔ واہ وا اور اس تحریر کی چنگلی کے کیا کہنے	

۱۔ ۲ نوٹ: ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے۔

منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق و سباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دیئے ہیں۔

سخن آں چناں باید و اُستوار	چہ حاصل سخن گفتن نابکار
بات ایسی ہی عمدہ اور پختہ ہونی چاہیے بے سود باتیں کرنے کا کیا فائدہ!	
خموشی بہ از گفتن ایں چینیں	کہ لب ہا نہ جنبند از آفریں
ایسی (فضول) باتوں سے تو چپ رہنا اچھا ہے جو لوگوں کے منہ سے تعریف حاصل نہیں کر سکتیں	
سخن معدن دُرّ و سیم و طلاست	اگر نیک دانی ہمیں کیسیاست
کلام تو موتی، چاندی اور سونے کی کان ہے اگر تو اس بات کو خوب سمجھ لے تو یہی کمیہا ہے	
سخن گر چہ باشد چو لولوئے تر	گزاریدش نیز خواہد ہنر
بات اگرچہ گوہر آبدار کی طرح ہو مگر اس کے پیش کرنے کو بھی ہنر چاہیے	
سخن قامتے ہست با اعتدال	فصاحت چو خدّ و بناگوش و خال
کلام کی مثال ایک خوبصورت قد کی سی ہے اور اس کی فصاحت رخسار، نوک اور تل کی طرح ہے	
چو گفتار باشد بلیغ و اتم	اثر ہا کند در دلے لاجرم
جب کلام بلیغ اور اعلیٰ ہوتا ہے تو ضرور دل پر اثر کرتا ہے	
وگر منطقے مہمل است و خراب	چو خواب پریشاں رَوَد بے حساب
لیکن اگر گفتگو بے معنی اور خراب ہو تو وہ خواب پریشاں کی طرح رائیگاں جاتی ہے	
زباں گر چہ بحرے بود موجزن	طلاقت نگیرد بجز علم و فن
زبان اگرچہ طوفانی سمندر کی طرح ہو پھر بھی فصاحت بغیر علم و فضل کے نہیں آتی	
کسے کو ندارد وقوفے تمام	چہ طورش سیاق <sup>۱</sup> بود در کلام
جو شخص (زبان کی) پوری واقفیت نہیں رکھتا اس کے کلام میں روانی کیونکر آ سکتی ہے	
بجملہ اللہ کااں مشفق پُر سداد	دریں جملہ اوصاف یکتا فتاد
خدا کا شکر ہے کہ آپ جیسا مخلص شفیق ان سب صفات میں یکتا ہے	
عجب ذوق میداشت آں روز چند	کہ بودیم در خدمت ارجمند
وہ دن نہایت پُر لطف تھے جب ہم آپ کی بابرکت خدمت میں حاضر تھے	
۱۔ اگر لفظ سیاق میں جس کے معنی روانگی ہے۔ شاید جائز ہو۔ تو سیاق ہے۔ ورنہ لیاقت۔ (ظفر احمد)	

کجاشد درلغ آں زمان وصال	کجاشد چناں خرم آں ماہ و سال
افسوس! وہ ملاقات کا زمانہ کہاں گیا اور وہ مبارک مہینہ اور سال کدھر چلا گیا	
بدستم از آں جز خیالے نماند	از آں جامے یک سفالے نماند
میرے ہاتھ میں سوائے اس کے خیال کے کچھ بھی نہ رہا اور اس جام شراب کی ایک ٹھیکری بھی باقی نہ رہی	
دریں گوشہ چوں یاد یاراں کنیم	دو دیدہ چو ابر بہاراں کنیم
اس کج تہائی میں جب ہم دوستوں کو یاد کرتے ہیں تو دونوں آنکھوں کو ابر بہار کی طرح بنا دیتے ہیں	
دل خود بدنیا چہ بندد کسے	کہ آیام اُلفت ندارد بسے
کوئی اس دنیا سے اپنا دل کیا لگائے کہ محبت کے دن زیادہ باقی نہیں رہا کرتے	
چہ فرق است درروز و شب جز کہ یار	فقد خاک بر فرق ایں روزگار
یار کے بغیر دن اور رات میں فرق ہی کیا ہے؟ اس زمانہ کے سر پر خاک پڑے	
دو دست دعا پیش حق گسترم	کہ چہرت نماید بفضل و کرم
میں اپنے دونوں ہاتھ خدا کے حضور میں پھیلاتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تیرا چہرہ دکھائے	
بمکتوب گہ گہ بکن شاد کام	خط و نامہ با ما چرا شد حرام
کبھی کبھی خط لکھ کر ہمیں خوش وقت کر دیا کر۔ تو نے ہمیں خط بھیجنا کیوں ترک کر دیا	
دگر آنچہ تحریر کرد آں رفیق	کرم گسترد و مہربان و شفیق
نیز آں مکرم! کرم فرما!! مہربان اور شفیق نے جو یہ لکھا ہے	
کہ از بحث دیں ز اں نکر دیم یاد	کہ خوف ملال تو در دل فتاد
کہ ہم نے اس لئے اس خط میں دین کی بحث کا ذکر نہیں کیا کہ ہمارے دل میں ناراضگی پیدا نہ ہو (تو واضح ہو)	
من آں نیستم کز رہ بغض و کیس	برنجم ز تحریک در بحث دیں
کہ میں ایسا انسان نہیں ہوں کہ دشمنی اور کینہ وری کی وجہ سے دینی مباحث کی تحریک سے ناراض ہو جاؤں	
ترا ناحق ایں بدگمانی فتاد	درون کسے بدگماں ہم مباد
آپ کو ناحق یہ بدگمانی لاحق ہوئی۔ خدا کرے کسی کا دل بدظن نہ ہو	

بہ غمخواریت گویم اے نیک مرد!	نہ باید بہ غمخوار دل رنجہ کرد
اے نیک مرد میں تجھے بطور غمخوار عرض کرتا ہوں اور غم خوار سے ناراض نہیں ہونا چاہیے	
کہ انکار بر زندگی نبیؐ	نشان است بر موت دلہا جلی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے انکار۔ منکروں کے دلوں کی موت کی کھلی کھلی علامت ہے	
جہاں جملہ مردہ فقادست و زار	یکے زندہ او ہست از کردگار
سارا جہان مُردہ اور بیمار ہے خدا کی طرف سے صرف وہی ایک زندہ ہے	
چنین است ثابت بقول سروش	اگر رازِ معنی نیابی خموش
الہام الہی سے یہی ثابت ہے۔ اگر تیری سمجھ میں یہ راز نہ آئے تو چپ رہ	
اگر در ہوا بچھو مرغیاں پری	و گر بر سر آب ہا بگذری
اگر پرندوں کی طرح تو ہوا میں اڑنے لگے یا پانی پر چلنے لگے	
و گر ز آتش آئی سلامت بروں	و گر خاک را زر کنی از فسوں
اور اگر تو آگ سے سلامت باہر نکل آئے یا پھونک مار کر مٹی کو سونا بنا دے	
اگر منکری از حیاتِ رسولؐ	سراسر زیاں است و کارِ فضول
لیکن اگر تو رسول کی زندگی کا منکر ہے تو یہ سب باتیں سراسر فضول اور بے کار ہیں	
خدائیش چو خواندہ گواہ جہاں	چرا دانش عاقل از غائبان
خدا نے جب اسے اہل دنیا کے لیے شاہد فرمایا تو عقلمند اسے غائب کیوں سمجھے	
اگر منکرِ او خبر داشتے	بجاں دامنش نیز نگذاشتے
اگر منکر کو اس کی خبر ہوتی تو خواہ جان دینی پڑتی مگر اس کا دامن نہ چھوڑتا	
بمہر منیرش خطاب از خداست	دریغا ازیں پس گمانہا چراست
خدا کی طرف سے مہر منیر اس رسول کا خطاب ہے تو افسوس اس کے بعد فضول گمان کیوں ہیں	
اگر یکدمے گم شود آفتاب	شود عالم از تیرگی ہا خراب
اگر آفتاب ایک دم کے لیے بھی غائب ہو جائے تو دنیا اندھیرے میں مبتلا ہو جائے	

خردمند نیکومنش طبع راست	نتابد سر از آنچه حق و بجاست
جو شخص عقل مند، صالح اور نیک فطرت ہے وہ حق اور سچائی سے روگردانی نہیں کرتا	
چو بیند سخن را ز حق پروری	دگر در سخن کم کند داوری
جب وہ حق شناسی سے بات پر غور کرتا ہے تو پھر وہ اس بات میں جھگڑا نہیں کرتا	
مشو عاشق زشت رو زینہار	وگر خوب گم گردد از روزگار
تو ہرگز کسی بد شکل کا عاشق نہ ہو چاہے دنیا سے حسین گم ہو جائیں	
مکافات دارد ہمہ کاروبار	تو خار و خشک تا توانی مکار
ہر بات کی جزا سزا مقرر ہے اس لیے جہاں تک ممکن ہے تو کانٹے اور گوکھرو نہ بو	
زمیں از زراعت تہی داشتن	بہ از تخم خار و خشک کاشتن
زمین کو زراعت سے خالی رکھنا اس سے بہتر ہے کہ اس میں کانٹے اور گوکھرو بوئے جائیں	
زہے دولت من کہ فضل مجید	مرا اندریں اعتقاد آفرید
یہ میری خوش قسمتی ہے کہ خدا کے فضل نے مجھے اس اعتقاد پر پیدا کیا ہے	
ز من نیک تر آنکہ بعد از خبر	نیارد بدل اعتقاد دگر
اور مجھ سے بھی اچھا وہ شخص ہے جو علم ہو جانے کے بعد دل میں اس کے خلاف اعتقاد نہ رکھے	
زباں را کند منع ز اں ہر سخن	کہ دُور از ادب باشد و سوء ظن
اور زبان کو ہر اس بات سے باز رکھے جو ادب کے خلاف اور بدظنی ہو	
بدنیا ہمہ نوع سود و زیاں	باغلب رسد از ممر زباں
دنیا میں ہر قسم کا نفع اور نقصان اکثر زبان کے راستے سے پیدا ہوتا ہے	
تواں از سخن مایہ یافتن	مقرب شدن پایہ یافتن
کلام کے ذریعے دولت مل سکتی ہے نیز مقرب ہونا اور عزت پانا بھی ممکن ہے	
ہم از گفتگو ہا یکے آن بود	کہ در گفتنش خطرہ جان بود
اسی طرح بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے کہنے میں جان کا خطرہ ہو جاتا ہے	

چسپاں گفتمہ من بضمی تمام	چسپاں ریزم اندر دلت این کلام
میری بات کو تو پوری طرح کیونکر سمجھے کس طرح میں اپنے کلام کو تیرے دل میں ڈال دوں	
اگر جاہلے سر بتابد ز پند	عجب نیست، گو خود بہ جہل است بند
اگر کوئی جاہل نصیحت ماننے سے انکار کرے تو تعجب نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی جہالت میں پھنسا ہوا ہے	
ولے از تو دارم عجب اے انخی	کہ فرزانه باشی و نادان شوی
لیکن اے بھائی مجھے تو تیری طرف سے حیرانی ہے کہ تو دانا ہو کر نادان بنتا ہے	
رسولے معظم کہ دادار جاں	چراغ جہانش بگوید عیاں
وہ رسول معظم جسے خدا نے صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے	
چہ چیز از تو اور احباب است و بند	چہ دیوار داری کشیدہ بلند
تو پھر کوئی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے اور وہ کوئی اونچی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے	
مشو غزہ بر گفتہ یک کسے	کہ عقل و تدبّر نہ دارد بسے
تو اس شخص کے قول پر فریفتہ نہ ہو جو عقل و دانش نہیں رکھتا	
ز ہر فاضلے بہرہ گیر اے جوان!	بعقل و ادب باش پیر اے جوان!
اے جوان مرد۔ ہر عالم سے فائدہ اٹھا اور عقل و ادب کی رو سے اے جوان تو بزرگ بن جا	
قدم نہ، بہ تقلید اہل کمال	کہ خود اوفند ناگہاں در ضلال
اہل کمال کی تقلید کی راہ پر چل کہ آدمی خود رائی سے ناگہاں گمراہی میں جا پڑتا ہے	
میانہ گزریں باش و با اعتدال	کہ یک سو روئی باشد از اختلال
میانہ روی اور اعتدال کے طریقہ کو اختیار کر کہ یک طرفہ چلنا فساد کا موجب ہوتا ہے	
دو چشم کسے، چوں سلامت بود	بیک چشم دیدن ندامت بود
جس کی دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو صرف ایک آنکھ سے دیکھنا اس کے لیے باعث ندامت ہوتا ہے	
بہ تحقیق باید نظر چُست داشت	دو دیدہ معطل نباید گذاشت
ہمیشہ تحقیق کی نظر چست رکھنی چاہیے اور آنکھوں کو بے کار نہیں چھوڑنا چاہیے	

چو صوف و صفا در دل آمیختند	مداد ، از سوادِ عیون ریختند
جب صفائی کا صوف دل میں ملاتے ہیں تو آنکھوں کی سیاہی سے روشنی ڈالتے ہیں	
دو چیز است چوپانِ دنیا و دیں	دل روشن و دیدہٴ دُورِ بین
دو چیزیں دین و دنیا کی محافظ ہیں ایک تو روشن دل دوسرے دُور اندیش نظر	
خدا راست آں بندگانِ کرام	کہ از بہرِ شان میکند صبح و شام
خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کے لیے خدا صبح و شام کو پیدا کرتا ہے	
بُدنبالِ چشمے، چو مے بنگرند	جہانے بدنبالِ خود مے کشند
جب وہ کن اکیوں سے دیکھتے ہیں تو ایک جہان کو اپنے پیچھے کھینچ لیتے ہیں	
اثر ہاست در گفتگو ہائے شاں	چکد نورِ وحدت ز رُو ہائے شان
ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے اور ان کے چہروں سے توحید کا نور ٹپکتا ہے	
در او شان بہ اظہار ہر خیر و شر	نہادست حق خاصیت مستتر
ان میں نیکی اور بدی کے اظہار کے لیے خدا تعالیٰ نے مخفی خاصیت رکھ دی ہے	
بگفتن اگرچہ خدا نیستند	ولے از خدا ہم جدا نیستند
اگرچہ کہنے کو وہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں	
کسے را کہ او ظلّ یزدان بود	قیاس بخود جہل و طغیاں بود
جو شخص خدا کا ظل ہو اس کو اپنے پر قیاس کرنا جہالت اور سرکشی ہے	
برڈش ازاں سُو گر آید کتاب	ازیں سُو، بزودی بگویم جواب
اس کے رد میں اگر کوئی کتاب شائع ہو تو میں اس طرف سے فوراً جواب دوں گا	
ولیکن نباید کتابے تمام	کہ باشد محیط ہمہ ما ئیرام
مگر یہ چاہیے کہ وہ کتاب پوری ہو اور تمام مقاصد پر حاوی ہو	
زِ عہدے کہ کردم نگر دم گہے	نہ کردم رباہد صبا زیں رہے
میں کبھی اس عہد سے نہیں پھروں گا جو میں نے کیا ہے ہوا میری گرد کو بھی اس رستے سے نہیں ہٹا سکتی	

مگر کاسمانے دگر گونہ کار	فراز آید از گردش روز گار
سوائے اس کے کہ آسمان سے کوئی اور امر گردش زمانہ کی وجہ سے نازل ہو	
چہ گویم ز تدریس اطفالِ حال	کہ دارم دل از حالِ شاں پُر ملال
اس زمانہ کے بچوں کی تعلیم کا کیا حال بیان کروں کہ میرا دل ان کی وجہ سے بہت رنجیدہ ہے	
معلمِ میسر شود بست کس	ولیکن بنر مشکل ایں است بس
بسیوں استاد مل سکتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ صرف روپیہ سے ملتے ہیں	
کجا آں قناعت گزیر اوستاد	کہ بر اندکے آمد از اتحاد
وہ قانع استاد اب کہاں رہے جو اپنے اخلاص کے باعث تھوڑے گزارہ پر مل جاتے تھے	
بکوشیم و انجام کار آں بود	کہ آں خواہش و رائے یزداں بود
ہم کوشش کرتے ہیں مگر نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کی مرضی اور خواہش ہوتی ہے	
فتاد است در فاضلاں حرص و آرز	ہمہ جایگاہ شد در طمع باز
عالموں کے دلوں میں حرص اور لالچ پیدا ہو گیا ہے اور ہر جگہ طمع کے دروازے کھل گئے ہیں	
طمع عہدہائے گراں بگسلد	ز دلدار پیوند جاں بگسلد
لالچ تو بڑے بڑے مضبوط اقراروں کو توڑ دیتا ہے بلکہ محبوب کے ساتھ گہرے ربط کو بھی توڑ دیتا ہے	
بجویند از حرص کثرت بمال	ازاں خود فتد اندراں اختلال
یہ لوگ حرص کی وجہ سے کثرت مال چاہتے ہیں حالانکہ مال کمانے میں بھی حرص کی وجہ سے فتور پڑتا ہے	
دریغاً ندانند ایں مردِ مان	کہ آہستگی ہم رساند براں
افسوس کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ آہستگی سے بھی ان کی یہ مراد پوری ہو سکتی ہے	
زمانہ بسا بیدق، آہستہ راند	کہ ناگاہ بر جائے فرزیر نشانند
زمانہ نے بہت سے پیادے شطرنج کے آہستہ آہستہ بڑھائے جن کو آخر یکدم فرزیر کی جگہ بٹھا دیا	
بنظم ایں قدر ماجرائے برفت	پوشی گر از من خطائے برفت
یہ تھوڑا سا حال میں نے نظم میں لکھا ہے اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو پردہ پوشی کر	

کہ من بندہ ناکس و کہترم	نہ گوہر شناسم نہ با گوہرم
کیونکہ میں ایک کمزور اور عاجز انسان ہوں نہ جوہر شناس ہوں نہ جوہری	
بود چشم احرار از عیب پاک	اگر جاہلے عیب بیند چہ باک
شریفوں کی آنکھ تو عیب گیری کے نقص سے پاک ہوتی ہے ہاں جاہل عیب بین ہوا کرے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔	

### ☆ راقم

۶ ستمبر ۱۸۷۲ء

بندہ آثم

غلام احمد عفی اللہ عنہ

(نوٹ) اس نظم میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر جو روشنی پڑتی ہے وہ ایک مختصر نوٹ میں بیان نہیں ہو سکتی تاہم حضرت کی اس محبت و اخلاص کا پتہ لگتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کو تھا۔  
(عرفانی کبیر)



☆ بدرجلد ۸ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۰۱۔

نوٹ: اس نظم کا ترجمہ ہم نے دربین فارسی مترجم، ترجمہ فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؒ کے صفحہ ۳۱۳ تا ۳۲۳ سے لیا ہے۔ (ناشر)

حضرت صوفی

سید حافظ تصور حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت صوفی سید حافظ تصور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حافظ سید تصور حسین صاحب رضی اللہ عنہ بریلی کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت سید عزیز الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ بیعت کر کے بریلی پہنچے تو انہوں نے علم تبلیغ کو بلند کیا۔ وہ نہایت جری اور نڈیر غریاں تھے۔ بریلی ایک خاص قسم کے علماء دین کا مرکز تھا اور اب بھی ہے۔ ان کے جانے سے وہاں احمدیت کا گھر گھر چرچا ہونے لگا۔ اسی سلسلہ میں حضرت صوفی سید تصور حسین صاحب رضی اللہ عنہ کو سلسلہ کی طرف اولاً مخالفانہ رنگ میں توجہ ہوئی جو آخر انہیں سلسلہ حقہ میں لے آئی۔ حضرت سید عزیز الرحمن صاحب نے ان کے تذکرہ میں فرمایا:

الغرض گھر گھر احمدیت کا چرچا تھا۔ اس چرچے کی وجہ سے صوفی تصور حسین صاحب مرحوم و مغفور کو بھی توجہ ہوئی۔ ان کو شاعری کا شوق تھا اور اس وجہ سے تمام بڑے بڑے امرائے شہر سے ان کا تعلق تھا۔ عالم بھی تھے۔ حافظ بھی تھے۔ قرآن خوب یاد تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط دس بارہ صفحے کا لکھا اور تمام بڑے آدمیوں کو دکھایا کہ میں یہ خط مرزا صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ سب نے اس خط کی بڑی تعریف کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب یہ ملا تو انہوں نے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا جواب لکھ دو۔ مولوی صاحب نے ایک خط پر لکھا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یا تو ہماری کتابیں پڑھو یا ہمارے پاس آ جاؤ۔ جب وہ کارڈ بریلی میں پہنچا تو وہ اس کارڈ کو لے کر تمام بریلی میں پھرے۔ ہر شخص کو خط دکھاتے اور کہتے کہ دیکھو یہ مرزا صاحب کی علمی لیاقت ہے۔ میرے خط کے جواب میں یہ کارڈ آیا ہے۔ الغرض خوب مذاق اڑایا۔ میں ان سے اسی سبب سے ناراض ہو گیا۔ سلام علیک تک جاتی رہی۔ ایک لمبے عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔ میں نے بغیر سلام علیکم کہنے خطبہ الہامیہ ان کے سامنے

رکھ دیا۔ انہوں نے اسے لے لیا اور دیر تک پڑھتے رہے۔ ایک بجے کے قریب جوش سے انہوں نے اللہ اکبر کہا اور حضرت کو بیعت کا خط لکھ دیا اور لکھا کہ میرا دل حضور کے ملنے کو بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے پاس کرایہ نہیں۔ حضور نے جواب لکھا کہ تو کل پر چلے آؤ۔ خط ملنے پر انہوں نے لکڑی کندھے پر رکھی اور چند روٹیاں پکوا کر لے آئے اور مجھے کہا کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ میں حیران ہوا اور ان کو روکا کہ اس طرح نہیں جانا چاہئے۔ انہوں نے حضرت کا کارڈ دکھلایا کہ یہ حکم ہے۔ میں نے کہا کہ اچھی بات ہے اگر تو کل پر جانا ہے تو آج رات کو آپ کو روانہ کر دیں گے۔ لہذا رات کی گاڑی سے قادیان روانہ کر دیا۔

صوفی تصور حسین صاحب کی بیعت کے بعد بریلی میں اور بھی شور پڑ گیا۔ لوگ ان کے دشمن ہو گئے۔ ایک دفعہ جب کہ وہ گلی سے گزر رہے تھے تو لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کرنے کی نیت سے ان کے سینے پر چاقو رکھ دیا۔ صوفی صاحب نے اپنے دشمن سے کہا کہ تم اپنا کام کرو۔ میں حضرت مرزا صاحب کو کبھی جھوٹا نہیں کہوں گا۔

راگیروں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو انہوں نے شور مچایا کہ ایک آدمی کو کیوں مارتے ہو۔ اس شور پر بد معاش ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اس طرح پر حافظ صاحب قادیان آ گئے اور پھر آ کر نہ گئے۔ اکل حلال سے ان کو محبت تھی باوجودیکہ ایک رنگ میں صوفیوں اور مشائخوں کی زندگی بسر کی تھی مگر قادیان میں انہوں نے ہمیشہ محنت اور مشقت سے عار نہیں کیا۔ مختلف قسم کی تجارتیں کیں۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ ایک قسم کی عسرت کی زندگی بسر کرتے تھے مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آتا تھا۔ آخر مقبرہ بہشتی میں آرام فرما ہوئے (رضی اللہ عنہ) یہ مختلف مکتوبات ان کے رقعہ جات کے جواب میں ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس ان کے اور بھی خطوط کی نقل تھی مگر وہ خدا تعالیٰ کی مصلحت سے ضائع ہو گئے۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت صوفی سید حافظ تصوّر حسین صاحب<sup>ؒ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۱۸
۲	۴ مارچ ۱۹۰۵ء	۳۱۹
۳	بلا تاریخ	۳۱۹
۴	بلا تاریخ	۳۲۱
۵	بلا تاریخ	۳۲۲
۶	بلا تاریخ	۳۲۲

## مکتوب نمبر ۱

محیٰ انوریم حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط میں نے اوّل سے آخر تک پڑھ لیا۔ یہ بات بہت درست ہے کہ سعید انسان کی علامت یہی ہے کہ جب تک گوہر مقصود ہاتھ نہ آوے سست نہ ہو اور کسل کی طرف مائل نہ ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

گر نباشد بدوست رہ بردن شرط عشق است در طلب مردن

خدا تعالیٰ کی طلب بڑا مشکل کام ہے۔ گویا ایک موت ہے بلکہ درحقیقت موت ہے۔ پھر دوسرے پہلو میں عالی ہمت اور عالی فطرت، وفادار دل کے لئے بہت سہل بھی ہے۔ وہ وہ ہے جو زمانہ دراز کے طلب کو ایک ساعت سے بھی کم سمجھتا ہے۔ بقول حافظ

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر آ رہ شود و لیک بخون جگر شود

مگر افسوس دنیا میں شباب کاروں، بدظنوں کا اور کم ہمتوں کا فرقہ بہت بہت ہے اور یہی لوگ محروم ازل سے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مارنے سے عرش معلیٰ تک پہنچ جائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يَتَرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۗ

والسلام ☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

نوٹ۔ اس مکتوب کو مکرر سہ مکرر پڑھو کہ اس میں سعادت کی علامت اور اس سے اس مقام رفیع کا بھی پتہ لگتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔



## مکتوب نمبر ۲

محبی اخویم مولوی تصور حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط پہنچا۔ میں اس وقت بیمار ہوں اور بہت ضعف ہے۔ خون بہت آیا ہے اس لئے میں زیادہ جواب نہیں لکھ سکتا۔ میرے نزدیک آپ کی خواب بہت عمدہ ہے کیونکہ اس میں شرح صدر کا لفظ ہے جو تسلی اور اطمینان پر دلالت کرتا ہے۔ زیادہ لکھنے سے معذور ہوں۔ خدا تعالیٰ فضل شامل حال رکھے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء

مرزا غلام احمد از قادیان

## مکتوب نمبر ۳

محبی اخویم حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں باعث درد فم معدہ و کمر و دیگر عوارض بیمار رہا اور اب بھی بیمار ہوں۔ اسی وجہ سے مسجد میں بھی جانے سے مجبور رہا۔ انسان کے لئے مداومت استغفار اور توبہ اور دعا جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ ہمیشہ تضرع اور درد و گداز کے ساتھ مرضات اللہ کی طلب میں مشغول رہنا چاہئے اور سستی و آرام نہ کرنا چاہئے۔ جب تک مطلب حاصل نہ ہو۔ یہی طریق مردانِ راہ ہے۔ ماسوا اس کے تدبیر سے درد شریف کو پڑھنا اور ہر ایک موقعہ مناسب پر دعا کرنا چاہئے اور سب سے زیادہ علامت شقاوت جلد بازی اور بدنظنی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے بجز قرآن شریف اور ادعیہ ماثورہ کے بے شک اپنی زبان میں دعا کرو۔

فقط

خاکسار☆

مرزا غلام احمد عفی عنہ

(نوٹ) اس مکتوب شریف سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اپنے خدام کی عملی تربیت کس طرح فرماتے تھے۔ زمانہ حال کے پیروں اور مشائخ کی طرح غیر مسنون اور بدعتی طریقوں پر چلہ کشیاں نہیں کراتے تھے بلکہ جو صحیح اور مجرب صراط مستقیم ہے اس پر لے جاتے تھے۔ دعاؤں پر آپ کا بہت زور تھا اور استغفار اور درود شریف کے پڑھنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے تھے اور یہ آپ کا خود تجربہ کردہ نسخہ تھا۔

دعاؤں کے سلسلہ میں آپ نے بھی اس امر کی طرف بھی توجہ کیا کہ ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہ اس لئے کہ اپنی زبان میں انسان اپنے جذبات اور مطلوبات کو نہایت وضاحت سے بیان کر سکتا ہے اور وہ نفس مدعا کو سمجھتے ہوئے اپنے قلب میں جوش اور خشوع پیدا کرنے میں آسانی پاتا ہے۔ جہاں تک میری تحقیقات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تعلیم میں پہلے شخص ہیں۔ عربوں کی زبان تو عربی تھی اس لئے ماثورہ ادعیہ کے وقت ان کے مفہوم اور منشا سے واقف ہونے کی وجہ سے ان کے قلوب خشوع و خضوع سے بھر جاتے تھے مگر دوسری اقوام جب تک اپنی زبان میں بھی دعائیں نہ کریں وہ کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس مکتوب سے خود حضرت اقدس کے معمولات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۴

محبی اخویم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سجدہ میں دعا یا حسیٰ یا قیومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَعِيْثُ بہت پڑھو۔ اصل امر تزکیہٴ نفس ہے جو نہایت مشکل امر ہے خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی مدد مانگتے رہو۔ میں بھی انشاء اللہ دعا کروں گا مگر ایسی دعائیں بہت زمانہ چاہتی ہیں یہی سنت اللہ ہے۔ موتی کتوں کے منہ میں ڈالنا مراد رکھتا ہے کہ نا اہل کی تربیت کرنا نا اہل سے نیک امید رکھنا اور یہ سچ ہے کہ خبیث آدمی کی بیعت سے پرہیز ضروری ہے۔

اے بسا ابلیں آدم روئے ہست

پس بہر دستے نہ باید داد دست

بہر حال ہمتِ مردانہ اور عزمِ درست اور استقامت اور خدا تعالیٰ کے سامنے صدقِ صفا آخر کامیاب کر دیتا ہے مگر صبرِ درکار ہے۔

والسلام☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

(نوٹ)..... اس مکتوب میں دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک اصل فرمایا ہے کہ عزمِ صحیح اور استقامت کو نہ چھوڑا جاوے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر آدمی اس کا اہل نہیں ہوتا کہ انسان اس کی بیعت کرے بلکہ احق اور اولیٰ وہی لوگ ہیں جن کا وجود خدا نما ہو۔

(عرفانی کبیر)



## مکتوب نمبر ۵

محی الخویم حافظ تصور حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانت جس سے مراد تمام انسانی قوی یعنی روحانی اور جسمانی قوتیں ہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنی چاہیے لیکن اسرار کا پوشیدہ کرنا صرف اس حد تک درست ہے کہ ایک نا اہل کے آگے ایسے معارف بیان نہیں کرنے چاہئیں جن کا وہ متحمل نہ ہو سکے اور مذہب وحدت شہود کا صحیح ہے یہی وحدت اس مرتبہ تک پہنچتی ہے کہ گویا وحدت وجود کا اس میں جلوہ ہے اور صرف قبل و قال کچھ چیز نہیں ہے۔ عملی رنگ میں ترقی کرنا چاہیے اور اس جگہ بعض آدمی ہمارے منشا کے مطابق اپنی حالت درست کرنے میں سرگرم ہیں اور بعض ابھی حقیقت سے دور ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ جو سعید ہیں وہ بہت کچھ ہدایت کریں گے۔

والسلام ☆

خاکسار

مرزا غلام احمد غنی عنہ



## مکتوب نمبر ۶

شاہ صاحب

السلام علیکم

انشاء اللہ میں دعا کروں گا۔ چاہیے کہ ہر نماز کے بعد اور صبح استغفار کا التزام کریں کہ اکثر پریشانی اور ہجوم غموم گناہوں کی شامت سے ہوتے ہیں اور صبر سے منتظر رہیں۔ ☆☆

مرزا غلام احمد



حضرت سیدؑ

ناصر شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت سیدنا ناصر شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت سیدنا ناصر شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اصل میں کشمیر کے باشندے تھے مگر ان کے بزرگ لاہور میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ اس خاندان میں احمدیت شاہ صاحب کے ماموں مولوی کرم الہی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آئی اور شاہ صاحب کے برادر بزرگ حضرت سید فضل شاہ صاحب رضی اللہ عنہ پہلے داخل سلسلہ ہوئے۔ شاہ صاحب موصوف کو حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص کا وہی تعلق ہے جو حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کو تھا۔ سید فضل شاہ رضی اللہ عنہ کو حضرت اقدس کی خدمت کا بڑا موقع ملا اور انہوں نے حضرت پر وحی آتے ہوئے بھی دیکھی۔ سیدنا ناصر شاہ صاحب ایک نہایت مخلص، کم سخن اور گداز طبیعت کے بزرگ تھے۔ خاکسار عرفانی کے ساتھ ان تمام بزرگوں کو قلبی محبت تھی اور وہ اس سے اپنے اسرار اور راز کی باتیں بھی کر لیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا ناصر شاہ صاحب ریاست جموں کشمیر میں ملازم تھے اور حضرت اقدس کی خدمت میں ہمیشہ اپنے مالی نذرانے پیش کرتے رہتے۔ آپ بہت ہی کم اپنی ذات پر خرچ کرتے۔ ان کا مفصل تذکرہ کتاب تعارف میں آتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ نزول المسیح کے طبع کے تمام اخراجات انہوں نے ادا کئے۔ جَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ۔ اب دونوں بھائی مقبرہ بہشتی میں آرام فرماتے ہیں۔ ذیل کے مکتوبات ان کے ہی نام کے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

## فہرست مکتوب بنام حضرت سیدنا ناصر شاہ صاحب<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۷ جون ۱۸۹۳ء	۳۲۷
۲	۱۴ اگست ۱۸۹۶ء	۳۲۷
۳	۱۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء	۳۲۸
۴	۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء	۳۲۹
۵	۲۱ جنوری ۱۹۰۶ء	۳۲۹
۶	۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء	۳۳۰
۷	۳۱ جون ۱۹۰۶ء	۳۳۰
۸	۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء	۳۳۱
۹	۲۹ جولائی ۱۹۰۶ء	۳۳۱
۱۰	۲۶ اگست ۱۹۰۶ء	۳۳۲
۱۱	۹ نومبر ۱۹۰۶ء	۳۳۲
۱۲	بلا تاریخ	۳۳۳
۱۳	۴ جنوری ۱۹۰۷ء	۳۳۳
۱۴	۷ دسمبر ۱۹۰۷ء	۳۳۴

## مکتوب نمبر ۱

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ  
 بہت بہت استغفار پڑھ کر آپ دعا کریں اور دعا کے وقت کامل یقین قبولیت کا ہو۔ دعا میں ماندگی  
 ظاہر نہ ہو۔ میں بھی دعا کروں گا۔ نماز میں خاص کر دعا کریں جس زبان میں ممکن ہو، مضائقہ نہیں۔  
 ازراقم نور دین السلام علیکم  
 ۱۷/جون ۱۸۹۳ء  
 والسلام  
 مرزا غلام احمد  
 ازقادیان



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
 محبی اخویم سید ناصر شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ  
 عنایت نامہ پہنچا امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ آپ بھی یاد دلاتے رہیں  
 اور دو جو تجویز کی گئی ہے۔ اس سے بھی اطلاع دیں کیسی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو صاحب اولاد کرے۔  
 آمین ثم آمین اور میں بہت خواہش رکھتا ہوں کہ کچھ مدت محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب میرے پاس  
 رہیں اور شاید آگے میں نے ذکر کیا تھا۔ ان کی خدمت میں میری طرف سے السلام علیکم۔ اگر قادیان  
 آجائیں تو نہایت بہتر ہے اس تقریب سے چند روز پھر ملاقات ہوتی رہے گی۔

۱۴/اگست ۱۸۹۶ء

والسلام ☆

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیزی اخویم سیدنا سرشاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب نزول المسیح چونکہ بڑھ گئی ہے اس لئے میں اندازہ کرتا ہوں کہ دو سو روپیہ تک اس کا اتمام ہوگا یعنی علاوہ اس روپیہ کے جو خرچ ہو چکا ہے اور دو سو روپیہ لگے گا تب کتاب پوری ہوگی۔ آپ نے اس مدد کو اپنے ذمہ اٹھالیا اور یہ خرچ اور آپ کو ادا کرنا پڑا ہے۔ ایک دفعہ اگر غیر ممکن ہو تو دو تین دفعہ کر کے بھیج دیں۔ کتاب کشتی نوح جو نزول المسیح کا ایک جزو ہے۔ آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔ دو نسخے بھیجے جاتے ہیں۔ ایک آپ کے لئے اور ایک محبی اخویم سیدنا سرشاہ صاحب کے لئے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد غنی عنہ

اب روپیہ کی عنقریب ضرورت ہے۔

۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۱ء



## مکتوب نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی عزیز می اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آپ کا پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر پہنچائے اور  
آپ کے ساتھ ہو۔  
بخدمت اخویم محبی سید فضل شاہ صاحب

السلام علیکم  
خط پہنچ گیا۔ اگر جموں میں طاعون کی ترقی کا خطرہ نہیں تو خیر ورنہ ضرور عیال کو اس جگہ سے  
نکالنا چاہئے۔  
۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء  
والسلام  
خاکسار  
مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی عزیز می اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کا خط آج کی ڈاک میں مجھ کو ملا۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مطمئن رہیں  
اور ہمیشہ خیر و عافیت سے اطلاع دیتے رہیں۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔  
۲۱ جنوری ۱۹۰۶ء  
والسلام  
راقم  
مرزا غلام احمد عفی عنہ

## مکتوب نمبر ۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی عزیزی اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی اور اس سے پہلے مبلغ ایک سو روپیہ ایک دفعہ اور مبلغ پچاس روپیہ (پھر) آپ کے مرسلہ پہنچے اور مبلغ آٹھ روپے کی نسبت مجھ کو یاد نہیں۔ شاید پہنچے ہیں۔ ان کا حال دریافت کر کے لکھوں گا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ میں آپ کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ روکوں کو درمیان سے اٹھا دے۔ سنا گیا ہے کہ کشمیر میں طاعون ہے۔ معلوم نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ مگر یہ کہ آج ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو مبلغ آٹھ روپے کا منی آرڈر پہنچ گیا۔ اسی وقت پہنچا ہے۔ انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ خدا تعالیٰ حاسدوں سے محفوظ رکھے۔

والسلام

مرزا غلام احمد غنی عنہ

۱۹/۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء

## مکتوب نمبر ۷

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبی اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو عنایت نامہ پہنچے۔ میں باعث بیماری نقرس اور تکلیف درد جواب نہیں لکھ سکا۔ گلاس پہنچ گئے ہیں مگر سخت تڑش تھے اس لئے ان کا اچار ڈال دیا۔ کسی دوسرے پھل کی تلاش رکھیں جو اس ملک میں نہ ہوتا ہو اور میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا۔ اب میری طبیعت بہ نسبت سابق رو بہ صحت ہے مگر چل نہیں سکتا۔ چلنے سے سخت درد ہوتی ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد غنی عنہ

۳۱/۱۹ جون ۱۹۰۶ء

## مکتوب نمبر ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
محی عزیزی اخویم سیدنا سرشاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
کئی روز کا آپ کا خط آیا ہوا تھا۔ میں بیمار رہا۔ جواب نہیں لکھ سکا۔ جہاں تک ممکن ہے دعا  
توجہ سے کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرمائیں گے۔ باقی سب  
طرح سے خیریت ہے۔  
والسلام  
مرزا غلام احمد عفی عنہ  
۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء



## مکتوب نمبر ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ  
محی عزیزی اخویم سیدنا سرشاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
میں آپ کے خط کا باعث علالت طبع جلد جواب نہیں دے سکا۔ دعا بہت کی گئی۔ امید ہے  
اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر ایک دقت میں محفوظ رکھے۔  
باقی اس جگہ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔  
والسلام  
مرزا غلام احمد عفی عنہ  
۲۹ جولائی ۱۹۰۶ء



## مکتوب نمبر ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی عزیز ی اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ اور نیز مبلغ پچاس روپیہ معہ اس کے جو منظوری آئی، پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔  
خدا تعالیٰ آپ کو یہ ترقی مبارک کرے اور آپ کی آسائش اور عمر میں برکت دے اور آفات سے  
بچا وے۔ آمین۔ باقی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔

۲۶ اگست ۱۹۰۶ء

والسلام

مرزا غلام احمد غنی عنہ

از قادیان



## مکتوب نمبر ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی عزیز ی اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کا معلوم میں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کی  
دعا منظور فرمائے۔ آمین۔ (پندرہ) روپے پہنچ گئے۔ باقی خیریت۔

۹ نومبر ۱۹۰۶ء

والسلام

مرزا غلام احمد غنی عنہ



## مکتوب نمبر ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محبی عزیز می اخویم سیدنا صر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلغ پچاس روپیہ مسئلہ آپ کے آج کی ڈاک میں مجھ کو ملے۔ جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیْرًا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور مشکلات حل فرمائے۔ میں غائبانہ آپ کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ اس نواح میں ہیضہ کا بہت ہی زور سنا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امن میں رکھے۔ آمین۔ انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ



## مکتوب نمبر ۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط آپ کا معرفت حکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت صاحب نے آپ کے حق میں بہت دعا فرمائی ہے اور بہت فکر ہے۔ اپنی طبیعت کی خیریت سے جلد جلد اطلاع دیں۔ حضرت صاحب کا خیال آپ کی طرف لگا ہوا ہے۔ والسلام

بدست (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ

۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

از قادیان

## مکتوب نمبر ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
محی عزیزی اخویم سیدنا سرشاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ کو افسوس ہے کہ میں باعث بیماری جلد جواب نہیں دے سکا اور اس وجہ سے مجھے یاد نہیں کہ میں نے پہلے خط کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ میں نے اس وقت آپ کے لئے دعا کی ہے مگر میں اس وقت بھی بیمار ہوں۔ انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ بہت ضروری ہے کہ آپ ان اضطرار کے دنوں میں جلد جلد بلکہ روز اطلاع دیں۔ مجھ کو بہت فکر ہے۔ آپ کے الفاظ نہایت (تشویش) میں رکھتے ہیں۔

والسلام

۷/دسمبر ۱۹۰۷ء

مرزا غلام احمد غنی عنہ



حضرت سید

فضل شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## فہرست مکتوبات بنام حضرت سید فضل شاہ صاحب<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۶ فروری ۱۸۹۱ء	۳۳۸
۲	۱۸ اپریل ۱۸۹۱ء	۳۳۹
۳	۱۹ اپریل ۱۸۹۱ء	۳۴۰
۴	بلا تاریخ	۳۴۱
۵	بلا تاریخ	۳۴۱
۶	بلا تاریخ	۳۴۲
۷	۶ جولائی ۱۹۰۰ء	۳۴۳
۸	۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء	۳۴۴
۹	بلا تاریخ	۳۴۵
۱۰	۸ نومبر ۱۹۰۰ء	۳۴۶
۱۱	۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء	۳۴۶
۱۲	۱۸ مئی ۱۹۰۵ء	۳۴۷
۱۳	بلا تاریخ ❁	۳۴۸

نوٹ: مکتوب نمبر ۱ تا ۱۲ کتاب سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ صاحب سنوریؒ سے لئے گئے ہیں۔ (ناشر)

## مکتوب نمبر ۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ میں اس وقت سیالکوٹ میں ہوں اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ  
آپ کے تمام مقاصد پورے کرے۔ آمین۔ اس وقت باعث شدت کم فرصتی میں زیادہ نہیں لکھ سکا  
انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں مفصل خط لکھوں گا۔

والسلام

۱۶ فروری ۱۸۹۱ء

خاکسار

غلام احمد

از سیالکوٹ

از طرف احقر العباد حامد علی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
اس عاجز نے کئی دفعہ دعا کے لئے یاد کرایا ہے۔



## مکتوب نمبر ۲

عزیزی محی سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط اور آپ کی وہ تمام چیزیں جو آپ نے مہربانی فرما کر ارسال کی ہیں پہنچ گئی ہیں۔  
 جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ خداوند کریم آپ کی ان سب خدمات کا جو آپ کرتے رہے ہیں۔ اجر بخشنے  
 اور آپ پر راضی ہو۔ مجھے اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ اور اخویم منشی کرم الہی صاحب  
 کے لئے دعا خیر کی گئی ہے۔ میں خوب جانتا ہوں منشی صاحب اس عاجز سے اخلاص رکھتے ہیں۔ ایک  
 نئے مسئلے میں منشی صاحب کو اصل حقیقت معلوم نہیں تھی۔ ورنہ وہ خود بہتوں سے جھگڑتے پھرتے اور  
 جس وقت ”ازالہ اوہام“ شائع ہوا اُس وقت اُمید رکھتا ہوں کہ سب سے پہلے منشی صاحب لاہور میں  
 اس کی اشاعت کے لئے قدم اُٹھائیں گے۔ غرض میں منشی صاحب سے بدل راضی ہوں۔ ناواقفیت  
 کی حالت میں جو کچھ منہ سے نکل گیا وہ عند اللہ قابل معافی ہے۔ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔

والسلام

۱۸/۱۸ اپریل ۱۸۹۱ء

غلام احمد

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج



## مکتوب نمبر ۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجی مشفق اخویم منشی کرم الہی صاحب و سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پارسل مرسلہ آپ کا جو پارچا پاجامہ و کپڑا و سنگترے تھے پہنچ گئے۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا لِّجَزَاءِ۔ مجھ کو بہت ندامت اور شرمندگی ہے کہ بیکاری اور تنگی کے ایام میں اس تکلیف کے اٹھانے کا وقت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ میرے عزیز دوست سید فضل شاہ صاحب کو برسر کار کرے اور نیز اپنی مرادات تک پہنچا دے۔ پھر مانگ کر بھی تکلیف دیا کریں گے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے عزیز سید فضل شاہ صاحب کو مجھ سے بہت محبت اور اخلاص ہے اور وہ مخالف بدگو کے مقابل پر بوجہ جذبہ اخلاص صبر نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے دن صبر اور حلم کے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ لوگ گالیاں دیں اور ہم اس کو برداشت کریں۔ آخر حق غالب آجایا کرتا ہے اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ہمارے بولنے کی حاجت نہیں کام کرنے والا آسمان پر کر رہا ہے۔ بس عاجز کو خود دن رات سید فضل شاہ صاحب کے لئے خیال ہے اور بغیر یاد دہانی کے دعا کر رہا ہوں۔ آج خط کے پڑھنے کے بعد بھی دعا کی اور آپ کے لئے بھی..... کے آج رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام روانہ خدمت کرتا ہوں۔ ازالہ اوہام جس وقت آیا روانہ خدمت کروں گا۔ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرمایا کریں۔

والسلام

۱۹/۱۱/۱۸۹۱ء

خاکسار

مرزا غلام احمد

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج



## مکتوب نمبر ۴

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجی عزیز ی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبلغ بیس روپیہ جو عزیز ی سید ناصر شاہ صاحب نے اس عاجز کے لئے اور نیز مبلغ پنج روپیہ جو

عرب صاحب کے لئے بھیجے ہیں کل پچیس روپے پہنچ گئے۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ یہ عاجز باعث علالت لڑکی اب تک لدھیانہ میں رہا۔ اب ۱۰ مئی ۱۸۹۴ء کو لڑکی بقضائے الہی فوت ہو گئی۔ سواب انشاء اللہ ۱۴ مئی ۱۸۹۴ء کو قادیان کی طرف جاؤں گا۔ عزیز ی سید ناصر شاہ صاحب کو بعد السلام علیکم مضمون واحد ہے۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لدھیانہ محلہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۵

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجی عزیز ی سید فضل شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا اگرچہ عزیز مرحوم حیدر شاہ صاحب کی وفات آپ کے لئے بڑے صدمے کا باعث ہوئی لیکن اس صبر جمیل کا ثواب خدا تعالیٰ آپ کو بہت دے گا۔ صبر کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں۔ انہیں ایمانداروں کا کام ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھتے ہیں آپ کے الفاظ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی اور حقیقت میں اس سے بڑھ کر کامل ایماندار اور کیا لکھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا بہت اجر دے اور نعم البدل عطا کرے اور آپ کی عمر دراز کرے۔ آمین۔ آپ کو معلوم

۱۔ مرحوم، شاہ صاحب کی پہلی بیوی کے بطن سے تھا۔ (ناشر)

ہے کہ پہلے زمانہ میں سادات پر کیا کیا تکالیف اور مصائب آئے ہیں اور کس قوت ایمانی سے وہ صبر کرتے رہے ہیں پس اسی صبر کی آپ کے خط میں خوشبو آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے رحم نہیں وہ اپنے بندوں کو آزما تا ہے یعنی دوسرے لوگوں میں ان کا اندازہ ایمان ظاہر کرتا ہے۔ سو آپ کی قوت ایمانی ایسے خط سے ظاہر ہے۔ ایمان جیسی کوئی چیز نہیں ایمان گم شدہ چیز کو بہتر صورت میں واپس لاتا ہے امید کہ یہ مصیبت دوسری تکالیف سے رہائی پانے کا بھی موجب ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۗ - خدا تعالیٰ آپ پر فضل کرے اور تمام مشکلات سے رہائی بخشنے۔ آمین۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد غفری عنہ



## مکتوب نمبر ۶

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تفرقہ خاطر سے طبیعت نہایت مغموم متفکر ہوئی لیکن بقول شخصے ۔

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

خدا تعالیٰ کے عجائب قدرت اور کاموں کی طرف نظر کر کے کچھ غم باقی نہیں رہتا۔ دیر آید درست آید۔

انشاء اللہ القدر آپ کے لئے اور آپ کے برادرنا صر شاہ صاحب کے لئے توجہ سے دعا کروں گا۔

آپ تسلی رکھیں اور رسالہ ازالہ اوہام شاید میں روز تک چھپ کر آئے۔ اسی وقت بھیج دوں گا۔

والسلام ☆

زیادہ خیریت ہے۔

غلام احمد لدھیانہ اقبال گنج

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محبی عزیز! یٰ اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افسوس! کہ اس وقت میں باعث درد سر جو بوجہ گرمی ہو گئی ہے حاضر نہیں ہو سکا۔ آپ نے جو چند کلمات نصیحت کے لئے لکھے ہیں اسی قدر کافی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے رب کریم قادر قیوم کے احکام کو یاد رکھیں اور وہ یہ کہ نماز پنجگانہ دلی خلوص سے ادا کریں۔ ہمیشہ نماز میں بعض دعائیں اپنی پنجابی زبان میں کر لیا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں بہت دعا کیا کریں۔

جہاں تک ممکن ہو نماز تہجد کا بھی التزام رکھیں اور اس میں بھی اپنی زبان پنجابی میں دعا کیا کریں موت کو یاد رکھیں کہ یہ موت جب آتی ہے تو باز کی طرح ایک پوشیدہ جست سے اپنا شکار بنا لیتی ہے جہاں تک ممکن ہو ہمیشہ کوشش کریں کہ جلد جلد اس جگہ آیا کریں کہ جس طرح ہر ایک چیز فانی ہے اسی طرح ہمارے وجود کی بھی حالت ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ ہمارا وجود اور یہ ہماری مجلسیں خواب و خیال کی طرح ہو جائیں گی۔ اور لازم ہے کہ بد صحبت سے پرہیز کریں۔ دل کو گناہ کے منصوبوں سے پاک رکھیں کہ بد قسمت ہے وہ انسان اور بد بخت ہے وہ آدمی جس کا دل ہمیشہ گناہ کے منصوبے سوچتا ہے۔ آپ کو دنیا کے شغل میں کئی ابتلا پیش آئیں گے ہر ایک ابتلا میں خدا پر بھروسہ کریں۔ نہ عمدہ حالت کسی تکبر کا موجب ہو اور نہ کسی تنگی کی حالت بے صبر کر سکے۔ باتیں بہت ہیں مگر بالفعل اس پر کفایت کرتا ہوں کہ خدا کا خوف اور اس کی مخلوق سے ہمدردی اور اپنی بیوی اور اہل سے طریق رحمت اور درگزر اور اولاد کو دین کی رغبت دینا اور بھائی کے ساتھ حلم اور خلق کے ساتھ معاشرت کرنا اور عام لوگوں کے ساتھ حتی المقدور بھلائی اور ترکِ شر سے پیش آنا اور اپنے خدا اور اس کے رسول کو سب پر مقدم رکھنا اور چالیس دن میں سے ایک مرتبہ خدا تعالیٰ کے خوف سے رونا یہی طریق سعادت ہے

خدا تعالیٰ توفیق بخشے۔ مجھے اس وقت سر درد ہے طاقت حاضری مسجد نہیں اسی جگہ دونوں نمازیں پڑھوں

گا اس لئے دو مطلوبہ اور ایک کرتہ اور یہ نصیحت نامہ ارسال ہے۔ والسلام

خاکسار

۶ جولائی ۱۹۰۰ء

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۸

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجی عزیز می اخویم سید فضل شاہ صاحب و سید ناصر شاہ صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ جہاں تک میرے لئے ممکن ہوگا۔ آپ کے امر مرقومہ کے لئے دعا

کروں گا۔ خدا تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اگر اس کی مصلحت ہو تو کیا بعید ہے۔

امید ہے حالات خیریت آیات سے ہمیشہ مطلع فرماتے رہیں گے۔ آپ کے چند خطوط پہلے بھی پہنچے

تھے۔ بعض کا جواب لکھنے سے میں قاصر رہا۔ اہم مقصود دعا ہوتی ہے۔ سو میں اپنے مخلص دوستوں

کے لئے کسی حالت میں دعا سے غافل نہیں، نماز میں بھی دعا کرتا ہوں۔ آپ کے لئے اور عزیز می

سید ناصر شاہ صاحب کے لئے کئی دفعہ خاص طور پر دعا کی گئی ہے اور پوشیدہ طور پر بہت سی تاثیرات

دعاؤں کی ہیں کہ ہمیشہ بلائیں رد ہوتی رہتی ہیں۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار

۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء

مرزا غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۹

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشفق مجی اخویم سید فضل شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے کئی عنایت نامے پہنچے ہیں۔ بوجہ سرگردانی سفر کے جلد جواب نہیں لکھ سکا مگر مجھ کو آپ کی پریشانی سے سخت تر ڈر اور غم ہے۔ اور میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کے فکر کو جلد دور کرے اور اپنی طرف سے آپ کے لئے وجہ معاش عطا فرماوے۔ مجھے آپ کا بہت خیال اور از حد خیال رہتا ہے اور دعا کی جاتی ہے مگر ہر ایک امر وقت پر موقوف ہے۔ وہ لوگ بیوقوف ہیں جو آپ کو ڈراتے ہیں کہ آپ بہت سادہ ہیں کہ آپ سے نوکری نہیں ہوگی۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے مگر میرے نزدیک بجائے نوکری کے اگر آپ کسی ٹھیکہ کی طرف توجہ فرمائیں تو یہ بہتر ہے اور میں اس وقت بمقام جالندھر ہوں اور غلہ منڈی میں برمکان ..... زین العابدین اتر اہوا ہوں۔ آپ کی ملاقات کا از حد شوق ہے لیکن وقت پر موقوف ہے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از جالندھر

از طرف حامد علی السلام علیکم

از طرف مولوی عبدالکریم سہارنپوری السلام علیکم



## مکتوب نمبر ۱۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میری دانست میں نوکری چھوڑنے کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مقلّب القلوب ہے۔ اور دلوں پر تصرف رکھتا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انگریز کے دل کو آپ کی طرف پھیر دے۔ یا کسی اور مہربان حاکم کے ماتحت کر دے۔ میں بھی انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا۔ جلد جلد مجھ کو خبر دیتے رہیں۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

## مکتوب نمبر ۱۱

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ عزیز سیّد ناصر شاہ کی علالت طبیعت سے سخت قلق و اضطراب ہے۔ خط کو پڑھتے ہی بدرگاہ حضرت ارحم الراحمین دعائے صحت کی گئی۔ اللہ جلّ شانہ صحت کامل عطا فرمائے۔ اُمید ہے کہ صحت اور خیر و عافیت سے جلد مطمئن فرماویں گے کہ صحت کامل کا بہت خیال رہے گا اور آپ کی نسبت مجھے ہر وقت خیال رہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر ہے۔ والسلام☆

خاکسار

غلام احمد

از قادیان

۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء

## مکتوب نمبر ۱۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محیٰ الخویم سید فضل شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے آفت زلزلہ کے وقت اور روز سے مجھ کو اطلاع نہیں دی بلکہ یہ بھی اطلاع نہیں دی کہ وہ آفت جس کا نام زلزلہ رکھا گیا ہے۔ کیا وہ حقیقت میں زلزلہ ہے یا کوئی اور آفت شدیدہ ہے جو زلزلہ کے رنگ میں ہے۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ بہت مدت تک ہماری جماعت باہر جنگل میں تکلیف اٹھاوے۔ ہاں اگر شہر میں کچھ زور طاعون کا ہے تو اس صورت میں شہر میں آنا مناسب نہ ہوگا۔ اور میں بھی چاہتا ہوں کہ ایک دو ہفتہ کے بعد یا جب خدا تعالیٰ چاہے باغ سے قادیان کے اندر چلا جاؤں۔ میری یہی تمنا ہے کہ اس آنے والی آفت کا خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ مفصل حال معلوم ہو جائے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے مگر بہت خوشی ہوگی اگر خدا تعالیٰ کی وحی سے تاریخ اور وقت کا پتہ لگ جائے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ بیشک سب احباب جماعت جو باہر ہیں شہر میں آجائیں۔ اگر لوگ ٹھٹھا کریں تو کہہ دیں آج تم ٹھٹھا کرتے ہو اور وہ وقت آنے والا ہے جو ہم ٹھٹھا کریں گے۔ ہر ایک کے لئے خدا تعالیٰ نے وقت مقرر کیا ہے۔

والسلام

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء

خاکسار

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۱۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیزی محبی اخویم سید فضل شاہ صاحب ونشی کرم الہی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی محمد حسین صاحب نے پھر رجسٹر کرا کر خط بھیجا تھا اور ۲۱ اپریل تک جواب مانگا تھا اس لئے آپ کی طرف وہ خط روانہ کرتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی دو آدمی ساتھ لے کر اگر خلیفہ رجب الدین یہیں ہوں تو مناسب ہے ورنہ آپ دونوں میرا خط انہیں پہنچادیں اور رسید لے لیں اور مجھے بھیج دیں۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

از لودھیانہ اقبال گنج



حضرت چوہدری

الہ داد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت چوہدری الہ دادخاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

چوہدری الہ دادخاں صاحب ضلع شاہ پور کے باشندے تھے۔ وہ پچپن روپیہ ماہوار کی سرکاری ملازمت ترک کر کے قادیان ہجرت کر کے آگئے تھے اور ریویو میں کام کرنے لگے جہاں ان کو پچیس روپیہ ماہانہ ملتے تھے۔ یہ بہت بڑی قربانی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور آخر وہ یہاں ہی فوت ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ایثار و قربانی اور دینی خدمات کے زیر نظر مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت دی اور جنازہ پڑھا۔

چوہدری صاحب کے نام جو مکتوب ہے اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے خود چوہدری صاحب مرحوم کا خط بھی میں نے درج کر دینا مناسب سمجھا۔ چوہدری صاحب بہت ہرلعزیز، خوش اخلاق اور جماعت کے نوجوانوں کی تربیت و تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ لوگ ان کو امین سمجھ کر اپنی امانتیں بھی ان کے پاس رکھتے تھے اور بعض احباب ان کو امین الملتہ بھی کہا کرتے تھے۔ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ جو ان سال فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جو رحمت میں جگہ دے۔ آمین

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت چوہدری الہ داد خاں صاحب<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۷/۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء	۳۵۳
۲	بلا تاریخ	۳۵۴
۳	۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء	۳۵۵
۴	۴ دسمبر ۱۹۰۳ء	۳۶۳

## مکتوب نمبر ۱

حسب ایما حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر ہے۔

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

برادر منشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کا مضمون حضرت اقدس کو سنایا تھا۔ آج دوسرا خط بھی آپ کا حضرت اقدس کے نام آیا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اس امر میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو فوراً قادیان آ کر قرآن شریف پڑھنا چاہیے۔ ترقی دلانے والا بھی خدا ہے وہ خود ہی کوئی صورت نکال دے گا اگر آپ نوکری پر چلے بھی گئے اور ترقی نہ ہوئی تو آپ کو سخت حسرت اور افسوس رہے گا کہ قرآن شریف بھی نہ پڑھا اور ترقی بھی نہ ہوئی۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے افسر کو ترقی کی درخواست دے کر چلے آویں۔ والسلام

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ یہاں آپ کا آنا مفید ہوگا۔ اپنے بھائی کو میری طرف سے

مبارکباد دیوں۔

بقلم مرزا خدا بخش ☆

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلام علیکم

صادق آن باشد کہ ایام بلا  
ہر ایک مرضی الہی پر صبر کرنا اور اپنے مولیٰ سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہیئے۔ اور مخالفین  
کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ متوکل علی اللہ رہنا چاہیئے۔ درود، استغفار، تلاوت کلام مجید میں لگے  
رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاء اور موافق مسرور و سرخرو ہوں گے۔ آپ  
کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دیوے۔

از کاتب سراج الحق نعمانی السلام علیکم

بجکم حضور امام الزمان ☆

از قادیان



یہ خط حضرت اقدس نے ان ایام میں چوہدری صاحب کو لکھا جب کہ وہ شاہ پور میں تھے۔ انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کر کے ایک عریضہ حضرت کے حضور لکھا تھا اس کا جواب حضرت نے حسب ذیل فرمایا۔ (عرفانی کبیر)

## مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محیٰ اخویم منشی الہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھانا چاہئے۔ وہ خدا تو قادر ہے ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو اس کے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں۔ ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے جو ہر ایک مصیبت کو ہر ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں اپنی مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں، رکوع میں، سجود میں، التحیات میں، ہر ایک وضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے؟ اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے۔ سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں اور درحقیقت کوئی دکھ نہیں صرف ایمان کا قصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے۔ یہ کوئی نئی بات

نہیں کوئی اس دروازے کے راہ سے نہیں آتا جس کو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشتے۔ چند روز دنیا ہے، مخلوق طاعون سے مر رہی ہے، ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقع پر استقلال دکھانا چاہئے۔

۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

والسلام  
خاکسار  
مرزا غلام احمد  
از قادیان



یہ خط جس عریضہ کے جواب میں ہے میں پہلے اسے درج کرتا ہوں تاکہ حضرت اقدس کے مکتوب کی پوری وضاحت ہو جاوے۔ اس کے بعد وہ قادیان ہجرت کر گئے۔  
(عرفانی کبیر)

## چوہدری صاحب کا عریضہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بجسور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی، واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گزارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ

محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۰ء یعنی ایام طالب علمی سے جب کہ خاکسار ابھی انٹرنس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودھواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوطی کے ذریعے عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کے بابرکت اور سراپا نور خیز قدموں میں گزاروں۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنت دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں۔ کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے تو اس کی قدر نہ کرنا اور ایسی نعمت الہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چونکہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتویٰ دیا کہ مرسل صادق کے مبارک قدموں میں زندگی گزارنا تمہارا مقصود بالذات ہونا چاہئے اس لئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیع دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۰ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا مگر کچھ ناسازی قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عہد اوقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کے نہایت ہی مکرم و محسن و فخر قوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ ”حج و حج دونوں ہاتھ آویں پھر آنے میں کیا تا مل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہئے۔“

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے۔ اول الذکر کے لئے تو مامور و مرسل الہی کی صحبت و خاکپائی کا شرف کافی۔ امردوم کے

لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب دونوں مل جاویں پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟  
۴۔ وہ پہلا موقع تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مگر می مفتی صاحب کی تجویز ہوگئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی کہ کسی طرح آں ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقع ملے۔ دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا تھا مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گزارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گزرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کا رُخ کروں کیونکہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جارہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گزارہ چل سکے تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے، جو اصلی مدعا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے کہ جس سے خاکسار کے گزارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہوگئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے کہ دفتر میگزین میں لکڑک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے چھپس روپیہ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجے چھپس روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالیٰ ہوگی تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا۔ اوّل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے۔ اوّل تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشا سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی، استحکام و پابجائی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالیٰ اس پودہ کی جڑیں

پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی اور یہ بڑی عمر پائے گا۔ بفرضِ محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گزر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے۔

۵۔ یہ پچیس<sup>۱۵</sup> روپیہ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گزارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ایسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو خاص ترتم و فضل الہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گزارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا جو عین دلی منشا تھا اور جس کے لئے عرصہ سے درپے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالیٰ ”الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوص نیت سے دعاؤں میں لگا رہا۔ کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں تو بہت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ما حاصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں رہنا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہوگی بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا مگر باوجودیکہ دو ماہ سے اس قسم کی خوابیں آرہی تھیں مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجھلاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادر مکرّم مولوی شیرعلی صاحب بی۔ اے۔ و برادر مکرّم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہم وطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا۔

کیونکہ وہ ابتداء سے جانتے تھے کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

یہ افتادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دیئے اور ایک صورت گزارہ بھی نکل آئی۔ یہ سب بطیفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نایاب کار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دیئے جا رہے ہیں۔

اس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجالاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑے گا۔

اب کل سے پختہ امید لگنے لگی ہے کہ رحمتِ الہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو جلدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کے اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہے کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو پہنچ سکے گا بلکہ رفقا و احباب بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹، ۱۰ کے قریب ہیں۔ میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پائیں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہ تعالیٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جائے گی۔ اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پائیں کیونکہ ابتداء میں صرف تحریک چاہئے پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اس طرف کی مہر شاہی دام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ مٹے گا جب تک

طلباء و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے مؤثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جاوے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلا۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ایسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلہ یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آبِ زلال حیاتِ ابدی کا حوضِ کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابدالآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں اور یہاں کے سکول معرفت کی تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آجائے تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ..... بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ تعالیٰ انجام کار بریت و مخلصی تو ہو گئی تھی مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلا سے کم نہیں ہے جو..... افسر ہے بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود..... بھی اس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے نہ تو صرف موقوفی تک اکتفا کرے بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دے۔ معمولی بجا آوری فرائض الہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ کمری اخویم مرزا خدا بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلا ہیں جو دنیوی اشتغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالیٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جِیْفَةُ الدُّنْيَا کا دیگر زاد بوم عالم۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۹۔ جملہ حالات کو بہ بیت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش

پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال بلکہ معرکہ قیامت سے کم نہیں اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آ جاوے اور اسی سابقہ سلسلہ میں یہ اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال کر کے نہایت مؤدبانہ خواستگار اجازت ہوں اور ساتھ ہی مستدعی دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کا رخیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ثمراتِ حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرماویں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پا کر اس خادم کی روح رواں کی تروتازگی و شادابی کا باعث ہوگا اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں۔

حسن اتفاق سے آج روز جمعہ آ گیا ہے اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ عَلٰی الصَّبَاحِ ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعم الہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے امید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ گزارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

معروضہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم احقر العباد

الہ داد عفی اللہ عنہ احمدی

کلرک شاہ پور حال قادیان

## مکتوب نمبر ۴

### حضرت اقدس کا جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کا خط اول سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس روپیہ آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور پچیس روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا ہنرا اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں۔ یہ سچ ہے کہ عمر ناپاندار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہر حال خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کر لیں کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائے گا مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔

چو از راہ حکمت بہ بند درے

کشاید بفضل و کرم دیگرے

آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے کہ آپ تو کلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت

بھیجیں اور اس صحبت کو غنیمت سمجھیں اور بالفعل پچیس روپیہ پر قناعت کریں۔

والسلام

۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

خاکسار

مرزا غلام احمد





حضرت مرزا

ایوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### کے نام تعارفی نوٹ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ کے نوجوانوں کے لئے ایک مؤثر نمونہ کے نوجوان تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں وہ گداز تھے اور ان کی عملی زندگی قابل رشک تھی۔ ”در جوانی تو بہ کردن شیوہ پیغمبری“ کا مفہوم ان کے حسب حال تھا۔ ان کی سیرۃ بہت کچھ لکھوانا چاہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کتاب تعارف میں تفصیل سے لکھنے کا عزم رکھتا ہوں۔ میری تحقیقات میں وہ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ گو ان کے برادر بزرگ مخدومی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور کہتے تھے کہ میں نے پہلے بیعت کی ہے لیکن چونکہ ایک دوسرے کو پتہ نہ تھا اس لئے تقدیم تاخیر کی بحث ہو سکتی ہے۔ بہر حال مرحوم ایوب صادق ایک فرشتہ خصلت پاک باز نوجوان تھا۔ وہ عین جوانی میں فاضلکام میں فوت ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مقبرہ بہشتی اللہ تعالیٰ کی وحی کے ماتحت قائم فرمایا تو حضرت ایوب صادق کی ہڈیوں کو وہاں سے منگوا کر مقبرہ میں دفن فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُهُ وَاَنْوَرُ مَرْقَدُهُ۔ مرحوم مرزا یعقوب بیگ صاحب ان کی سیرۃ لکھنا چاہتے تھے اور کچھ حصہ میرے اہتمام میں طبع ہوا تھا پھر وہ رہ گیا اور اختلاف کے بعد بھی ڈاکٹر صاحب نے الحکم میں ان کے متعلق لکھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات گرامی پھر شائع کئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے نام کے اور بھی خطوط ہونے چاہئیں۔ میں نے عزیز مکرّم مرزا مسعود بیگ صاحب کو لاہور لکھا تھا اور انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا مگر اس اشاعت تک وہ مکتوبات نہ آ سکے۔ اس لئے جو میرے پاس ہے شائع کر دیا جاتا ہے۔ میں اسے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نوٹ کے ساتھ درج کر رہا ہوں اور مزید خطوط مل جانے پر انشاء اللہ آئندہ شائع ہو جائیں گے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

(عرفانی کبیر)

## سیرت ایوب کا مختصر خاکہ

اس وقت جو میں عزیز مرحوم ایوب بیگ کی سیرت لکھ رہا ہوں میرا وہ خط جو کہ عین عزیز مرحوم کی وفات کے بعد میں نے آخر اپریل ۱۹۰۰ء میں الحکم میں چھپوایا تھا۔ میرے سامنے ہے۔ اس خط میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ولی اللہ کے حالات کو گویا کہ ایک کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے جو میرے دل کی حالت ہوئی ہے اور جو وقت اس وقت مجھ پر طاری ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔ خط کو پڑھتے پڑھتے میں کئی دفعہ سجدہ میں گر اور مرحوم اور اُس کے والدین بلکہ کل مسلمانوں کے لئے بہت دعا کی اور اپنے خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا کی۔ پیشتر اس کے کہ احباب تک مکمل سیرت پہنچے۔ یہ خط بغرض اشاعت ارسال ہے۔ ممکن ہے کہ اہل دل کو اس سے فائدہ ہو اور حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کی برکات صحبت اس کے لئے سرمہ چشم بن سکیں۔ آمین۔

گوش کن گر اہل دل بشنو گر عاقلی شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

خاکسار

مرزا یعقوب بیگ

دارالسلام ڈلہوزی

۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء

## مرحوم کی وفات پر خاکسار کا خط

در حقیقت بس است یار یکے ہر کہ او عاشق یکے باشد  
دل یکے جاں یکے نگار یکے ترک و دنیا پیشش اندکے باشد  
برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج میرے لئے نہایت افسوس کا دن ہے کہ میں اپنے اس عزیز اور نہایت ہی پیارے بھائی کی وفات کا تذکرہ آپ کے سامنے کرتا ہوں جو کہ اپنی جوانی اور عین شباب کے ایام میں جب کہ وہ نونہال ابھی برگ و بر لانے کے قابل ہوا تھا یک لخت کا ٹا گیا اور ہم سے اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا اور پس ماندگان کے لئے داغ مفارقت چھوڑ گیا اور اپنی صرف پچیس سالہ عمر میں سب سے

پہلے دوسرے جہاں میں بُلایا گیا۔ بھائی بھائی تو دنیا میں بہت ہوتے ہیں اور ایک بھائی کی وفات دوسرے بھائی کے لئے ایک بڑا بھاری صدمہ ہوتی ہے مگر اس بھائی مرحوم میں اور مجھ میں جو تعلق محبت اور یگانگت کا تھا میں دنیا کے برادرانہ رشتوں میں اس کی نظیر نہیں دیکھتا۔ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا عاشق و شیدا تھا اور اس قدر دلی لگاؤ کی صرف ایک ہی وجہ تھی یعنی آج سے آٹھ نو سال پیشتر جب کہ مجھے ابھی داڑھی کا آغاز شروع ہی ہوا تھا اور مرحوم ایوب بیگ مجھ سے بھی خور و سال تھا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور مہربانی سے اور ہمارے والدین کے خوش طالع سے آخری وقت کے امام کے قدموں تک ہماری پہنچ ہوئی۔ اس پیر بزرگ نے غایت کرم اور کمال مہربانی سے ہم دونوں کو اپنے بچوں کی طرح کنارِ عاطفت میں لیا اور ہم کو بھی نہایت تکلف کے ساتھ اس نور سے بہرہ ور کیا جو اس کے اپنے سینہ میں روشن تھا اور ہم کو بھی اپنے زمرہٴ خدام میں شمولیت کا شرف بخشا (ان دونوں پودوں پر خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی رہی۔ اور اس مرسل باغبان کے باغ میں پرورش پاتے رہے۔ جس کے باغ کو کسی بیرونی آپاشی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے اندر ہی اندر ہر ایک درخت کی جڑ کے نیچے نہر چلتی ہے اور اس کو سیراب کرتی ہے اور اس الہی پیوند سے اور اس باغبان کی کوشش سے دونوں پودے بڑھے، پھولے اور سرسبز ہوئے۔ ان کا رنگ و بو نہایت خوشگوار اور دل و دماغ کو راحت بخشنے والا ہوا۔ درد مند باغبان ان کو جب کبھی دیکھتا نہایت ہی خوش ہوتا۔ یہاں تک کہ قضائے الہی سے ایک دن آندھی چلی اور ان دونوں درختوں میں سے چھوٹا پودا اکھاڑا گیا اور اس آندھی کے اندھیرے میں کوئی اس کو اٹھا کر لے گیا۔ جب باغبان نے ادھر نظر کی تو اس کو نہ پایا۔ نہایت متردد ہوا اور فریب تھا کہ درد سے آہ نکالے کہ خداوند ذوالجلال نے آواز دی کہ یہ پودا سب پودوں سے مجھے پسند آیا۔ میں نے اس کو سفلی باغ سے اٹھا کر علوی باغ میں لگا لیا ہے۔ یہ قبولیت کی خبر سن کر باغبان کا دل نہایت خوش ہوا اور اس ذرہ نوازی کا شکر بجالایا۔ وہ تو نہایت خوش قسمت تھا کہ جس کی جڑ بہشت میں جا لگی جس کو کبھی بھی انقطاع نہ ہوگا اور ابد الابد تک بڑھے گا اور پھولے گا مگر ابھی دوسرے پودے اور دیگر درختوں کی ہستی معرضِ خطر میں ہے کہ ان کا کیا انجام ہو گا کہ وہ کھڑے کھڑے ہی سوکھ جاتے ہیں یا ان کو بھی اعلیٰ طبقات میں ہی جگہ ملتی ہے)۔

اس مبارک پیوند کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدق اور راستی سے محبت ہو گئی اور ہر ایک قسم کے جہل اور

تاریکی سے نفرت۔ اور دل جو ابھی کسی قسم کے اثرات سے متاثر نہ ہوئے تھے اس نیک صحبت سے فیض یاب ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہ افضل البشر اور خیر الرسل ہے اور ہر ایک خیر و خوبی کی جڑ ہے غایت درجہ کا اُنس ہو گیا اور خدا اور کتاب اللہ سے خاص لگاؤ اور محبت ہو گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے خدا تعالیٰ کے خوف و خشیت نے دل میں جگہ لی۔ ہمارا جسمانی باپ تو ایک تھا ہی۔ روحانی طور پر بھی ہم ایک باپ کے فرزند ہو گئے اور مامور کے اس یگانگت کے تعلق سے قلوب کو ایک دوسرے سے کچھ ایسا لگاؤ تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ ہم دونوں بھائی ایک دوسرے کے لئے ایک جان اور دو قالب تھے۔

## مرحوم کی وفات

جب کہ میرے اور اس عزیز کے ایسے تعلقات تھے تو ایسے آرام قلب اور راحت جان شفیق کے گزر جانے سے ممکن تھا کہ عام دنیا داروں کی طرح میں بھی اندوہ غم و کرب میں مبتلا ہو کر فراق میں ہلاک ہو جاتا مگر تسلی دینے والی ایک ہی بات تھی کہ اس عزیز کا خاتمہ بخیر ہوا۔ جو کہ اس امام زماں کے ایک خواب سے قریب چھ ماہ پیشتر معلوم ہو چکا تھا۔

اسم بامسئیٰ ایوب۔ یہ سعید نوجوان اپنے رشد اور نیک بنجی اور طہارت میں اسلام کے اس برگزیدہ سلسلہ میں ایک نمونہ تھا اور جو صبر اور استقلال اس نے اپنی ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ کی بیماری میں دکھایا۔ اس کی اس زمانہ میں بہت کم نظیر ملتی ہے۔ یعنی اس تمام عرصہ میں ایک لحظہ بھر کے لئے بھی اس کے ایمان اور استقلال کو جنبش نہیں آئی اور وہ اخیر وقت تک اس بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی پر شاکر تھا جیسے کہ کوئی دنیا دار کسی دنیاوی نعمت پانے پر خوشی اور انبساط سے شکر کا لفظ منہ پر لاتا ہے۔ تمام بیماری میں اس اسم بامسئیٰ ایوب نے اُف تک نہ کی۔ اور آخری سانس تک بیماری کے دکھ سے اس کی آنکھ میں آنسو نہ آیا۔ اور ایسی سخت بیماری کے اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس کی نیند کا بہت سا حصہ جاگنے میں گزر رہا تھا اور کئی کئی راتیں اس نے اپنی آنکھوں میں گزاری تھیں۔ اس نے کبھی ناشکری نہیں کی اور نہ کبھی کوئی لفظ مایوسی کا منہ سے نکالا۔ میں نے بارہا اس کو ساری ساری رات کھانستے سنا اور بے آرامی میں دیکھتا تھا مگر جب کبھی میں پوچھتا کہ بھائی کیا حالت ہے تو جواب دیتا

کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں بہت اچھا ہوں۔ اس بیماری کی حالت میں بھی اس نے کوئی نماز قضا نہ کی۔

## کامل الایمان

میں طیب ہوں۔ میں نے ہزار ہا بیمار دیکھے ہیں۔ بیماری سے اکثر انسان ہراساں ہو جاتا ہے اور متعلقین و تیمارداروں کو بیمار کو تسلی و تشفی دینی پڑتی ہے مگر میں نے اسے ایسا تسلی یافتہ بیمار پایا کہ ہمیشہ اپنے لواحقین و متعلقین کو تسلی دیتا اور اس کی نازک حالت کو دیکھ کر اگر کوئی رشتہ دار اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتا تو وہ بڑے مضبوط دل اور واثق یقین سے اُس کو تسلی دیتا اور کہتا کہ خدا کے فضل سے مایوس نہ ہو۔ میں تو اس کی رحمت سے نومید نہیں ہوں۔ تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت۔ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاص اور ایمان کا نمونہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کو جس سے اُس کو یہ دولت ملی تھی، آخر وقت تک ہمیشہ یاد کرتا رہا۔ اور اس کی اخیر ایام میں بڑی بھاری یہی آرزو تھی کہ حضرت مسیح موعود کی آخری قدم بوسی سے مشرف ہو اور مرنے کے وقت کلمہ شہادت کل لوازمات ایمان کا اپنی زبان سے اقرار کرنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا حضرت مسیح موعود امام آخر الزماں پر ایمان ہے۔ بس یہی اس کے آخری کلمات تھے۔ اس کے بعد زبان بند ہو گئی۔ اور حضرت مسیح موعود کا خط جن کا کہ وہ کامل درجہ عشق رکھتا تھا، اس کی عین نزاع کی حالت میں پہنچا۔ وہ خط اس وقت اس عزیز کو جو خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بالکل تیار بیٹھا تھا سنایا گیا اور وہ اس پیارے امام کے مبارک ہاتھوں کی تحریر جس کو وہ چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی نہایت آرزو رکھتا تھا۔ اس کے منہ اور آنکھوں سے لگا کر اس کے سینے پر رکھ دی گئی۔ اس کے بعد معاً وہ پاک روح ہمارے پاس سے پرواز ہو گئی۔ گویا کہ اس کو صرف اس خط کی انتظار تھی۔

یہ ایک شخص تھا جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور اس کی زندگی انبیاء کے طریق پر تھی۔ مروجہ علوم میں اس نے بی اے تک تعلیم پائی تھی مگر دین اور خدا شناسی میں وہ اس پچیس سالہ عمر میں اس مرتبہ کو پہنچ گیا تھا کروڑ ہا مخلوقات کو وہ معرفت پیری میں بھی نصیب نہیں ہوتی اور اس جہان میں ہی اس کا تعلق اُس جہان سے نزدیک تر ہو گیا تھا اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے ایسا پُر تھا کہ

وہ سارا ہی اس کا ہو گیا تھا اس لئے اس رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ نے اس کو اپنے ہی پاس بلا لیا اور یہ سب فضل اور برکت اور حسن خاتمت اس امام مسیح موعود کے انفاس طیبات اور محبت اور دعا کا نتیجہ تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک فرد اس مسیح موعود کا ایسا ہی سچا خادم اور جاں نثار ثابت ہو جیسا کہ ہمارا بھائی مغفور و مرحوم ایوب تھا۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایسا ہی اچھا خاتمہ ہو جیسا کہ اس عزیز کا ہوا۔ (آمین)

اس عزیز نوجوان کی صلاحیت اور تقویٰ کی وجہ سے حضرت اقدس کو بھی اس سے غایت درجہ کی محبت اور پیار تھا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو گرامی ناموں سے ظاہر ہوگا جو ذیل میں درج ہیں۔ اوّل وہ خط ہے جس کا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ وہ آں عزیز کے دام واپس پر ملا اور دوسرا اس مخبر صادق کی طرف سے تعزیت نامہ ہے۔

مجھے اپنے منصبی فرائض اتنے ہیں کہ فرصت نہیں رکھتا کہ میں سب احباب کی طرف اس عزیز کی وفات کے متعلق حالات لکھ سکوں۔ اس لئے میں نے مختصر طور پر عرضہ آپ صاحبان کی طرف لکھا ہے تاکہ جہاں جہاں کہ آپ ہوں اس واقعہ ناگزیری کی خبر ہو اور آپ سب صاحبان اس مرحوم و مغفور کے لئے اگلے جہاں میں ترقی مدارج و مغفرت کی دعا کریں۔

وہ عزیز اس تمام جماعت کا پیارا تھا اور ہر ایک کی محبت اس کے دل میں تھی۔ اس مرحوم متقی نوجوان کا آپ سب صاحبان کو آخری سلام پہنچے۔

اس عزیز نے عمر تو تھوڑی پائی مگر اس کی صلاحیت اور تقویٰ کا قصہ لمبا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو ایک کتاب کی صورت میں پیش کروں۔ شاید ہے کہ اس نوجوان کی پاک مثال سے کوئی دل مؤثر ہو جاوے اور اس نور کے چشمہ کی طرف ہمہ تن رجوع کرے۔ جو اس آخری زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے نکلا ہے۔ تاکہ اس کا ایک گھونٹ اندر کے خفیہ درخفیہ معاصی کی آگ بجھانے کا کام دے اور ایمان کا پودا اس سے نشوونما پائے اور یہ اس کی نجات کا موجب ہو جائے۔ اس کی زندگی اور موت تو نمونہ تھی ہی۔ اس کی وفات کے بعد کے حالات بھی عجیب ہیں جو کہ کئی متقی اور صالح لوگوں نے کثرت سے اس کو اولیاء اللہ اور انبیاء کی مجلس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں جنت کے نعماء کھاتے اور خوش و خرم پھرتے عالم رویا میں دیکھا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے کوئی بات جھوٹ کہنے پر مجبور نہیں کرتی۔ اگر دین کی ترقی چاہتے ہو اور اس خاتم الانبیاء کے پیارے بنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عزت حاصل کرنی چاہتے ہو تو اس مسیح موعود کا دامن پکڑو جو کہ اس آخری زمانہ کا امام ہے اور اگر دنیا میں عزت اور آسودگی اور کشائش رزق چاہتے ہو تو بھی اس مسیح موعود کے آگے بسر تسلیم خم کرو کیونکہ یہ سچی اطاعت کی راہ بتلاتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ اپنے فرض منصبی کو پورا کرنا کس قدر ضروری ہے۔

والسلام

مرزا یعقوب بیگ

مرقومہ آخری اپریل ۱۹۰۵ء

ایل۔ ایم۔ ایس اسٹنٹ سرجن

از فاضلکا

## مکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت جو میں درد سراور موسمی تپ سے یک دفعہ سخت بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھ کو تار ملی۔ جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا لیکن میں تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھیں نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید مت ہو۔ خدا بڑے کرم اور فضل کا مالک ہے اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھ کو ملی، میں ایسا سراسیمہ ہوں کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی

ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں۔ اس وقت میں ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا کیونکہ کل سے وہ بھی تپ میں مبتلا ہیں اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑے ہوئے ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا۔ آپ کا اس میں کیا حرج ہے کہ اس کی ہر روز مجھ کو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دو اروانہ کی تھی وہ پہنچی ہے یا نہیں۔ ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی اور معلوم نہیں کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ چوزہ کا شور بہ یعنی بچے خورد کا ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

والسلام

الراقم

خاکسار

مرزا غلام احمد قادیانی

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء

نوٹ :- یہ وہی خط ہے جس کا ذکر خاکسار نے اپنے خط مورخہ آخر اپریل ۱۹۰۰ء میں کیا ہے جو کہ مرحوم کے عین نزع کے وقت پہنچا اور عین اس آخری وقت یعنی حالت نزع میں موصول ہوا۔ یہ خط مرحوم کو اس وقت پڑھ کے سنایا گیا اور اس کی آنکھوں اور ہونٹوں سے لگایا گیا اس کے معاً بعد اس کی رُوح جاں بحق تسلیم ہوئی۔ گویا کہ اسی خط کی اُسے انتظار تھی اور پھر رفیقِ اعلیٰ سے جاملی

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرزا یعقوب بیگ

ڈلہوزی

۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء



حضرت ڈاکٹر

مرزا یعقوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



فہرست مکتوبات بنام  
حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب<sup>رض</sup>

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۷۸
۲	۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ❁	۳۷۹

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
محی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا وہ تاریخ جس کا چند روز سے ہر وقت اندیشہ تھا آخر کل عصر کے بعد پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ عزیزی مرزا ایوب بیگ جیسا سعید لڑکا جو سراسر نیک بختی اور محبت و اخلاص سے پُر تھا۔ اس کی جدائی سے بھی بہت صدمہ اور دکھ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور اس کے سب عزیزوں کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت کا اجر بخشے۔ (آمین ثم آمین)

اس مرحوم کے والد ضعیف کمزور کا کیا حال ہوگا اور اس کی بیوہ عاجزہ پر کیا گزرا ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ سب کو اس صدمہ کے بعد صبر عطا فرمائے۔ ایک جوان صالح نیک بخت جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور ایک پودہ نشوونما یافتہ جو اب امید کے وقت پر پہنچ گیا تھا ایک دفعہ اس کا کاٹا جانا اور دنیا سے ناپدید ہو جانا سخت صدمہ ہے۔ اللہ جلّ شانہ سوختہ دلوں پر رحم کی بارش کرے۔ اسی خط کے وقت جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف میری توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا۔

”مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو“

یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر لے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی سڑک ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔

میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف

اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سواب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی  
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ میری طرف سے اپنے والد صاحب کو بھی عزّا پرُسی کا پیغام پہنچا  
 دیں۔ خدا تعالیٰ نے جو چاہا ہو گیا۔ اب صبر و رضا درکار ہے رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ  
 خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ۔ والسلام۔

نوٹ۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کا تعزیت نامہ ہے جو کہ مرحوم کی وفات کے بعد موصول ہوا۔  
 اللہ تعالیٰ اسے غریقِ رحمت کرے۔ (آمین)

مرزا یعقوب بیگ

ڈلہوزی

۲۸/۷/۳۵



## مکتوب نمبر ۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محبی عزیزی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو خط اور مبلغ بیس روپے پہنچے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔ ابھی مفتی صاحب کے پاس  
 شاید آپ کا کوئی خط نہیں آیا جب آوے گا دیکھ لوں گا اور انشاء اللہ چھپ جائے گا۔ باقی سب  
 طرح سے خیریت ہے بہت خوشی ہوگی کہ پھر آپ کو رخصت کا موقع ملے گا اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ  
 آپ لاہور آجائیں۔ آمین۔

والسلام

۲ دسمبر ۱۹۰۵ء

مرزا غلام احمد غنی عنہ



# عکس مکتوب

بنام

حضرت ڈاکٹر

مرزا یعقوب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## عکس مکتوب نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر محمد رفیع صاحب  
 محض عزیزان کے لئے ایک مکتوب

میں نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس مکتوب میں اس لئے لکھا ہے  
 کہ جو بھی اس مکتوب کو پڑھے اس میں میرے دل کی بات ہے  
 اور اس میں اللہ کے فضل و کرم سے میری زندگی کی ساری باتیں  
 لکھی ہیں۔ اس مکتوب کو پڑھ کر آپ کو میری زندگی کی ساری باتیں  
 معلوم ہوں گی اور میری زندگی کی ساری باتیں آپ کو معلوم ہوں گی  
 اور میری زندگی کی ساری باتیں آپ کو معلوم ہوں گی۔

لاہور آجائیک۔ اس میں درج ہے

محمد رفیع صاحب

حضرت

صدیقہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اہلیہ

حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صدیقہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اہلیہ

حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام تعارفی نوٹ

قریشی محمد عثمان صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ سلسلہ کے پرانے مخلصین میں سے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مکتوب لکھے تھے جن کو رسالہ مصباح نے الفضل ۳ نومبر ۱۹۴۳ء سے لے کر شائع کیا تھا۔ مصباح نومبر ۱۹۴۳ء سے لے کر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(عرفانی کبیر)

فہرست مکتوبات بنام  
حضرت صدیقہ بیگم صاحبہؓ  
اہلیہ  
حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؓ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۱۳ جون ۱۹۷۷ء	۳۸۵
۲	بلا تاریخ	۳۸۵
۳	۲۰ فروری ۲۰۰۸ء	۳۸۶

## مکتوب نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
عزیزہ صدیقہ بیگم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ خدا تعالیٰ تم کو معہ تمام عزیزان کے خوش رکھے اور تمہیں عمر والا لڑکا عطا فرمائے۔ آمین۔ بہتر ہوگا کہ جب خدا تعالیٰ موقع دے تو دو تین مہینے اس جگہ رہ جائیں۔ یہ تمہاری محبت اور اخلاص کی نشانی ہے کہ تم نے میری طرف خط لکھا۔ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتی رہو۔ میں تم پر بہت خوش ہوں۔ ہمیشہ نماز کی پابندی رکھیں۔

والسلام

خاکسار

۱۳/جون ۹۷ء

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے اخلاص اور محبت سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا تمہیں بہت خوش رکھے اور دنیا کی بلاؤں اور آفتوں سے بچائے۔ آمین۔ ہمیشہ اپنی خیریت سے اطلاع دیتی رہو۔ تم اپنے میاں سے بڑھ کر اخلاص مند ثابت ہوئی ہو اور تمہارے خط میں بہت محبت اور اخلاص کی بو آتی ہے۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ خوش رہو اور تمہارے بہت لڑکے ہوں اور خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

والسلام

مرزا غلام احمد



## مکتوب نمبر ۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط پہنچا۔ تمہارے اخلاص اور محبت سے مجھے تعجب آتا ہے کہ خدا نے اس قدر تمہیں سچی ارادت اور محبت سے حصہ دیا ہے اور تمہارے دل میں یقین بھر دیا ہے۔ خدا تمہیں بہت خوش رکھے اور اولاد صالح عنایت کرے اور تمہیں موقع دے کہ دو تین مہینے تک اس جگہ رہ جاؤ۔ میں تم سے بہت خوش ہوں اور ایسی عورتیں میں نے بہت کم دیکھی ہیں جو اس قدر یقین اور اعتقاد رکھتی ہوں۔ تمہارے دل میں محبت اور اعتقاد رچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ خدا تمہیں ہر ایک مصیبت سے بچائے اور تمہیں خوش رکھے۔ زیادہ خیریت۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

۲۰ فروری ۱۹۰۸ء



حضرت مولانا حکیم

نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## فہرست مکتوبات بنام

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیرویؒ

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	بلا تاریخ	۳۹۰
۲	۱۳/ ستمبر ۱۸۹۲ء	۳۹۲

## مکتوب نمبر ۱

مخدومی و مکرمی حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقین کہ آں مکرم بخیر و عافیت بھیرہ میں پہنچ گئے ہوں گے میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ بہر حال آپ سے بہتر معاملہ کرے گا۔ میں نے کتنی دفعہ جو توجہ کی تو کوئی مکروہ امر میرے پر ظاہر نہیں ہوا۔ بشارت کے امور ظاہر ہوتے رہے اور دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ مَعَكُمْ اَسْمَعُ وَاَرٰی<sup>۱</sup>۔ ایک دفعہ دیکھا گیا کہ گویا ایک فرشتہ ہے اس نے ایک کاغذ پر مہر لگا دی اور وہ مہر دائرہ کی شکل پر تھی۔ اس کے کنارہ پر محیط کی طرف اعلیٰ کے قریب لکھا تھا۔ نور دین اور درمیان یہ عبارت تھی۔ اَزْوَاجٍ مُّطَهَّرَةٍ مِیْرِ دَانَسْتِ مِیْنِ اَزْوَاجِ دَوَسْتُوں اور رفیقوں کو بھی کہتے ہیں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نور الدین خالص دوستوں میں سے ہیں کیونکہ اسی رات اس سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ فرشتہ نظر آیا۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری جماعت کے لوگ پھرتے جاتے ہیں فلاں فلاں اپنے اخلاص پر قائم نہیں رہا۔ تب میں اس فرشتہ کو ایک طرف لے گیا اور اس کو کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تم اپنی کہو کہ تم کس طرف ہو تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو تمہاری طرف ہیں تب میں نے کہا کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ میری طرف ہے تو مجھے اس کی ذات کی قسم ہے کہ اگر سارا جہان پھر جائے تو مجھے کچھ پرواہ نہیں پھر بعد اس کے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آتے ہو اور آنکھ کھل گئی اور ساتھ الہام کے ذریعہ سے یہ جواب ملا کہ اَجِیْبِیْ مِنْ حَضْرَةِ الْوَتْرِ<sup>۲</sup>۔ میں نے سمجھا کہ چونکہ اس بیان سے جو فرشتہ نے کیا وتر کا لفظ مناسب تھا کہ وتر تنہا اور طاق کو کہتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کا نام الوتر بیان کیا۔ اس خواب اور اس الہام سے کچھ مجھے بشریت سے تشویش ہوئی اور پھر سو گیا۔ تب پھر ایک فرشتہ آیا اور اس نے ایک کاغذ پر مہر لگا دی اور نقش مہر جو چھپ گیا دائرہ کی طرح تھا اور وہ اس قدر دائرہ تھا جو ذیل میں لکھتا ہوں اور تمام شکل یہی تھی۔

نور دین  
ازواج  
مطہرہ

مجھے دل میں گزرا کہ یہ میری دل شکنی کا جواب ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسے خالص دوست بھی ہیں جو ہر ایک لغزش سے پاک کئے گئے ہیں جن کا اعلیٰ نمونہ آپ ہیں۔

☆ والسلام

بخدمت انخویم حکیم فضل دین صاحب السلام علیکم

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



## مکتوب نمبر ۲

مخدومی و مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر باعث مشکوری ہوا۔ عام طور پر لوگ آں مکرم کے استقلال کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ جلّ شانہ کے بندے جو اس کی ذات پر توکل رکھتے ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے کسی راجہ رئیس کا کیا پرواہ ہے۔ جب کہ اس بات کو مان لیا خدا ہے اور ان صفتوں والا کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے کر دیوے تو پھر ہم کیوں غم کریں اور زید و عمر کی بے التفاتی سے ہمارا کیا نقصان۔ آپ کو اپنے بہت سے برکات کا مورد بنا دے کہ آپ نے اس عاجز کی لہو خدمت کی ہے کہ جس کی نظیر اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ چونکہ انسان کے بعض اخلاق مخفیہ کا خلقت پر ظاہر ہونا کسی قسم کی تکلیف پر موقوف ہے اس لئے وہ رحیم و کریم اپنے مستقیم الحال بندوں پر حوادث بھی نازل کرتا ہے۔ تا ان کے دونوں قسم کے اخلاق جو ایام راحت اور ایام رنج سے متعلق ہیں ظاہر ہو جاویں اسی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کے مشیت میں کھینچے چلے جاتے ہیں تا جو کچھ ہمارے اندر ہے ظاہر ہو جاوے۔ اس عاجز کا پہلا خط جس میں ایک دو الہام درج ہیں شاید پہنچ گیا ہوگا۔

☆ والسلام

۱۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

خاکسار

غلام احمد

از قادیان



حضرت خان صاحب

نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## مکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
محبی عزیز می اخویم نواب صاحب سلمہ  
نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر اور استقامت بخشے اور اس مصیبت کا اجر عطا فرماوے۔ دنیا کی بلائیں ہمیشہ ناگہانی ہوتی ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپ دوسری شادی کی تجویز کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو اس صدمہ سے دل پر کوئی حادثہ نہ پہنچے۔ جہاں تک ممکن ہو کثرت غم سے پرہیز کریں۔ دنیا کی بھی رسم ہے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ بھی ہوتی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے اس کو کسی امتحان میں ڈالتا ہے اور جب وہ اپنے امتحان میں پورا نکلتا ہے تو اس کو دنیا اور آخرت میں اجر دیا جاتا ہے۔

ایک آپ کو اطلاع دینے کے لائق ہے کہ آج جو پیر کا دن ہے یہ رات جو پیر کی گزری ہے اس میں غالباً تین بچے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔

فَبِأَيِّ عَزِيزٍ بَعْدَهُ تَعْلَمُونَ<sup>۱</sup>

یہ اللہ جلّ شانہ کا کلام ہے۔ وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے اور دنیا کی بے ثباتی کا تمہیں علم حاصل ہوگا۔ درحقیقت اگر چہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہن بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتی ہیں۔ ان کو صد ہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون سادل ہے جو پُر آ ب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کا خدا تعالیٰ نے بار بار ذکر کیا کہ باہم محبت اور انس کرنے کا یہی تعلق ہے۔

بسا اوقات اسی تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ اَرِحْنَا يَا عَائِشَةُ یعنی یا عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی یا رموافق، رئیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے جب وہ یکدم دنیا سے گزر جاوے تو کیسا صدمہ ہے اور کیسی تنہائی کی تاریکی چاروں طرف نظر آتی اور گھر ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے۔ سو اس الہام میں خدا تعالیٰ نے یہی یاد دلایا ہے کہ اس صدمہ سے دنیا میں قدم آگے رکھو۔ نماز کے پابند اور سچے مسلمان بنو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا جلد اس کا عوض دے گا اور غم کو بھلا دے گا۔ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔ یہ الہام تھا اور پیغام تھا اس کے بعد آپ ایک تازہ نمونہ دین داری کا دکھلائیں۔ خدا برحق ہے اور اس کے حکم برحق ہیں۔ تقویٰ سے غموں کو دور کر دیتا ہے۔

والسلام ☆

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان

۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء



حضرت حاجی سیٹھ

اللہ رکھا عبد الرحمن صاحب مدراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## مکتوب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آ نمکرم کا عنایت نامہ پہنچا۔ الآخر میں ان دنوں میں ضعیف اور علیل ہوں اور موت اپنا چہرہ دکھا رہی ہے پھر ایک قوم پیچھے بنانی ہے مگر عجیب حالت ہے کہ اس حالت میں بھی میں دعا سے غافل نہیں۔ صبح دعا کرتا ہوں، شام دعا کرتا ہوں، رات دعا کرتا ہوں اور ہمیشہ منظوری کی..... دیکھنا چاہتا ہوں۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی روز یہ دن دکھائے گا۔ چونکہ اس وقت طبیعت میں بہت ہی ضعف ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔

والسلام☆

خاکسار

غلام احمد





حضرت منشی

رستم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## مکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
مکرمی محبی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ وہ جو آپ نے میر صاحب کی طرف لکھا ہے اُس کا حرف حرف آپ کے پُر جوش اخلاص اور محبت اور ارادت اور عقیدت پر شاہدنا طلق ہے بلکہ اُن الفاظ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک چشمہ صافیہ یقین اور معرفت سے وہ باتیں نکلی ہیں۔ مجھ کو اس کے پڑھنے سے جس قدر خوشی اور انشراح صدر ہوا وہ اندازہ سے باہر ہے۔ اس میں سارے فقرات ایسے ہیں کہ گویا میرے ہی قلم اور زبان اور دل سے نکلے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ جب تک انسان کو پورے درجہ کا خلوص اور پورے درجہ کی محبت اور پورے درجہ کی روحانی مناسبت حاصل نہ ہو تب تک واقعات حقہ کے بیان کرنے میں ایسا توارد ہونا اُس سے مشکل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس تحریر سے بڑا اجمال ہوگا کہ آپ کی تحریر میں قَلٌّ وَ ذَلٌّ عبارت میں پوری پوری مدافعت ہے جَزَاکُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ اَحْسَنَ الْیُکْمِ فِی الدُّنْیَا وَ الْعُقْبٰی - میں چاہتا ہوں کہ اگر وہ خطر روانہ نہیں کیا گیا تو بلا توفیق روانہ کر دیا جاوے اور جو یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خطائی الاجتہاد کا اعتقاد رکھتے ہیں یعنی یہ اعتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا گمان کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بمقتضائے بشریت سہو کر گئے ہیں۔ ایسا اعتراض اُن لوگوں کا کام ہے جن کو قرآن اور حدیث سے کچھ تعلق نہیں اور اپنی ساری عمر غفلت اور نادانی میں گزاری ہے ورنہ یہ مسئلہ تو سوادِ اعظم اسلام کے مسلمات میں سے ہے۔ اور خود قرآن کریم اس کی شہادت دیتا ہے کہ نبی کے لئے جو ضروریات سے ہے کہ اسرار خفیہ کی پیشگوئیوں کے راز اس کو سمجھائے جاویں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض پیشگوئیوں کی نسبت آپ فرمایا ہے کہ پہلے میں نے کسی پیشگوئی کے کچھ معنی سمجھے تھے لیکن آخر کو معنی صحیح نہ نکلے اور ظہور کے وقت اُس کا مخالف ظاہر ہوا جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ایسی حدیثیں بہت سی بھری پڑی ہیں۔ جس شخص کو نہ قرآن کی خبر ہو نہ حدیث کی اُس کو کیا سمجھاویں۔ اور دوسرا دعویٰ رسول نمائی کا بالکل دروغ

بے فروغ اور بے بنیاد لاف و گزاف ہے۔ ایک مرد ضعیف اور پیر فرقت کی عقل جاتی رہی ہے کہ خلاف قال اللہ قال الرسول ایسی بے اصل باتیں منہ پر لاتا ہے اگر آزمائش کے لئے پکڑا جائے تو خدا جانے کس قدر ذلت اٹھاوے لیکن ہماری طرف سے بہر حال رفیق اور نرمی اور درگزر چاہئے۔ اگر ان کا اشتعال حد سے بڑھ گیا تو پھر ان کے لئے وہ وقت آ جاوے گا۔ جس میں وہ خود اپنا چہرہ دیکھ لیں گے ان کو یہ معلوم نہیں کہ انبیاءِ علیہم السلام میں خدائی نہیں ہوتی اور آثار و خواص بشریت کے ان سے دور نہیں کئے جاتے۔ تبلیغ احکام میں بیشک انبیاءِ معصوم و محفوظ ہوتے ہیں لیکن علاوہ تعلیمات اسلام کے امور زائدہ میں جیسے پیشگوئیاں ہیں جب وہ اجتہاد کرتے ہیں تو کبھی وہ مصیب اور کبھی مخطی بھی ہوتے ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک خوشہ انگور دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بہشتی انگور ہے اور ابو جہل کے لئے دیا گیا ہے اور خیال کیا کہ ابو جہل مسلمان ہو جاوے گا مگر آپ فرماتے ہیں کہ وہ میرا خیال صحیح نہ نکلا۔ بجائے ابو جہل کے عکرمہ مسلمان ہوا اور پھر ایک جگہ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ایک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور کہا گیا کہ یہ تیری ہجرت کی جگہ ہے اور میں نے خیال کیا کہ وہ زمین ہجر یا یمامہ ہے جو یمین کے دیہات میں سے دو قصبے ہیں لیکن آخر کار یہ میرا خیال صحیح نہ نکلا اور ہجرت کی جگہ مدینہ نکلی۔ ایسی اور کئی حدیثیں ہیں۔ اب جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا بھی نہیں مانتا یعنی رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کبھی کسی پیشگوئی کے سمجھنے میں مجھ سے خطا ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ تو گویا رسول سے زیادہ دعویٰ رکھتا ہے۔ شیخ سعدی ٹھیک فرماتے ہیں۔

بزہدو و رع کوش صدق و صفا      لیکن میفرائے بر مصطفےٰ

اور میری طبیعت ہنوز بہت علیل ہے۔ خارش کا بہت غلبہ ہو رہا ہے۔ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔

والسلام ☆

راقم خاکسار

غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپورہ

۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء



مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی



فہرست مکتوبات بنام  
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مکتوب نمبر	تاریخ تحریر	صفحہ
۱	۹ فروری ۱۸۸۵ء*	۲۰۸
۲	بلا تاریخ*	۲۰۹

(دستی خط بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اس وقت لاہور میں رہتے تھے)

## مکتوب نمبر ۱\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت اخو یم مکرّم مولوی صاحب

بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسودہ خط شکستہ آں مخدوم جو محمد شاہ نام ایک شخص نے مجھ کو دیا ہے مجھ سے اچھی طرح پڑھا نہیں گیا ہے۔ دوسرا مسودہ جو شمس الدین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، پڑھ لیا ہے۔ اس عاجز نے محض اتمامِ حجت کی غرض سے یہ قصد کیا ہے۔ بعد اجرائے نوٹس اگر کوئی مقابلہ کے لئے آیا، یا نہ آیا۔ بہر حال اتمامِ حجت ہے اور اِحْدَى الْحُسْنِیْنَ سے خالی نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمر کا اعتبار نہیں۔ جس قدر جلدی ہو بہتر ہے۔ اخیر خط میں یہ عبارت ضرور چاہئے کہ اگر کوئی شخص آنے کا ارادہ کرے تو اوّل بذریعہ درخواست اپنے ارادہ سے مطلع کرے۔ میاں عبداللہ پٹواری جو اس کام کے لئے گئے ہوئے ہیں ان کو آپ فہمائش کر دیں کہ دو ہزار اشتہار انگریزی لے کر قادیان میں آجائیں اور خطوط بعد میں پہنچ جائیں گے ان کا زیادہ توقف کرنا کچھ ضروری نہیں۔ والسلام

خاکسار

۹ فروری ۱۸۸۵ء

غلام احمد عفی عنہ

۱۔ جس اشتہار کا اس خط میں ذکر ہے یہ وہ اشتہار ہے جو سمرہ چشم آریہ و شخہ حق و آئینہ کمالات اسلام و برکات الدعا کے اخیر میں بھی لگا کر شائع کیا گیا تھا اور جس کے ایک صفحہ پر اردو مضمون متعلق براہین احمدیہ و دعویٰ ماموریت و مجددیت ہے اور دوسرے صفحہ پر اسی اردو مضمون کا انگریزی میں ترجمہ ہے اور جس خط کا اس میں ذکر ہے یہ وہ خط ہے جو اشتہار مذکور کے ساتھ حضور نے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور پیشواؤں کے نام رجسٹرڈ کرا کر بھیجا تھا اور جس میں دو ہزار چار سو روپیہ ایک سال کے لئے بغرض نشان دیکھنے کے یہاں آ کر رہنے والے غیر مذہب کے ممتاز لوگوں کو دینے کا ذکر ہے۔

## مکتوب نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

از عاجز عائد باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ آں مخدوم پہنچا۔ اگرچہ ڈمی کاغذ کی کتابیں اب شاید تین چار باقی ہیں اور اندریں بہت ضائع ہو گئیں لیکن آپ کی تاکید کے لحاظ سے بھیجی جاتی ہیں۔ طبیعت اس عاجز کی بدستور ہے۔ چونکہ اس جگہ مہمانوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اکثر وقت ان کی ملاقاتوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عاجز تردد میں ہے کہ ترتیب و تالیف حصہ پنجم کے لئے کس طرح فرصت نکالی جائے۔ بارہا دل میں یہ گزرتا ہے کہ کسی ایسی طرف چلا جائے کہ جس میں کوئی پرسان نہ ہو تا خاطر خواہ فراغت سے محنت اور کوشش کی جائے مگر ابھی تک کوئی جگہ قائم نہیں ہوئی۔ آپ نے جس قدر سعی اور توجہ کی ہے اس کے صلہ میں رسمی شکر گزار یوں سے درگزر کر کے یہ چاہتا ہوں کہ حضرت مولا کریم عزّ اسمہ وجلّ شانہ آپ کی اس خدمت کو اپنی رضامندی اور خوشنودی کا موجب کر دے کہ انسان کے لئے یہ بڑی مہم عظیم ہے کہ اس کا مالک اس پر راضی ہو جائے۔ یہی فوز عظیم ہے جس کو بذریعہ مخلصانہ عملوں کے طلب کرنا چاہئے۔ خدا ہم کو اور آپ کو اس سے متمتع فرماوے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

غلام احمد

# عکس مکتوبات

بنام

مولوی محمد حسین صاحب

# عکس مکتوب نمبر ۱

سید ارشد علی  
 حضرت افریح کن مراد۔ بعد از صلح علیک در جزیرہ و برائے  
 خدا گناہ آن کذب جو محمد باد نما ایک گناہ جبکہ وہاں سے  
 کہی لے کر آئے ہیں گیارہ دوسرا سورت جو کس اللہ میں  
 آیتہ لاکھا میں ہے۔ اس عاجز نے کتب اقامت  
 حضرت افریح سے یہ قلم کیا ہے بعد از اس وقت کہ اس کا  
 سے کیا جائے رہا ہے حال انا حجت ہے اور وہ کتب میں  
 حال شہ زنا رہے کا عیادت صعد علیہم السلام  
 حضرت افریح سے عبارت خود جا ہے کہ اگر کسی کو  
 در بعد از اول مذکورہ در صورت اپنے ارادے سے

